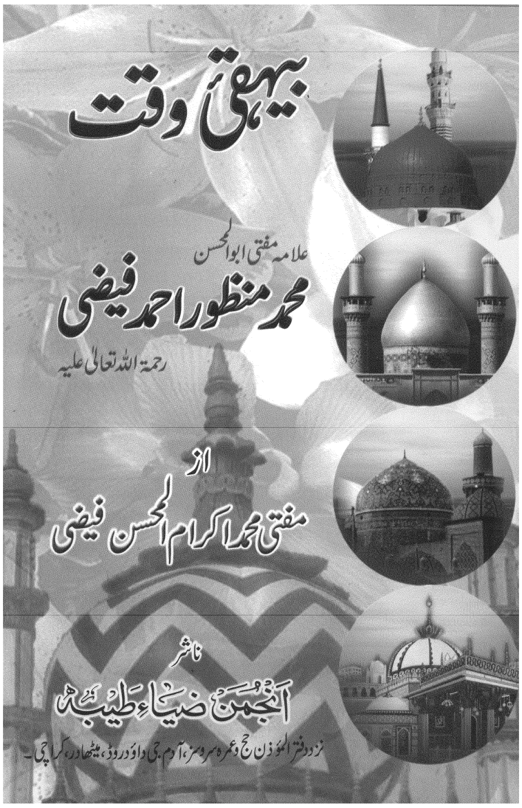

انتساب

حضرت اباجی قبلہ بیہقی وقت علیہ الرحمہ کے اساتذہ ومشائخ کرام اورآپ کے والد ماجد علیہم الرحمہ والرضوان کے نام جنہوں نے حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کی تربیت فرمائی۔

..................اور..................

آپ کے جانشین ،اوراپنے والد ماجد مناظر اسلام محقق عصر حضرت علامہ صاحبزادہ مفتی محمد محسن فیضی صاحب دامت برکاتہم کے نام

سگ مرشد وغوث وخواجہ ورضا
محمد اکرام المحسن فیضی رضوی غفرلہ

معروضات

بخدمت......علماء ومشائخ، قائدین، واکابرین وعوام اہلسنت

اس پرآشوب دور میں اہلسنّت وجماعت پر عرصہ حیات تنگ ہورہاہے ، چہار جوانب سے غیر مقلدین دیابنہ ،روافض ،منکرین حدیث پرویزی باقیات سرسید نیچری ومعتزلی یہود ونصاری کے ایجنٹ بن کر عقائد ومعمولات اہلسنت پر حملہ آور ہیں ، یہ مفسدین بدنیتی کے ساتھ فرضی تحقیق کے نام پر مسلمہ نظریات کو چیلنج کر رہے ہیں ، ابلاغیات کے اکثر ذرائع مفسدین کی دسترس میں ہیں حکومتی اورنجی ٹی وی چینلز کے علاوہ رسائل وجرائد میں کبھی لیل ونہار کی برکتوں (یعنی بعض ایام کی دینی اہمیت) سے انکار کیا جارہاہے کہیں اولیا واصفیاء کی خانقاہوں اورآستانوں کو مذاق فراڈ اور طلسم ہوشربا قرار دیا جارہاہے اور کبھی اسلامی عقائد اور جذبوں کو ترقی میں سدراہ کہا جاتا ہے یہی مفسدین ماضی میں حکمرانوں کے قریب تھے اور عسکری قوتوں کے ذریعے ہماری مساجد پر قبضہ کرتے اور جہاد کے نام پر اپنے ذاتی مفادات حاصل کرتے رہے ہیں اوراب برعکس صورتحال کے باوجود یہی مفسدین دین حکمرانوں کا قرب حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں بلکہ انہی مفسدین حکمرانوں کی سرپرستی کرنے والے ہمارے وطن عزیز پاکستان کے تین اہم صوبوں کے وزراء اعلیٰ ہیں ان مفسدین کے ہاتھوں میں اب اسلحہ نہیں بلکہ پرامن تبلیغ کا ساغر ہے مگر کون بتائے ؟ان ساغروں میں زہر ہلال ہے ان مفسدین کی سرپرستی کرنے والے بعض چوہدری وجگاداری ایک جانب تصوف کے نام سے کونسل بنا کر اپنی دوغلی شخصیت کا اظہار کررہے ہیں تو دوسری جانب

فرقہ وارانہ فساد برپا کرنے والے جامعہ حفصہ اسلام آباد کے اساتذہ وطلبہ کی سرپرستی بھی کررہے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے پاکستان کے ہرشہر میں اہلسنّت کونقصان پہنچایا اوراب ہمارے دار الخلافہ میں بھی ہزاروں کی تعداد میں فرقہ واریت کی چنگاریاں سلگ رہی ہیں۔

عرض یہ ہے کہ ہمارے مسلمہ عقائد ونظریات کو چیلنج کرنے والے یہ بدعقیدہ وبدزبان افراد کے کالموں کے جواب میں کوئی دردمندسنی قلم اٹھائے اوراحتجاج ریکارڈ پر لائے ارباب حل وعقد سے روابط استوار کئے جائیں اورانہیں متذکرہ فتنہ پرور افراد کے بارے میں بتایا جائے مدیران و مالکان ابلاغیات واخبارات سے ملاقات کی جائے اورانہیں آگاہ کیا جائے کہ آپ کے اخبار میں ملک کے اکثریتی مسلک اہلسنت وجماعت کے خلاف زہر اگلا جارہاہے "انجمن ضیاء طیبہ " علماء اہلسنت سے استفادہ کے لئے درخواست گذار ہے کہ مسلک کے فروغ میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے تصنیف وتالیف میں مشغول ہوں اوراس سلسلہ میں عنوانات کے تعین کے لئے اور تصنیفات کی اشاعت کے لیے ہم سے رجوع کریں مدارس کے مہتمم حضرات اور ارباب علم ودانش (وابستگان اہلسنت) کی خدمت میں انتہائی مؤدبانہ التماس ہے کہ ملت کی رہنمائی کے لئے ہراول دستہ کا کردار ادا کیجئے۔

الحمد للہ علی احسانہ "انجمن ضیاء طیبہ " گذشتہ دو سال سے مسلک حقہ اہلسنت وجماعت کی ترویج واشاعت کی خدمت میں مصروف عمل ہے انجمن کی نسبت " شیخ العرب والعجم حضرت قطب مدینہ شاہ ضیاء الدین قادری مدنی قدس سرہ " سے معنون ہے سادہ لوح سنی بھائیوں اور بہنوں کی اعتقادی ونظریاتی راہنمائی کے لئے

اہم موضوعات پر تاحال تقریباً بیالیس کتب شائع کرنے کا شرف سعادت حاصل ہوا ہے علاوہ ازیں شمسی کلینڈر (انگریزی ماہ) کے پہلے یوم جمعہ بعد عشاء الف مسجد کھارادر میں حالات حاضرہ کے مطابق اہم موضوعات پر درس قرآن واحادیث کے اجتماعات بعنوان "ضیائے قرآن "منعقد ہوتے ہیں جس میں مقتدر علماء اہل سنت محققانہ و ناصحانہ خطاب فرماتے ہیں جب کہ اسی موقع پر بہ اعتبار موضوع ایک کتابچہ مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔

زیر نظر کتاب ''بیہقی وقت''شیخ الحدیث والتفسیر استاذ الاساتذہ ،مناظر اسلام بیہقی وقت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد منظور احمد فیضی قدس سرہ کے مختصر حالات زندگی اور آپ علیہ الرحمہ کے بارے میں مقتدر علماء ومشائخ کے تاثرات پر مبنی ہے جسے مولانا محمد اکرام المحسن فیضی صاحب نے ترتیب دی ہے "انجمن ضیاء طیبہ " کو شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔حضرت علامہ فیضی علیہ الرحمہ بلاشبہ وقت کے رازی علیہ الرحمہ اور بیہقی علیہ الرحمہ تھے لیکن ان معنوں میں مظہر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ بھی تھے کہ آل رسول (سادات کرام) کا نہایت ادب اور احترام کرتے تھے۔مجھ ناچیز کے ساتھ اس طرح پیش آتے کہ میں شرمندہ ہو جاتا تھا۔اس سے ان کے عشق رسول ﷺ کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

سید اللہ رکھا ضیائی

بانی وسر پرست انجمن ضیاء طیبہ

تقدیم

نحمده ونصلی ونسلم علیٰ رسوله الکریم وعلیٰ آله واصحابه اجمعین امابعد

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا''**ذکر الانبیاء من العبادة وذکر الصالحین کفارة**''یعنی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرنا عبادت ہے اور صالحین ،اولیاء کرام علیہم الرحمہ کا ذکر کرنا گناہوں کا کفارہ ہے۔

(جامع صغیر للسیوطی ج1 صفحہ 19 مطبوعہ مصر)

علامہ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی علیہ الرحمہ متوفی 430ھ نے ''حلیۃ الاولیاء''اور حضرت ملاعلی قاری حنفی علیہ الرحمہ متوفی 1014 ھ نے مرقات شرح مشکوٰۃ میں عرفاء کا ایک نقل فرمایا ہے''**عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة**''یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء ج7 صفحہ 335 رقم 10750)

امام ابوعبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی علیہ الرحمہ متوفی 902ھ ''تاریخ التواریخ''میں فرماتے ہیں جس نے کسی اللہ والے کا تذکرہ لکھا تو گویا کہ اس نے اس اللہ والے کو زندہ کیا۔(تاریخ التواریخ)

اسی کے پیش نظر ایک ایسی عظیم ہستی کا تذکرہ لکھنے کا ارادہ کیا جو کہ اپنے زمانے کے عظیم علمی وروحانی بزرگ تھے......جو سراپا تقوی وطہارت تھے......جو تہجد گزار تھے......جن میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا......جو

فن حدیث میں وقت کے سیوطی و بیہقی تھے ......فن تفسیر میں عظیم مفسر تھے ......مناظرے کے ایسے شہنشاہ کے مدمقابل تاب نہ لا سکے......جنہوں نے ''مقام رسول ﷺ'' جیسی عظیم الشان کتاب تصنیف فرمائی کہ جس نے ایوان نجد و دیوبند میں تہلکہ مچادیا ......جو تدریس،تقریر،تحریر،مناظرہ،ہر حوالے سے جامع تھے اور فرد واحد میں بہت ساری خوبیاں کا جمع ہو جانا یہ کوئی بعید از عقل نہیں کسی شاعر نے کیا خوب کہا

ولیس من الله بمستعبد　　　　ان یجمع العالم فی واحد

جو اپنے مرشد حضرت شاہجمالی علیہ الرحمہ کے محبوب تھے......حضرت مفتی اعظم شہزادہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی بھی خاص نگاہ کرم تھی کہ جو اجازات اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے حاصل تھی سب ان کو مرحمت فرمائیں ......جو سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ کے منظور نظر تھے ......جو اپنے استاذ گرامی حضرت غزالی زماں علیہ الرحمہ کے فخر تھے ......جن کو میرے مرشد حضرت قلندر وقت علیہ الرحمہ اپنا نور نظر فرمائیں ......جن سے ان کے والد ماجد اور میرے جد امجد علیہ الرحمہ بے حد محبت فرماتے تھے......جو استاذ الاساتذہ تھے ......جو مرجع علماء تھے ......جو حدیث شریف کا درس دیتے تو آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بن جاتی ......جو فراق مدینہ میں تڑپتے تھے کہ مرض الوصال میں بھی مدینے کے لئے بیقرار تھے......جن کے علم وعمل کو اپنوں نے ہی نہیں بلکہ بیگانوں نے بھی تسلیم کیا......جو فنافی الرسول ﷺ کے عظیم منصب پر فائز تھے......جو اسم بامسمی منظورِ احمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم تھے......جو راقم الحروف سے بے حد محبت فرماتے تھے میری مراد میرے اباجی قبلہ بیہقی زماں ،سیوطی دوراں، امام المناظرین ، استاذ المحدثین ،سلطان المفسرین ،رئیس المدرسین ، فاتح رفض وخروج پیر طریقت ،منبع رشد

وھدایت حضرت علامہ الحاج مولانا مفتی محمد منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ذات مبارکہ ہے۔

حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد حضرت کے مفصل حالات لکھنا شروع کر دئے اور حضرت کے وہ مشائخ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ جن کا تذکرہ کم ملتا ہے امام اہل التحقیق والتدقیق صاحب ذوق بلالی حضرت مولانا خواجہ فیض محمد شاہجمالی علیہ الرحمہ، سلطان العارفین قلندر وقت حضرت مولانا خواجہ غلام یٰسین شاہ جمالی علیہ الرحمہ قطب مکہ حضرت شیخ سید محمد امین کتبی علیہ الرحمہ اور شیخ مدینہ حضرت شیخ علاؤ الدین المدنی البکری علیہ الرحمہ آپ کے والد ماجد اور اپنے جد امجد استاذ العلماء والعرفاء عارف باللہ حضرت علامہ محمد ظریف فیضی علیہ الرحمہ اور آپ کے مایہ ناز شاگرد وخلیفہ اجل شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اقبال سعیدی صاحب دامت برکاتہم اور آپ کے جانشین اور اپنے والد گرامی مناظر اسلام ،حضرت علامہ مفتی محمد محسن فیضی صاحب دامت برکاتہم کے بھی مختصر حالات شامل کرنے تھی۔

حضرت اباجی قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا عرس مبارک نزدیک تھا کہ بعض دوستوں نے مشورہ دیا پہلے عرس مبارک پر آپ کے مختصر حالات بمع تاثرات علماء کرام طبع ہو جائیں اور تفصیلی حالات بھی زیر ترتیب رہیں تو میں نے انجمن ضیاء طیبہ کے بانی وسر پرست اور حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کے خلیفہ حضرت سید اللہ رکھا شاہ صاحب ضیائی سے اس کے متعلق عرض کیا تو انہوں نے اس پر خوشی کا اظہار کیا اور مجھے جلد تیار کرنے کا حکم فرمایا اور مفصل حالات جو عنقریب منظر عام پر آئیں گے اور ان کا نام میں نے''**انوار فیضیہ**'' تجویز کیا۔

میں ان تمام علماء کرام کا تہہ دل سے مشکور وممنون ہوں کہ جنہوں نے اپنے قیمتی اوقات سے وقت نکال کر میرے اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کے بارے میں کچھ لکھا اور ساتھ ہی اپنے استاذ واستاذ الاستاذ اوراباجی قبلہ کے مایہ ناز تلمیذ شیخ الحدیث ،استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد اقبال سعیدی صاحب دامت برکاتہم کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے جانشین امام اہلسنت ،مظہر غزالی زماں حضرت علامہ پروفیسر سید مظہر سعید کاظمی شاہ صاحب دامت برکاتہم سے تاثرات لیکر راقم الحروف کو بھجوائے۔

تمام احباب سے گذارش ہے کہ میرے والد ماجد جانشین بیہقی دوراں مناظر اسلام حضرت علامہ صاحبزادہ مفتی محمد محسن فیضی صاحب دامت برکاتہم کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت یابی عطا فرمائے۔

اس کتاب کی ترتیب شاید ہی ہوسکتی کہ اگر میری آپی جان کا تعاون وشفقت ،اوران کی ہدایات نہ ہوتیں میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل میری آپی جان کو ہمیشہ خوش رکھے اوراس کی یہ شفقت ومحبت ہمیشہ قائم رکھے۔

ہماری انجمن ضیاء طیبہ کے بانی وسرپرست حضرت سید اللہ رکھا شاہ صاحب ضیائی اور حضرت علامہ مولانا نسیم احمد صدیقی صاحب دامت برکاتہم اور تمام اراکین و معاونین کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی خدمت دین کی مزید توفیق عطا فرمائے اور ہماری انجمن کو مزید ترقی عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

محمد اکرام المحسن فیضی غفرلہ

مختصر حالات بیہقی وقت علیہ الرحمہ

آپ کی پیدائش :

آپ کی پیدائش،بستی فیض آباد علاقہ مدینۃ الاولیاء اوچ شریف ضلع بہاول پور پاکستان کے ایک عظیم علمی وروحانی گھرانے میں ہوئی۔آپ پیر طریقت، عارف باللہ، عاشق رسول اللہ، پروانہ مدینہ منورہ، فنانی فی الشیخ، استاذ العلماء والعرفاء حضرت علامہ الحاج پیر محمد ظریف صاحب فیضی قدس سرہ کے دولت کدہ میں ۲ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ بمطابق ۱۶ااکتوبر ۱۹۳۹ء شب پیر بوقت صبح صادق جلوہ افروز ہوئے۔

آپ کا سلسلہ نسب:

علامہ محمد شریف الشھیر علامہ محمد منظور احمد صاحب فیضی ابن علامہ محمد ظریف فیضی ابن علامہ الٰہی بخش قادری ابن حاجی پیر بخش رحمھم اللہ تعالیٰ۔

آپ کے والد گرامی قدس سرہ السامی وقت کے ثانی شیخ سعدی و جامی تھے آپ نے اپنی زندگی درس وتدریس اور عشق خیر الوریٰ علیہ التحیۃ والثناء میں بسر کی۔ آپ کی خواہش یہی تھی کہ

مدینہ جاؤں پھر آؤں پھر جاؤں
میری زندگی یونہی تمام ہوجائے

آپ ۲۰ سے ۲۵ مرتبہ حاضری حرمین شریفین کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے آپ کے وصال (شوال ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۹۹۵) کے بعد چوہدری محمد اشرف صاحب حال مقیم بہاول پور نے آپ کو جیتے جاگتے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، منی، عرفات، مزدلفہ ہر جگہ، ہر مقام پر دیکھا اور یہ بات حلفاً بیان کی۔

آپ کے دادا حضرت مولانا الٰہی بخش قادری رحمۃ اللہ علیہ فارسی اور فقہ میں مہارت رکھتے تھے۔نہایت متقی، پابند شریعت اور شب زندہ دار بزرگ تھے اور سلسلہ قادریہ میں حضرت قبلہ صالح محمد صاحب قادری علیہ الرحمہ،سوئی شریف، سندھ سے نسبت رکھتے تھے۔

بچپن میں ذکر اللہ کرنا و بیعت:

آپ کی عمر تقریباً ایک سال کی تھی حضرت مرشد امام اہل التحقیق والتدقیق صاحب ذوق بلالی حضرت مولانا خواجہ فیض محمد شاہجمالی علیہ الرحمہ خواجہ غلام فرید ادام المجید فی لقاء الحمید کے سالانہ عرس ۷ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ سے واپسی کے موقع پر آپ کے گھر بستی فیض آباد تشریف لائے۔آپ کی دادی صاحبہ آپ کو حضرت شاہ جمالی کریم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کی حضور! اس کے لئے دعا فرمائیں پھر آپ کے والد محترم علامہ محمد ظریف صاحب فیضی علیہ الرحمہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا حضور! منظور احمد کو بیعت کرلیں۔آپ نے فرمایا ابھی بچہ ہے۔آپ کے والد نے عرض کیا حضور کیا خواجہ اللہ بخش تونسوی نے آخری وقت بچوں کو بیعت نہیں کیا تھا۔؟ پھر آپ نے بیعت فرمایا اور کہا ''بچو آ کھ اللہ'' یعنی بچے کہو اللہ دو تین بار یہی فرمایا۔جب تیسری بار فرمایا تو آپ نے اسی وقت صغرسنی میں اپنی دادی کے ہاتھوں میں کودتے ہوئے ....اللہ، اللہ......کہنا شروع کردیا۔

ایں طاقت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بسم اللہ۔آغاز تعلیم:

جب آپ کی عمر مبارک کو چار سال چار ماہ چار دن ہوئے یعنی ۶ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ بروز پیر جامع مسجد سندیلہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں (جہاں آپ کا مزار مبارک مرجع خلائق ہے) قبلہ شاہ جمالی کریم علیہ الرحمہ نے دوبارہ بیعت فرمایا اور قرآن مجید شروع کرایا اور سورۃ فاتحہ شریف پڑھائی پھر آپ نے ابتدائی تعلیم قرآن پاک فارسی، صرف، نحو، فقہ، اصول فقہ، منطق، مشکوۃ شریف، جلالین تک اپنے والد ماجد علیہ الرحمہ سے پڑھیں۔

ابھی آپ کافیہ نحو کی مشہور درسی کتاب پڑھتے تھے کہ غزالی زماں، رازی دوراں ضیغم اسلام، علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی علیہ الرحمہ نے آپ سے ''عدل'' کے متعلق سوال فرمایا۔آپ نے تسلی بخش جواب دیا آپ خوش ہوئے اور فرمایا مولانا صاحب! اپنا بیٹا مجھے دے دو۔

آپ کے والد ماجد نے جواباً عرض کیا حضور ابھی بچہ ہے آپ کی بات سمجھنے کے لائق ہوجائے تو پھر آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔۔ چنانچہ حسب وعدہ آپ کو مشکوۃ، جلالین کی تکمیل کے بعد جملہ علوم عقلیہ ونقلیہ کی تکمیل اور علم حدیث کے حصول کیلئے غزالی زماں رازی دوراں قبلہ کاظمی کریم علیہ الرحمہ کی خدمت میں پیش کردیا۔آپ نے تقریباً بیس سال کی عمر مبارک میں ۱۷شوال المکرّم ۱۳۷۸ھ بمطابق ۲۶اپریل ۱۹۵۹ء کو جامعہ انوار العلوم ملتان سے سند فراغت حاصل فرمائی۔ پھر آپ نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا اور بعدہ آپ

نے اپنے والد ماجد سے علم تصوف میں تحفہ مرسلہ، لوائح جامی شریف، توفیقیہ شریف اور مثنوی شریف وغیرہ پڑھ کر حدیث شریف اور جملہ علوم عقلیہ ونقلیہ کی سند فراغت حاصل فرمائی۔ جس سال آپ نے جامعہ انوار العلوم ملتان سے سند فراغت حاصل کی اسی سال جامعہ انوار العلوم کے سالانہ جلسہ دستار فضیلت میں حضور نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جلوہ گر اور ضوفگن تھے۔ الحمد لله حمدا کثیرا۔ کرم بالائے کرم

غزالی زمان رازی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ کے علاوہ مفتی اعظم آگرہ حضرت علامہ مفتی عبدالحفیظ حقانی اشرفی علیہ الرحمہ (والد ماجد استاذ العلماء علامہ محمد حسن حقانی صاحب مدظلہ) اور مفتی ملت حضرت علامہ سید مسعود علی قادری علیہ الرحمہ (والد ماجد مبلغ اسلام علامہ سید سعادت علی قادری و ڈاکٹر مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمہ) اور حضرت علامہ مولانا امید علی خان گیاوی علیہ الرحمہ سے بھی شرف تلمذ حاصل کیا۔

سند الحدیث من الشیخ المحقق:

شیخ المحققین برکت رسول اللہ فی الھند محقق علی الاطلاق سند المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کو ہر رات حضور ﷺ کا دیدار نصیب ہوتا تھا ...... زہے نصیب...... نے فراغت والے سال حضرت علامہ فیضی صاحب علیہ الرحمہ کو عالم رؤیا میں سند حدیث خود عطا فرمائی۔

آپ اپنے اعلیٰ علمی وروحانی مرتبہ ومقام کی وجہ سے بزرگان تونسہ شریف،

گولڑہ شریف، سیال شریف اور قبلہ مفتی اعظم ہند، امام ضیاء الدین مدنی، شیخ علاء الدین بکری مدنی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی توجہ کا مرکز رہے۔

اجازت وخلافت:

آپ کو شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم حضرت مفتی مصطفےٰ رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ نے حدیث، تفسیر وفقہ وغیرہ تمام علوم اور تمام سلاسل میں اجازت و خلافت عطا فرمائی۔

اور قطب مدینہ شیخ العرب والعجم حضرت سیدی ضیاء الدین احمد قادری مدنی علیہ الرحمہ نے بھی اجازت حدیث وتمام علوم وتمام سلاسل میں اجازت وخلافت عطا فرمائی۔

غزالی زماں رازی دوراں امام اہلسنّت حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ نے بھی حدیث وتفسیر وغیرہ تمام علوم وسلسلہ چشتیہ، صابریہ اور قادریہ رضویہ اور تمام سلاسل میں اجازت وخلافت سے نوازا۔

میرے مرشد کریم سلطان العارفین قلندر وقت حضرت مولانا خواجہ غلام یٰسین شاہ جمالی علیہ الرحمہ نے بھی تمام سلاسل میں خلافت سے نوازا اور بار بار فرمایا کہ مرید کیا کرو۔

قطب مکہ حضرت شیخ سید محمد امین کتبی علیہ الرحمہ اور شیخ مدینہ حضرت شیخ علاؤ الدین المدنی البکری علیہ الرحمہ نے بھی آپ کو اجازات سے نوازا۔

جامعہ مدینۃ العلوم کا سنگ بنیاد:

آپ نے فراغت علوم عقلیہ ونقلیہ کے بعد ۱۱ ذوالحجہ ۱۳۷۹ھ کو اپنے آبائی گاؤں بستی فیض آباد علاقہ اوچ شریف مدینۃ الاولیاء، ضلع بہاول پور میں ایک بڑے ادارے جامعہ مدینۃ العلوم کی بنیاد رکھی، یہ ادارہ اپنی مثال آپ تھا، ایک گاؤں میں علم وعرفان کے سمندر جاری ہوگئے۔ مختصر عرصہ میں یہ ادارہ پورے پاکستان بلکہ برصغیر میں اچھی شہرت حاصل کر گیا اور پاکستان کے اطراف واکناف افغانستان، غزنی، بنگلہ دیش سے تشنگان علوم ومعارف اپنی علمی وروحانی پیاس بجھانے کیلئے جوق در جوق گاؤں میں آن پہنچے۔

ادارہ ہذا ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ تک علم وحکمت کے دریا بہاتا رہا اور تشنگان علوم ومعارف کی پیاس بجھاتا رہا۔

جامعہ فیضیہ رضویہ احمد پور شرقیہ کا قیام:

۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۸ھ کو آپ نے یہ ادارہ بستی فیض آباد اوچ شریف سے احمد پور شرقیہ منتقل فرمایا اور جامعہ فیضیہ رضویہ کے نام سے اپنے ذاتی مکان محلّہ سعید آباد امیر کالونی کچہری روڈ میں اسکی نشاۃ ثانیہ فرما کر تعلیم وتدریس کا اہتمام فرمایا جو کہ آج تک جاری وساری ہے نیز اس جامعہ کا سنگ بنیاد آپ کے استاذ مکرم غزالی زماں علیہ الرحمہ نے رکھا۔

جامعہ فیضیہ رضویہ فیض الاسلام کا قیام:

۲۱ مارچ ۱۹۹۵ء کو آپ نے اپنے ذاتی پلاٹ ۵ کنال میں اس جامعہ کی بنیاد

اس وقت رکھی جب آپ کے والد محترم حضرت مولانا علامہ محمد ظریف فیضی علیہ الرحمہ اس دار فانی سے رحلت فرما کر عالم برزخ جلوہ گر ہوئے، آپ کا مزار مبارک اسی جامعہ فیض الاسلام میں مرجع خلائق ہے۔ انشاء اللہ ادارہ آنے والے وقت کا عظیم ترین اور مثالی ادارہ ہوگا۔ آپ کا سالانہ عرس مبارک جامعہ فیض الاسلام دربار فیضیہ چشتیہ نزد ریلوے لائن محلّہ قریش آباد احمد پور شرقیہ میں ۲۰، ۲۱ مارچ دھوم دھام اور احتشام سے ہوتا ہے۔ حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کا مزار بھی اپنے والد ماجد کے پہلو میں ہے آپ کا عرس مبارک ہر سال ۲۸،۲۹ جمادی الاول کو ہوتا رہے گا۔

آپ بطور محدث ومفسر:

حضرت بیہقی وقت علیہ الرحمہ دیگر اساتذہ کے ساتھ خود بھی تدریسی فرائض انجام دیتے تھے بالخصوص تفسیر وحدیث کی تدریس میں مہارت تامہ کے مالک تھے اسی لئے آپ تقریباً ہر سال ماہ رمضان المبارک میں دورہ تفسیر القرآن تمام علوم وفنون کے ساتھ خود پڑھاتے تھے۔ جس میں دور دراز سے علماء کرام اور طلباء شامل ہو کر علمی و روحانی فیض پاتے تھے۔ آپ کو فن حدیث سے خاص شغف تھا۔ اس کا اندازہ آپ کی بے مثال ونایاب لائبریری سے کیا جاسکتا ہے کہ جتنا احادیث کا ذخیرہ آپ کے پاس ہے شاید آپ کو کسی لائبریری میں ملے۔ کیوں کہ آپ جب بھی حاضری حرمین شریفین پر تشریف لے جاتے تھے تو کتب احادیث کے انبار لاتے تھے۔ جو دیکھنے والے کو حیرت میں ڈال دیتے تھے باقی سامان الیکٹرونک وغیرہ کچھ بھی نہیں صرف کتب کا ذخیرہ ہوتا تھا۔ آپ دورہ حدیث شریف کی تدریس کے فرائض بھی انجام دیتے

تھے۔ نیز آپ نے دو مرتبہ جامعہ ہدایت القرآن ملتان اور ایک مرتبہ جامعہ رکن الاسلام حیدر آباد میں اور ایک مرتبہ مدرسہ رضویہ مصباح القرآن میں دورہ تفسیر القرآن پڑھایا تھا۔

۷ جنوری ۲۰۰۲ء ۲۲ شوال المکرّم ۱۴۲۲ھ بروز پیر کو آپ جامعۃ المدینہ گلستان جوہر کراچی میں بطور شیخ الحدیث تشریف لائے تھے اور بخاری و ابوداؤد، نسائی ابن ماجہ و موطائین کے اسباق آپ نے پڑھائے اور مسلسل تین سال آپ جامعۃ المدینہ میں شیخ الحدیث کے طور پر پڑھاتے رہے۔

جامعۃ المدینہ کے طلباء حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ سے فیض لینے کیلئے حاضر رہتے۔

پھر آپ ۲۰۰۵ء دارالعلوم برکاتیہ میں کچھ ماہ حدیث پڑھائی پھر جامعہ فیضیہ رضویہ احمد پور شرقیہ میں آخر سال تک آپ نے دورہ حدیث کرایا دارالعلوم برکاتیہ میں حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ نے مجھے ابن ماجہ اور موطا امام محمد اور سراجی کے اسباق ذمہ لگائے پھر جامعہ فیضیہ رضویہ احمد پور شرقیہ میں یہ اسباق آخر سال تک مکمل نصاب میں نے پڑھایا اور یہ حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کی نگاہ کرم اور انکی دعا تھی۔

آپ بطور مناظر اسلام:

ماضی میں مقام مصطفیٰ ﷺ عظمت صحابہ و اہلبیت اور ولایت اولیاء اللہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر مذاہب باطلہ کے پے در پے حملے ہوئے۔ ایسے میں اللہ و رسول اللہ ﷺ کے شیر اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے ہم مسلک علمائے اہلسنّت اور

مشائخ عظام کے شانہ بشانہ وہ کام کیا اور ان کو وہ دندان شکن اور مسکت جواب دیئے کہ مذاہب باطلہ کے محل لرز اٹھے آپ نے حق کو چمکانے اور اجاگر کرنے کیلئے باطل سے کئی مناظرے کیے ہیں جن کا احصاء ممکن نہیں چند مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) آپ نے گدپور علاقہ روہلانوالی، ضلع مظفر گڑھ میں مولوی سعید احمد چتروڑی گستاخ رسول ﷺ غیر مقلد نجدی سے مناظرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح مبین عطا فرمائی اور اسے ذلت آمیز شکست فاش دی۔ پھر آخر تک مولوی سعید احمد چتروڑ گڑھی سامنے آنے سے عاجز رہا بلکہ آپ کے نام سے لرز جاتا تھا اور وہ مقام چھوڑنے پر مجبور و بے بس ہو جاتا تھا۔ آج تک عینی شواہد موجود ہیں۔

(۲) اسی غیر مقلد مولوی سعید احمد چتروڑ گڑھی سے لاڑ کے نزد (ضلع ملتان) مناظرہ طے پایا مگر مقرر تاریخ پر علامہ فیضی صاحب علیہ الرحمہ بمع کتب حوالہ جات و تلامذہ مقرر مقام پر پہنچ گئے۔ مگر جب اس مولوی سعید کو معلوم ہوا کہ قبلہ علامہ فیضی صاحب جلوہ گر ہیں تو اس نے بھاگ نکلنے میں اپنی عافیت سمجھی۔ ہزاروں افراد اس بات کے عینی گواہ ہیں پھر اسی مقام پر اسی روز جشن فتح کا جلسہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں آپ علامہ فیضی صاحب علیہ الرحمہ نے مہمان خصوصی کے طور پر آخر میں خطاب لاجواب سے لوگوں کو محفوظ و مسرور کیا۔

(۳) آپ نے شیعہ مولوی قاضی سعید الرحمان سے علاقہ جندو پیر لیاقت پور ضلع رحیم یار خان میں مناظرہ کیا جو کہ رات گئے تک ہوتا رہا۔ جس میں قاضی سعید الرحمان شیعہ کو شکست فاش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہمیشہ کی طرح کامیابی و کامرانی سے ہمکنار فرمایا۔ اس میں شہر احمد پور شرقیہ کے چند شیعہ حضرات بھی موجود تھے جو کہ آج

تک علامہ فیضی صاحب علیہ الرحمہ کی حقانیت و علمی مقام کے معترف ہیں۔ اور اپنی شکست اور اپنے مولوی کی ہار کو تسلیم کرتے ہیں۔ جب قاضی سعید الرحمان مبہوت ہوا تو کہنے لگا کہ حضرت علی مومن نہیں۔ آپ نے اس سے یہی تحریر لے لی اور اس نے بھی اپنے قلم و ہاتھ سے لکھ دیا حضرت علی مومن نہیں، آج تک وہ ریکارڈ میں موجود ہے۔

(۴) غیر مقلدوں کے امام مولوی عبداللہ روپڑی سے حویلی لکھا علاقہ پاکپتن میں مناظرہ طے ہوا۔ آپ بمع کتب و تلامذہ وغیرہ کے مقررہ تاریخ و مقام پر پہنچ گئے۔ دو دن تک اس کا انتظار کرتے رہے مگر اسے سامنے آنے کی تاب نہ ہوئی۔

(۵) ۲۴ دسمبر ۱۹۹۷ء کو آپ نے ایک غیر مقلد وہابی مولوی عبید الرحمٰن سکنہ دائرہ دین پناہ ضلع مظفر گڑھ سے مناظرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب ﷺ کے طفیل آپ کو فتح نصیب فرمائی۔ اور اسے ذلت و رسائی کا سامنا ہوا۔ علامہ فیضی صاحب علیہ الرحمۃ نے اسی وہابی مولوی سے یہ تحریر لکھوائی جو کہ نجدیت کے منہ پر طمانچہ رسید کرنے کے مترادف ہے۔ شفاعت پیغمبر ﷺ برحق ہے جو بھی اس کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ جو نبی ﷺ کی شفاعت کے متعلق لکھتا ہے کہ شفاعت مصطفیٰ ﷺ برحق ہے۔ اس کو ابوجہل جیسا مشرک کہنے والا (جیسا کہ مولوی اسماعیل قتیل نے اپنی کتاب تقویت الایمان کے ۳۳۰ پر لکھا ہے) ہمارے نزدیک کافر ہے۔

دستخط عبید الرحمان

اس سے بڑھ کر حقانیت کی کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ وہابی شاطر نے اپنے منہ سے اپنے بڑے مولوی اسماعیل کو کافر لکھ دیا۔ فللہ الحمد۔ اس مناظرہ میں پیر طریقت حضرت قبلہ فقیر محمد باروی صاحب دامت برکاتہم اور حضرت علامہ مولانا محمد ہاشم

صاحب باروی رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود تھے راقم الحروف بھی اس میں حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کے ہمراہ تھا۔

(۶) آپ کی کتاب لاجواب و مستطاب ''مقام رسول'' پر مخالفین نے ای، اے سی احمد پور شرقیہ کی عدالت میں ۱۹۸۴ء میں درخواست دی۔ اسی کتاب پر عدالت میں وکلاء و دانشوروں کے سامنے مناظرہ طے ہوا۔ وہاں بھی ان کو شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا۔ علامہ فیضی صاحب علیہ الرحمہ کی طرف سے دلائل قاہرہ کے انبار تھے اور ادھر لغویات تھیں۔

بالاخر اے، سی نے پولیس کو کمرہ عدالت میں طلب کر کے ان کی پٹائی کرائی۔ فللہ الحمد

(۷) پھر انہیں نجدیوں نے ۱۹۹۲ میں اسی کتاب کو بند کرانے کیلئے سیشن کورٹ میں رٹ دائر کی۔ بحمد اللہ تعالیٰ وہ رٹ سیشن جج نے خارج کر دی۔ جس کی نقل اور فیصلہ بدست سیشن مقام رسول کے آخر میں موجود ہے۔ اہل علم و مصنف مزاج پڑھ کر خود فیصلہ فرما سکتے ہیں۔ اور حق باطل میں امتیاز کر سکتے ہیں۔

(۸) پھر کچھ عرصہ بعد ہائی کورٹ بہاول پور میں آپ نے مقام رسول پر قائم اعتراضات پر مناظرہ فرمایا الحمد للہ اس میں بھی آپ کی تاریخی کامیابی ملی اور اسی شب جسٹس محبوب احمد صاحب کی دعوت پر ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے تحت محفل میلاد النبی ﷺ سے خصوصی خطاب فرمایا۔

(۹) ۱۹ جون ۲۰۰۲ء بمطابق ۷ ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ کو آپ نے روافض سے تاریخی مناظرہ انٹرنیٹ پر فرمایا جو کہ رات 10:30 بجے شروع ہوا جبکہ صبح

09:00 بجے اختتام پذیر ہوا ان کے چار مجتہدین جو کہ دوبئی، لکھنؤ، قم، تہران میں بیٹھے ہوئے تھے حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ نے اکیلے ان چاروں کو شکست فاش دی ان کے مناظر بدلتے رہے لیکن حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ مناظرہ فرماتے رہے آپ کی معاونت اور حوالہ جات کی تلاش وغیرہ میں آپ کے فرزند اکبر میرے والد ماجد جانشین بیہقی دوراں استاذ العلماء مناظر اسلام حضرت علامہ صاحبزادہ مفتی محمد محسن فیضی صاحب دامت برکاتہم آپ کے شاگرد کے شاگرد اور میرے استاذ مکرم استاذ العلماء، مناظر اسلام آسمان تحقیق کے نیر اعظم، حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالمجید سعیدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ تھے حضرت مولانا مفتی محمد منیر برکاتی، میرے عمین صاحبزادہ حافظ محمد حسن فیضی، صاحبزادہ حاجی محمد حسین فیضی میرے بھائی مولانا صدیق احمد قادری اور راقم الحروف حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کے ساتھ کمرے میں تھے۔ اس مناظرے کی مکمل ریکارڈنگ ہوئی جو کہ اب سی ڈی ''علم کے موتی'' کے نام سے دستیاب ہے۔

میرے استاذ مکرم شیخ الحدیث والتفسیر، استاذ العلماء، مناظر اسلام رئیس المحققین حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالمجید صاحب سعیدی دامت برکاتہم نے اس مناظرہ کو مکمل تحریر فرمایا ہے اور ان شاء اللہ عنقریب وہ منظر عام پر آ جائے گا۔

آپ بطور جادو بیاں خطیب:

جہاں آپ ایک قابل ترین مدرس و مفسر و محدث تھے وہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو فن خطابت میں بے پناہ صلاحیت عطا فرمائی تھی۔ آپ کی زبان مبارک میں وہ

شیرینی تھی کہ سننے والا یکسوئی کے ساتھ محو ہو کر آپ کے خطاب لاجواب سے مستفید ہوتا تھا آپ جماعت اہلسنّت کے مایہ ناز خطیب تھے۔

آپ جامعہ فیضیہ رضویہ کی نورانی جامع مسجد میں خطابت کے فرائض بلا معاوضہ انجام دیتے رہے بلکہ آپ اپنی ذاتی آمدنی سے جامعہ فیضیہ وفیض الاسلام کے اخراجات برداشت کرتے تھے ایک بزرگ عالم دین عاشق رسول اللہ ﷺ حافظ مولانا محمد عارف صاحب احمد پوری رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ فیضی صاحب علیہ الرحمہ اور ان کے والد محترم علامہ محمد ظریف صاحب فیضی رحمۃ اللہ علیہ کو لوگوں کی موجودگی میں بتایا اے علامہ فیضی صاحب! حضرت خضر علیہ السلام پہلے بھی آپ کو شرف بخشنے کیلئے آپ کے پیچھے نماز جمعہ ادا فرما گئے ہیں اور آئندہ جمعہ بھی آپ کے پیچھے اسی نورانی جامع مسجد میں ادا فرمائیں گے۔ انسانی لباس و خوش شکل و صورت میں ہوں گے۔ نورانی شفاف چہرہ ہوگا سفید چمکدار ریش مبارک ہوگی اور سفید لباس میں ملبوس ہوں گے۔ اور ان کے ہاتھ ریشم کی طرح نرم و ملائم ہوں گے اور داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کی ہڈی نہیں ہوگی بالکل نرم و نازک انگوٹھا ہوگا۔ اسی جمعہ کئی حضرات نے حضرت خضر علیہ السلام سے مصافحہ کیا۔ (**کما صلی النبی ﷺ خلف ابی بکر الصدیق و عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما و جبرائیل علیہم السلام تشریفا لھم**) اس سے قبل آپ ان مقامات پر خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

(۱) جامع مسجد دربار حضرت سید جلال الدین بخاری، اوچ شریف

(۲) جامع مسجد دربار حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت، اوچ شریف

(۳) جامع مسجد کرنل عبداللطیف محلّہ سرور شاہ، احمد پور شرقیہ

(۴) جامع مسجد داروغہ اللہ ڈیوایا محلّہ شکاری، احمد پور شرقیہ

تبلیغ دین کے سلسلے میں آپ نے اندرون و بیرون ملک دورے کئے تھے۔

حج بیت اللہ کے موقع پر آپ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران میلاد شریف کی محافل میں حضرت قبلہ مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان صاحب (بریلی شریف)، قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، فقیہ اعظم حضرت مولانا نور اللہ بصیر پوری، مفتی محمد حسین قادری صاحب رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی صدارت میں اردو، عربی میں علماء مصر و شام کی موجودگی میں تقاریر فرما کر علماء عرب و بزرگان اسلام کے دل موہ لیے۔ آپ کی تقاریر کی آڈیو کیسٹ عربی اردو اور سرائیکی میں مختلف موضوعات پر موجود ہیں۔

غالباً 1998 میں آپ علیہ الرحمہ شیخ عیسی مانع صاحب مدظلہ کی دعوت پر دوبئی تشریف لے گئے اور کئی محافل سے خطاب فرمایا۔

دورۂ ختم نبوت:

بروز پیر ۲۱ شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ ۲۸ اکتوبر ۲۰۰۲ تا رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ ۱۰ نومبر ۲۰۰۲ء حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ نے دار العلوم امجدیہ کراچی میں دورۂ ختم نبوت کرایا جسمیں کثیر تعداد میں فضلاء علماء کرام طلباء آپ سے مستفیض ہوئے شاہین تحریک ختم نبوت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحریک سے یہ دورہ ختم نبوت بہت کامیاب رہا اور حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ نے قادیانت کا رد کیا راقم الحروف بھی اس دورہ میں شریک درس تھا اور اس کو تحریر بھی کیا تھا۔

اس دورہ میں شاہین تحریک ختم نبوت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین قادری صاحب، حضرت علامہ مولانا محمد یونس شاکر صاحب، حضرت علامہ محمد جمیل الرحمٰن سعیدی صاحب حضرت علامہ مولانا عقیل انجم صاحب، حضرت مولانا محمد احمد سعیدی صاحب، اور کثیر تعداد میں فضلاء، علماء کرام نے آپ سے اکتساب فیض کیا اور شرف تلمذ حاصل کیا اور مفکر اسلام، پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب دامت برکاتہم نے اور حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ نے دستار بندی کی اور اسناد تقسیم فرمائیں۔ اس دورہ ختم نبوت کی مکمل ریکارڈنگ ہوئی اور سی ڈی بھی ''علم کے موتی'' کے نام سے دستیاب ہے۔

کراچی میں قیام:

۲۲ شوال المکرّم ۱۴۲۳ھ ۷ جنوری ۲۰۰۲ء بروز پیر آپ کراچی تشریف لائے اور جامعۃ المدینہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے اور مسلسل تین سال آپ نے دورۂ حدیث پڑھایا آخری دورہ حدیث والی کلاس میں، راقم الحروف اور میرے برادر مکرم مولانا صدیق احمد قادری بھی شامل تھے۔

کراچی میں قیام کے دوران آپ نے بیشتر علاقوں میں خطاب فرمایا اور کم ہی ایسی رات ہوتی کہ حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ نے خطاب نہ فرمایا ہو اور ایسے تحقیقی خطاب فرماتے کہ اہل کراچی عش عش کر اٹھتے ایک مرتبہ قادری مسجد میں بیعت کی ضرورت و اہمیت پر علمی مذاکرہ ہوا جس میں کراچی کے اکثر علماء کرام تشریف لائے حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ نے ایسا لاجواب خطاب فرمایا کہ علماء بھی داد دیئے بغیر نہ رہ سکے۔ اور

اس کے باوجود صبح درس حدیث بھی دیتے تھے۔ جمعیت اشاعت اہل سنت کے زیر اہتمام بہت خطاب فرمائے اور جماعت اہلسنت پاکستان کراچی کے زیر اہتمام درس قرآن کی کئی محافل میں آپ نے خطاب فرمایا اور آخر میں انجمن ضیاء طیبہ کے زیر اہتمام درس قرآن کی کئی محافل سے خطاب فرمایا اور یہ سب آپ کے یادگار خطابات تھے۔

علامہ فیضی صاحب علیہ الرحمہ بارگاہ رسالت ﷺ میں:

جس سال آپ علیہ الرحمہ کی دستار بندی تھی جامعہ انوار العلوم ملتان کے سالانہ جلسہ دستار فضیلت میں میرے نانا جان حاجی محمد حنیف فیضی مرحوم جو کہ آپ علیہ الرحمہ کے خالو تھے یہ بھی آپ کی دستار بندی میں شرکت کیلئے باغ لانگے خاں ملتان آئے نماز کے دوران تشہد میں انکی آنکھ لگ گئی حضور ﷺ کی زیارت کی دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ لوگوں کو جلسہ گاہ کی طرف بلا رہے ہیں میرے نانا جان حاجی محمد حنیف مرحوم میرے جد امجد حضرت علامہ مولانا محمد ظریف فیضی رحمۃ اللہ علیہ کے چچا زاد بھائی اور غوث زماں استاذ الاساتذہ حضرت مولانا خواجہ فیض محمد شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے اس وقت یہ وہابیت کی طرف مائل ہو رہے تھے اس واقعہ کے بعد انہوں نے اس سے توبہ کی۔

اس سے جہاں حضرت غزالی زماں علیہ الرحمہ کے جامعہ انوار العلوم کی مقبولیت ہے وہاں آپ کی مقبولیت ہے آپ کی بھی اس جلسہ میں دستار بندی ہوئی تھی۔

مقام رسول کی تصنیف کے بعد آپ پر کرم:

آپ نے جب مقام رسول ﷺ تصنیف فرمائی اس کے بعد آپ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا تو مقام رسول ﷺ آپ کے ہاتھ میں تھی اور آپ خوشی ومسرت کا اظہار فرما رہے تھے کہ میری شان اور مقام پر تو نے بہترین کتاب تالیف کی ہے اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہر تصدیق ثبت فرمائی کہ اسمیں جو بھی ہے حق ہے اس کتاب میں ایک ایسی حدیث شریف بھی موجود ہے جس کی تصدیق حضور ﷺ نے فرمائی وہ حدیث شریف یہ ہے **ان اللہ قد رفع لی الدنیاء و انا انظر الیھا والی ماھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ کانماانظر الی کفی ھذہ** آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ واقعی یہ میری حدیث ہے۔

آپ کی زیارت ودعا پر نجات:

ایک صوفی، عاشق رسول ﷺ درود شریف کثرت سے پڑھنے والے نے مسجد میں یہ حلفاً بتایا کہ اکتوبر ۱۹۹۷ء کو میں نے حضرت شیخ الحدیث والتفسیر علامہ فیضی صاحب علیہ الرحمہ کو مدینہ شریف قدمین شریفین میں دیکھا کہ آپ دلائل الخیرات پڑھ رہے ہیں اور سرکار مدینہ ﷺ مواجہہ شریف سے تشریف لا رہے ہیں اور حضرت علامہ فیضی صاحب علیہ الرحمہ کی جانب اشارہ فرما کر حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اس کی زیارت کی اس کی بخشش ہوگئی اور جس کے حق میں اس نے دعا کی اس کی بھی بخشش ہوگئی اس سے پتہ چلا کہ آپ واقعی اسم بامسمی منظور احمد ﷺ تھے۔

حضور ﷺ سے سلام کا جواب:

رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ کے اول دنوں میں فقیر راقم الحروف کو بھی اپنے اباجی قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی علیہ الرحمہ کی معیت میں بیت اللہ وروضہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شرف نصیب ہوا حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں جب پہلی مرتبہ سلام عرض کرنے حاضر ہوئے اس کے بعد حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ نے مجھے فرمایا کہ اکرام! تمہیں سلام کا جواب ملا ہے؟ مجھے تو سلام کا جواب ملا ہے۔ میں نے عرض کی میں تو بہت گناہ گار ہوں آپ اس قابل بنا دیں۔

قیام مدینہ شریف کے دوران آپ پر کرم:

جامعۃ المدینہ گلستان جوہر کراچی کے ایک فاضل، حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کے شاگرد رشید کا بیان ہے کہ ۲۰۰۲ء میں رمضان المبارک میں ہم مدینے شریف میں حضرت استاذ علامہ فیضی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں اکثر وبیشتر حاضری دیتے ایک مرتبہ حضرت استاذ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ باب مجیدی کے قریب حضرت سیدی قطب مدینہ امام ضیاء الدین احمد القادری المدنی علیہ الرحمہ کے آستان کے پاس مجھے حضور نبی کریم ﷺ نے زیارت کا شرف بخشا۔

سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کا آپ پر کرم:

یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کی طبیعت ناساز تھی اور آپ کے ڈائلاسز ہوتے تھے اور اس کے باوجود آپ درس بخاری دیتے تھے۔

۲۷ فروری ۲۰۰۴ء بروز جمعۃ المبارک بعد جمعہ حضرت مولانا فضل احمد

صاحب کریمی جو کہ آپ کے تلامذہ میں سے ہیں اور جامع مسجد طیبہ صغیر سینٹر کراچی میں امام وخطیب ہیں عاشق رسول ﷺ ہیں میں نے خود اباجی قبلہ علیہ الرحمہ سے سنا کہ ان کی اکثر دربار گوہر بار سرکار دو عالم ﷺ کی حاضری نصیب ہوتی ہے۔ وہ تشریف لائے اباجی قبلہ علیہ الرحمہ نے فرمایا۔ مولانا! آپ کو حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوتا رہتا ہے آپ میری صحت یابی کیلئے سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں عرض کرنا

چند دن بعد مولانا فضل احمد صاحب کریمی تشریف لائے اور حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ سے عرض کی کہ حضور جمعرات کو مجھ پر کرم ہوا اور سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضری نصیب ہوئی انہوں نے بتایا کہ سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کا دربار عالیشان لگا ہوا تھا اولیاء کرام علیہم الرحمۃ والرضوان حاضر تھے میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ ہمارے استاذ صاحب پر کرم فرمائیں (استاذ صاحب سے مراد اباجی قبلہ علیہ الرحمہ) تو سرکار علیہ الصلوۃ والسلام مسکرائے اور کوئی جواب ارشاد نہ فرمایا۔

پھر میں نے عرض کی ہمارے استاذ صاحب پر کرم فرمائیں وہ صحت یاب ہو جائیں تو آپ علیہ الصلوۃ والسلام مسکرائے کوئی جواب ارشاد نہ فرمایا۔ تیسری بار بھی ایسا ہوا مولانا فضل احمد صاحب کہتے ہیں کہ میں حیران تھا کہ آپ مسکرائے کوئی جواب نہ عنایت فرمایا کہ اسی حالت میں محفل برخاست ہوگئی۔ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے فرمایا پریشان نہ ہو حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ محمد منظور احمد فیضی جتنے دن بیمار رہا ہے ہمارے قرب میں رہا ہے اب زندگی کے بقیہ ایام خیریت سے

گذریں گے۔

اس کے بعد حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کے ڈائلا سز کبھی ایک ماہ بعد ہوتے اور کبھی پندرہ دن بعد ہوتے تھے

موت کے وقت دیدار کی عرضی قبول ہوئی:

حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ تقریباً ہر بیان و درس وخطاب میں دعا میں فرماتے تھے کہ خاتمہ ایمان پر ہو مرتے وقت حضور ﷺ کا دیدار نصیب ہو اور فرماتے میرے لب ہوں اور سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کے قدم ہوں اور روح پرواز کر جائے۔

یہی بات حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ نے مولانا فضل احمد کریمی صاحب سے فرمائی کہ آپ سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں عرض کرو۔

۸ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ شب جمعہ مولانا فضل احمد صاحب کریمی کا فون آیا کہ گزشتہ شب جمعہ یعنی یکم ربیع الثانی ۱۴۲۵ کو حضور ﷺ نے فرمایا محمد منظور احمد فیضی سے کہو تیری یہ عرضی قبول ہے بوقت موت دیدار بھی کراؤنگا اور ذکر اللہ بھی نصیب ہوگا اور فرمایا کہ ہماری اس پر ہر وقت نگاہ کرم ہے بیماریاں ترقی درجات کیلئے ہیں پریشان نہ ہو۔

حافظ مولانا فضل احمد کریمی صاحب نے عرض کیا استاذ صاحب آپ اس کو کسی جگہ تحریر فرمالیں حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ نے اپنی ڈائری میں تحریر فرمایا (جواب میرے پاس محفوظ ہے) **من قبله فی لیلة الاحد و الا ثنین قال الصدیق و الحیدر رضی الله تعالیٰ عنهما کذالک. (فافهم و تدبر)**

اسی طرح حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کی ذاتی ڈائری (جو میرے پاس محفوظ ہے) حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ ۱۰ شوال المکرّم ۱۴۲۳ھ ۱۵ دسمبر ۲۰۰۲ھ بروز اتوار کی تاریخ میں عربی میں لکھتے ہیں کہ رات فقیر پر کرم ہوا اور حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی والد ماجد حضرت مولانا محمد ظریف صاحب فیضی علیہ الرحمہ بھی ساتھ تھے۔

حضرت علامہ فیضی صاحب علیہ الرحمہ فنافی الرسول ﷺ:

حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ فنافی الرسول ﷺ کے عظیم منصب پر فائز تھے۔

جگر گوشہ حضرت شاہ جمالی کریم علیہ الرحمہ استاذ العلماء، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد اعظم شاہ جمالی دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا کہ آپ فنافی الرسول ﷺ ہیں۔

بیہقی زماں اکابرین ملت کے نظر میں

حضرت شاہ جمالی کریم علیہ الرحمہ اور بیہقی زماں علیہ الرحمہ:

حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کے مرشد کریم، محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد چشتی قادری علیہ الرحمہ کے استاذ الاستاذ، شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی علیہ الرحمہ کے استاذ الاستاذ، جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ عطاء محمد بندیالوی علیہ الرحمہ کے استاذ الاستاذ، غوث زماں، سلطان العارفین استاذ العلماء والعرفاء امام اہل التحقیق والتدقیق حضرت خواجہ مولانا فیض محمد شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کے وقت ۷ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ کو فرمایا کہ باپ سے بڑا عالم ہوگا۔

نیز اس کے بعد آپ کے والد ماجد استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد ظریف فیضی علیہ الرحمہ متوفی 1995ء کو خواب میں فرمایا کہ تیرا بیٹا ولی اللہ ہے آپ نے عرض کی حضور نے فرمایا تھا کہ بڑا عالم ہوگا آپ نے فرمایا کہ بڑا عالم بھی ہے اور ولی اللہ بھی ہے۔

نیز آپ حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کے بارے میں فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا محبوب دیا ہے۔

نیز خطوط میں آپ کا نام اس طرح تحریر فرماتے فرزند ارجمند السلام علیکم، برخوردار محمد شریف (منظور احمد) رادعا و پیار، برخوددار محمد شریف راددعا و ناصیہ بوسی۔

حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ اور بیہقی دوراں علیہ الرحمہ:

حضور مفتی اعظم عالم، شہزادہ اعلیٰ حضرت حضرت سیدی مفتی مصطفےٰ رضا خان بریلوی قادری علیہ الرحمہ ۱۳۹۱ھ بمطابق ۱۹۷۱ء حرمین شریفین حاضر ہوئے تو حضرت اباجی قبلہ اور حضرت جد امجد علیہما الرحمہ بھی اس سال حج کیلئے حاضر تھے۔ شیخ العرب والعجم سیدی قطب مدینہ امام ضیاء الدین احمد القادری المدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ حرم مکہ میں تشریف فرما تھے نے فرمایا بیٹے منظور احمد! میرے مرشد کے شہزادے حضور مفتی اعظم تشریف لارہے ہیں میں ان کیلئے حاضر ہوا ہوں آپ بھی ان کی زیارت کرنا وہ ولی اللہ ہیں آپ کو دلی سکون میسر ہوگا اباجی قبلہ فرماتے تھے ایسا ہی ہوا تھا اور پہلے مکہ شریف میں حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی زیارت کی پھر مدینے شریف میں حاضر ہوئے حضرت سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ کے آستان پر محفل میلاد شریف

میں حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی صدارت میں سیدی قطب مدینہ نے اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کو حکم دیا بیٹے منظور احمد! تم تقریر کرو تو اباجی قبلہ علیہ الرحمہ نے خود فقیر راقم الحروف سے فرمایا کہ میں نے تقریر کی تو حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے تقریر کے بعد فرمایا کہ میں سمجھتا تھا کہ پاکستان میں محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد کوئی محدث نہیں ہوگا لیکن الحمد للہ مولانا محمد منظور احمد فیضی جیسے محدث موجود ہیں۔ اور آپ کو بے شمار دعاؤں سے نوازا نیز تمام علوم اور حدیث کی اجازت وخلافت عطا فرمائی حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے آپ کا نام سند پر خود اپنے قلم سے اس طرح لکھا "**الفاضل الامجد مولینا منظور احمد الفیضی سلمه**" نیز اپنے قلم سے سند پر اجازۃ الحدیث اور سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے نام سے پہلے لکھا "**و بکل ما اجا زنی**" یعنی ہر جمیع علوم وجمیع فنون وجمیع سلاسل کی اجازت دیتا ہوں جو مجھے میرے والد ماجد سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے دیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، مجدد دین وملت، امام اہلسنّت سیدی امام شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے جو اجازات اپنے لخت جگر حضور مفتی اعظم عالم اسلام، مرجع علماء انام محدث اعظم مفسر اکرم حضرت سیدی الشاہ مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمہ کو عنایت فرمائیں وہ حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے میرے اباجی قبلہ بیہقی دوراں علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی علیہ الرحمہ کو دیں۔ حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے جو "**سند الاجازة**" میرے اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کو دی وہ فقیر کے پاس محفوظ ہے اس کا فوٹو کتاب ہذا کے آخر میں موجود ہے۔

سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ اور بیہقی زماں علیہ الرحمہ:

شیخ العرب والعجم قطب مدینہ امام ضیاء الدین احمد القادری المدنی علیہ الرحمہ آپ سے بہت محبت وشفقت فرماتے تھے حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ فقیر سیدی قطب مدینہ کی زیارت سے مدینہ منورہ میں بارہا مشرف ہوا اور ایک دفعہ مکہ مکرمہ مسجد حرام شریف میں مستفیض ہوا اور حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ قیام مدینہ منورہ کے دوران عموماً رات کو حضرت سیدی قطب مدینہ کی بارگاہ میں حاضری دیتے۔

حضرت سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ نے حضرت اباجی قبلہ سے بہت دفعہ تقریریں اور نعتیں سنیں ایک دفعہ شام ومصر، غرض عرب وعجم کے علماء ومشائخ پر مشتمل محفل میلاد تھی عربی میں تقاریر ہو رہی تھیں ہند و پاک کی نمائندگی کیلئے عربی زبان میں خطاب کیلئے حضرت سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ کی نگاہ کرم نے حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کو منتخب فرمایا اور حضرت اباجی قبلہ کو حکم فرمایا کہ آپ عربی میں خطاب کریں تو اباجی قبلہ علیہ الرحمہ نے عربی زبان میں خطاب فرمایا فقیہ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا نور اللہ نعیمی بصیر پوری علیہ الرحمہ بھی موجود تھے اور بھی کثیر تعداد میں علماء کرام تشریف رکھتے تھے۔

حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کے خطاب کے بعد حضرت سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ نے بے شمار دعاؤں سے نوازا۔

حضرت سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ حضرت اباجی علیہ الرحمہ کو از راہ شفقت اکثر بھائی منظور احمد کہہ کر بلاتے اور حکم فرماتے۔

ایک مرتبہ حضرت سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمۃ نے فرمایا بھائی منظور احمد

میں نے آپ کی کتاب ''مقام رسول'' کو اول سے آخر تک حرف حرف سنا بہت اچھی کتاب ہے۔ اور آپ کی اجازت حدیث وخلافت بھی عطاء فرمائی۔ اباجی قبلہ علیہ الرحمہ ایک مضمون میں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیدی قطب مدینہ نے فرمایا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی یہ عرضی

نقصان نہ دے گا تجھے عصیاں میرا
عفو میں کچھ خرچ نہ ہوگا تیرا
جس میں تیرا نقصان نہیں کر دے معاف
جس میں تیرا خرچ نہیں دے مولا

حدیث کا ترجمہ ہے اس کے بعد بہت روئے اور ریش مبارک اشکوں سے تر ہوگئی برجستہ ارشاد فرمایا بیٹے میں نے بھی تم کو اجازت دی اور بیٹھ کر مزید اجازت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ دلائل الخیرات، قصیدہ بردہ کی بھی اجازت ہے پھر خوب خوب دعاؤں سے نوازا۔

حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی ''**سند الاجازۃ**'' پر آپ کی تصدیق و تائید فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ ''فقیر ضیاء الدین احمد القادری عفی عنہ اس پر متفق اور مؤید ہے اور دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فقیر ضیاء الدین احمد القادری عفی عنہ

استاذ المحدثین، اور بیہقئی دوراں علیہما الرحمہ:

استاذ المحدثین، رأس المفسرین حضرت علامہ مولانا سید محمد خلیل کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غزالی زماں، رازی دوراں، امام اہلسنّت حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی

علیہ الرحمہ کے برادر اکبر، استاذ معظم، مرشد کریم تھے آپ بھی حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ پر بے حد مہربان تھے آپ علیہ الرحمہ اباجی قبلہ کی تصنیف لطیف ''مختار کل'' اور ''تعارف چند مفسرین ومحدثین، مؤرخین کا'' پر تقریظ جمیل اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔

محترم مولانا منظور احمد فیضی صاحب سلامت باشند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کتاب ھذا فقیر کو موصول ہوئی جس کے مطالعہ سے بہت مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ بتصدق اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو اجر عظیم سے مشرف فرمائے آمین فقیر چونکہ تقریظ لکھنے کا عادی نہیں اس لئے معذور ہے چند کلمات فقیر کی جانب سے زیب نظر فرما دیجئے۔

اس فقیر حقیر نے کتاب کا مطالعہ کیا حق یہ ہے کہ آپ کی سعی بلیغ اور تحقیق انیق کی داد دینے سے زبان وقلم دونوں قاصر ہیں باری تعالیٰ اس حیات میں آپ کے جہاد فیض بنیاد سے ظلمت وہابیت کو دور فرما کر سنت راشدہ کے جلوے سے صراط مستقیم کو عوام وخواص پر اسطرح روشن فرمائے کہ ہر منصف مزاج کی زبان پر بے اختیار لاریب فیہ جاری ہو جائے اور تہہ دل سے عقائد حقہ کو مان لینے پر مجبور ہو جائے اور اس حیات میں ہادیان صراط مستقیم کی وصیت عطا کر کے درجات عالیہ سے سرفراز فرمائے آمین ثم آمین

والسلام
فقیر سید محمد خلیل کاظمی امروہی عفی عنہ
۱۲ جولائی ۱۹۶۸ء

مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ اور بیہقی دوراں علیہ الرحمہ:

مفتی اعظم پاکستان خلیفہ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کی کتاب مستطاب ''اسلام اور داڑھی'' پر تقریظ تحریر فرماتے ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم نحمده و نصلي على حبيبه الروف الرحيم رسالہ نافعہ عجالہ مصنفہ فاضل جلیل عالم نبیل مولانا وبالفضل اولنا مخلصی ومحبی علامہ منظور احمد صاحب فیضی کو از اول تا آخر مطالعہ کیا آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ و اقوال فقہاء ومحدثین سے مزین پایا **جزاه الله عني و عن جميع المسلمين خير الجزاء** بلاشبہ داڑھی یکمشت رکھنا واجب اور اس کا ترک فسق داڑھی منڈانا اور حد شرع سے کم کرانا حرام فسق ہے اور مرتکب فاسق معلن فاجر مرتکب کبائر مستحق نار ہے.................................

آخر میں فرماتے ہیں فقیر دعا کرتا ہے کہ مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ مولف کی عمر میں علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔

غزالی زماں اور بیہقی دوراں علیہما الرحمہ:

غزالی زماں رازی دوراں امام اہلسنّت حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ اپنے شاگرد رشید اباجی قبلہ سے بے حد محبت فرماتے تھے۔

اور حضرت غزالی زماں علیہ الرحمہ نے آپ کو آپ کے والد ماجد سے مانگا کہ اس کو میں پڑھاؤنگا۔ دوران تعلیم جامعہ انوار العلوم میں رخصت کے بعد آپ کو

علیحدہ بھی پڑھاتے تھے۔ جب حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کا ایکسیڈنٹ مظفر گڑھ میں ہوا پھر آپ کو نشتر ہاسپٹل ملتان لے جایا گیا تو فوراً حضرت کاظمی صاحب علیہ الرحمہ اپنے بیٹے وشاگرد سے ملنے کیلئے بے تاب تھے جیسے ایک حقیقی بیٹے کا ایکسیڈنٹ ہوا ہو جب تک اپنے شاگرد رشید سے نہ ملے ہاسپٹل میں ہی تشریف فرما ہوئے پھر جب حضرت ہاسپٹل سے احمد پور شرقیہ جانے لگے تو اپنے شیخ واستاذ مکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت غزالی زماں علیہ الرحمہ آپ کی پیشانی پر بار بار بوسہ دے رہے تھے اور دعائیں دے رہے تھے اور حضرت کاظمی صاحب قبلہ آپ کی تصنیف لطیف ''اسلام اور داڑھی'' میں فرماتے ہیں اجز مولف هذه الرسالة النافة **العزیز الفاهم البارع الذکی المولوی منظور احمد الفیضی دام بالمجد القوی علی ماالف و حرر و حقق باحسن الکلام الخ**

آپ کے دوسرے رسالہ مختار کل میں فرماتے ہیں۔

عزیز القدر مولانا محمد منظور احمد صاحب فیضی سلمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اختصار کے ساتھ پیش نظر رسالہ سلم المناجیح فی بیان انه مالك المفاتیح ﷺ المعروف ''مختار کل'' لکھ کر عوام الناس کو متزلزل ہونے سے بچانے کی سعی جمیل کی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

اور آپ نے یہ بات بار ہا علی الاعلان فرمائی کہ اگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا اے احمد سعید کاظمی تو دنیا میں کیا کر کے آیا ہے تو میں مولانا منظور احمد فیضی کو پیش کر دونگا، حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کے وصال سے ایک سال قبل

اوچشریف میں حضرت کا خطاب تھا حضرت علامہ مولانا محمد سراج احمد سعیدی صاحب دامت برکاتہم نے آپ کے خطاب سے پہلے جب یہی بات جلسہ میں بیان کی ایک سن رسیدہ حاجی صاحب جلسہ میں کھڑے ہوئے اور کہا کہ مجھے حضرت غزالی زماں علیہ الرحمہ کے یہ الفاظ یاد ہیں میں بھی اس جلسہ میں موجود تھا جب غزالی زماں علیہ الرحمہ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔

نیز جب آپ جامعہ فیضیہ رضویہ کے سالانہ جلسہ میں آخری بار تشریف لائے تو تقریباً آدھا گھنٹہ حضرت اباجی قبلہ کی تعریف وتوصیف میں گذارا اور فرمایا کہ مولانا منظور احمد فیضی میرا دایاں بازو ہے اور آپ بہت قابل عالم باعمل مدرس ہیں آپ نے ان کا ساتھ نہ دیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عوام اہلسنّت سے پوچھے تاکہ علامہ فیضی صاحب کا تم نے ساتھ کیوں نہ دیا۔

غزالی زماں علیہ الرحمہ کا بعداز وصال کرم:

حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ نے ایک مرتبہ ''غزالی زماں کانفرنس'' جو کہ کورنگی کراچی میں منعقد ہوئی تھی میں بیان فرمایا کہ مرشد دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) موصل (۲) متصل پھر فرمایا کہ غزالی زماں علیہ الرحمہ متصل اور موصل تھے کہ جب میں کراچی میں درس حدیث کے لئے آیا تو کچھ پریشانی تھی کہ حضرت غزالی زماں علیہ الرحمہ خواب میں تشریف لاکر میری حوصلہ افزائی کی اور پریشانی دور فرمائی فقیر راقم الحروف اس کانفرنس میں موجود تھا۔

محدث اعظم پاکستان اور بیہقئ دوراں علیہما الرحمہ:

محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد چشتی قادری علیہ الرحمہ نے اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کو 1959ء میں جامعہ مدینۃ العلوم اوچ شریف کے قیام پر ایک خط لکھا اور سو روپے جامعہ کے تعاون کیلئے بھجوائے ہوا یوں کہ حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ نے فراغت کے بعد ایک اشتہار جسمیں دورہ حدیث تک تعلیم کا اعلان تھا حضور محدث اعظم علیہ الرحمہ کی خدمت میں بھیجا حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ نے شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء، فیض ملت حضرت علامہ مولانا فیض احمد اویسی صاحب دامت برکاتہم سے پوچھا کہ یہ کون ہیں آپ نے عرض کی کہ یہ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد ظریف فیضی صاحب علیہ الرحمہ کے صاحبزادے اور غوث زماں استاذ الاساتذہ حضرت مولانا خواجہ فیض محمد شاہ جمالی علیہ الرحمہ کے مرید اور غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ کے شاگرد رشید ہیں ابھی فارغ التحصیل ہوئے ہیں اس کے بعد محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ نے اباجی قبلہ کی دلجوئی اور حوصلہ افزائی کیلئے 100 روپے روانہ فرمائے۔

شیخ الاسلام اور بیہقی دوراں علیہما الرحمہ:

شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بھی حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ پر بے حد نگاہ کرم تھی۔

آپ کی دستار بندی بھی حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی علیہ الرحمہ نے فرمائی تھی پھر آپ جامعہ فیضیہ رضویہ کے سالانہ جلسہ میں حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کی دعوت پر تشریف لائے۔ اور بے حد دعاؤں سے نوازا اور آپ کی سرپرستی فرماتے رہے۔

حکیم الامت اور بیہقی دوراں علیہما الرحمہ:

حکیم الامت مفسر شہیر، حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کی تصنیف لطیف ''اسلام اور داڑھی'' پر اس طرح تقریظ لکھتے ہیں۔

میں مدرسہ انوار العلوم کے جلسہ میں شرکت کیلئے ملتان حاضر ہوا اور رسالۂ مبارکہ ''اسلام اور داڑھی'' کو متعدد مقامات سے بغور سنا الحمد للہ رسالہ مبارکہ کیا ہے سچے موتیوں کی لڑیوں کا مجموعہ ہے اس کے سننے سے مجھے بہت ہی خوشی حاصل ہوئی۔ ماشاء اللہ میرے محترم عزیز فاضل لبیب مولانا منظور احمد صاحب نے قرآن و حدیث وعبارات فقہاء کی روشنی میں ثابت کیا ہے الخ

حضرت حکیم الامت آپ سے بے حد محبت فرماتے تھے اور دعائیں دیتے تھے اور کئی مرتبہ حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کا خطاب سنا اور بے شمار دعاؤں سے نوازا۔

قلندر وقت اور بیہقئ دوراں علیہما الرحمۃ:

میرے مرشد کریم امام العارفین، قلندر وقت، سلطان الکاملین حضرت مولانا خواجہ غلام یٰسین شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ میرے اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کے شیخ تھے کہ آپ کو خلافت عطا فرمائی تھی اور سلطان الواعظین، استاذ العلماء عارف باللہ، پیر طریقت خورشید ملت حضرت علامہ مولانا خورشید احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ اور خطیب پاکستان مبلغ اعظم، مجاہد ملت حضرت علامہ مولانا خدا بخش اظہر رحمۃ اللہ علیہ کے بھی شیخ تھے میرے مرشد کریم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعارف آپ ان شاء اللہ ''انوار فیضیہ'' میں پڑھیں گے۔

میرے مرشد کریم علیہ الرحمہ نے میرے اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کو بہت نوازا اور آپ فرماتے تھے کہ مولانا منظور احمد فیضی میرا محبوب ہے اور آپ کو گھر آ کر بار بار خلافت دی اور حکم فرمایا کہ مرید کیا کرو۔

ایک مرتبہ اباجی قبلہ علیہ الرحمہ سے فرمایا فیضی !اگر دس محرم فارغ ہو تو ہمارے آستانے پر تقریر کرنا خدا تجھے بے شمار مسخرات سے نوازے گا حضرت اباجی قبلہ فرماتے تھے کہ میں نے تقریر کی تو نوازشات ہوئیں۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود   گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

میرے مرشد کریم علیہ الرحمۃ اپنے مریدین و متعلقین و حاضرین کو بار بار فرماتے کہ آپ کی تقریر سنا کرو اور فرماتے کہ یہ ہمارا شیر ہے خود بھی آپ کی تقریر بالمشافہ اور کیسٹوں کے ذریعے سنتے اور عشق محبوب وحبیب ﷺ میں سخت گریہ فرماتے اور جھوم جاتے تھے۔

مجاہد ملت اور بیہقی دوراں علیہما الرحمہ:

مجاہد ملت حضرت علامہ مولانا عبد الحامد بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کی کتاب ''اسلام اور داڑھی'' میں آپ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ فاضل محترم جناب مولانا منظور احمد صاحب ادام اللہ فیوضھم نے داڑھی کے مسئلہ پر جس تحقیق سے علمی بحث فرمائی اور جو ذخیرہ معلومات اس تصنیف پر جمع فرمایا وہ بلاشبہ قابل مبارک باد ہے۔

مفتی ملت اور بیہقی دوراں علیہما الرحمہ:

مفتی ملت ،استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی سید مسعود علی قادری علیہ

الرحمہ نائب شیخ الحدیث و نائب مہتمم و مفتی جامعہ انوار العلوم ملتان آپ کے استاذ مکرم ہیں آپ سے دوران طالب علمی بہت محبت فرماتے تھے آپ کے صاحبزادے مبلغ اسلام حضرت علامہ سید سعادت علی قادری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد علیہ الرحمہ تو حضرت علامہ فیضی صاحب علیہ الرحمہ پر زیادہ ہی مہربان تھے اتنے مہربان کہ بسا اوقات مجھے اور میرے برادر خورد ڈاکٹر مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمہ کو رشک ہوتا تھا ہم دونوں آپس میں شکوہ کیا کرتے تھے لیکن ہمت نہ تھی کہ والد صاحب علیہ الرحمہ سے گلہ کرتے۔

اسی طرح حضرت علامہ مولانا مفتی سید مسعود علی قادری علیہ الرحمہ آپ کی تصنیف لطیف ''اسلام اور داڑھی'' پر تصدیقی دستخط بھی ثبت فرمائے۔

ہذا ھو الحق

سید مسعود علی قادری

مفتی مدرسہ انوار العلوم ملتان

آپ کے والد ماجد اور بیہقئ دوراں علیہما الرحمہ:

آپ کے والد ماجد اور میرے جد امجد استاذ العلماء والعرفاء سند المدرسین عاشق رسول ﷺ عارف باللہ، پروانۂ مدینہ منورہ ،فنافی الشیخ حضرت علامہ مولانا محمد ظریف فیضی علیہ الرحمہ آپ کے بارے میں یوں ارشاد فرماتے ہیں **ولنعم ماقال ولدی محمد شریف المعروف منظور احمد الفیضی ادام اللہ فیضہ علی سائر المتعلمین و المعتقدین و المریدین الی یوم**

الدین (مکتوبات شاہ جمالی)

اور آپ کی تقریر دلپذیر کے بارے میں نظماً فرماتے ہیں۔

تقریر فیضی ایں چنیں تاثیر داد   درنہاد نجدیاں لرزہ فتاد

چو بیانش محکم و مثبت بود   دیوبندی بندر حیرت شود

آپ کی مطبوعہ تصانیف:

(۱)مقام رسول (۲) تعارف چند مفسرین، محدثین، مؤرخین (۳)اسلام اور داڑھی (۴)انوار القرآن (۵) فیضی نامہ (۶) حاشیہ کریما (۷) کلمات طیبات (۸) چہل احادیث (۹) وہابی کی تاریخ و پہچان (۱۰) عقائد و مسائل (۱۱) پانچ احادیث (۱۲) دس صیغ درود وسلام (۱۳) گستاخان مصطفیٰ ﷺ کی جامہ تلاشی (۱۴) روحانی زیور (۱۵) نظریات صحابہ (۱۶) کتاب الدعوات والاذکار (۱۷) القول السدید (۱۸) مرج البحرین (۱۹) مقام صحابہ (۲۰) مقام اہل بیت (۲۱) مقام والدین (۲۲) نبوی دعائیں (۲۳) وضو کی شان (۲۴) خصائص مصطفیٰ ﷺ (۲۵) ضیائے میلاد النبی ﷺ (۲۶) فضائل الحرمین (۲۷) برکات میلاد شریف (۲۸) مختار کل وغیرہ مطبوعہ تصانیف ہیں۔

غیر مطبوعہ میں افہام الاغبیاء، الحق الجلی، فتاویٰ فیضیہ ۵ جلدوں میں (یہ زیر ترتیب ہے) اعلام العصر بحکم سنت الفجر، بستان المحدثین، الکلام المفید فی حکم التقلید ، تطہیر الجنان، کتاب العلم نور علی نور، فضائل حبیب الرحمٰن، مقام ولی، وغیرہ ہیں کل تقریباً 70 کتب ہیں۔

اولاد:

آپ کے تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں ہیں (۱) جانشین بیہقی دوراں استاذ العلماء مناظر اسلام محقق عصر حضرت علامہ صاحبزادہ مفتی محمد محسن فیضی صاحب دامت برکاتہم العالیہ (آپ کا تعارف ''انوار فیضیہ'' میں ہوگا) (۲) حضرت صاحبزادہ حافظ قاری محمد حسن فیضی صاحب (۳) حضرت صاحبزادہ حاجی محمد حسین فیضی صاحب

تلامذہ:

ویسے آپ کے ہزاروں شاگرد ہیں جنہوں نے آپ سے اکتساب فیض کیا درس نظامی، دورۂ تفسیر القرآن، دورۂ حدیث، دورۂ ختم نبوت میں کثیر تعداد میں علماء و فضلاء آپ سے اکتساب فیض کرتے رہے ہیں۔

بالخصوص

(۱) استاذ العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر، مناظر اسلام، جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اقبال سعیدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ شیخ الحدیث جامعہ انوار العلوم ملتان آپ کے قابل ترین شاگرد اور خلیفہ اجل ہیں آپ کا تعارف ''انوار فیضیہ'' میں ہوگا (۲) جانشین بیہقی دوراں مناظر اسلام حضرت علامہ صاحبزادہ مفتی محمد محسن فیضی صاحب دامت برکاتہم (۳) حضرت علامہ صوفی حفیظ الدین حیدر (۴) حضرت علامہ سید غیاث الدین شاہ صاحب (غزنی) (۴) علامہ صاحبزادہ نظام الدین صاحب فریدی صاحب (۵) علامہ مولانا قبول احمد فیضی صاحب

(٦)علامہ غلام رسول سورتی صاحب علیہ الرحمہ(٧)علامہ غلام محمد سعیدی صاحب (٨)مولانا کریم بخش چشتی صاحب (٩)مولانا سراج احمد سعیدی صاحب (١٠)مولانا مفتی عبدالرشید چشتی صاحب (١١)مولانا مفتی عبدالخالق عظمتی صاحب (١٢)مولانا عبدالعزیز فیضی صاحب (١٣)مولانا قاضی جلیل احمد یٰسینی صاحب علیہ الرحمہ(١٤) مولانا حق نواز صابری صاحب (١٥)مولانا فدا حسین سعیدی صاحب (١٦)مولانا عبدالرشید سعیدی (١٧)مولانا غلام محمد ناجی

فقیر راقم الحروف بھی آپ کا تلمیذ ہے باقی تفصیلی اسماء ''انوار فیضیہ'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

علالت:

رمضان المبارک ١٤٢٤ھ میں آپ علیہ الرحمہ حرمین شریفین کی حاضری کیلئے تشریف لے گئے راقم الحروف بھی حضرت ابا جی قبلہ کے ہمراہ تھا واپسی شوال المکرّم میں ہوئی اس کے بعد آپ اپنے مرشد کریم علیہ الرحمہ کے آستان (سندیلہ شریف ڈی، جی خان) پر حاضر تھے آپ علیہ الرحمہ کے ساتھ راقم الحروف اور میرے عم مکرم حضرت صاحبزادہ قاری محمد حسن فیضی صاحب تھے رات کو ایک بجے آپ کی طبیعت خراب ہوئی۔ ڈی جی خان آئے 2 بجے ہاسپٹل میں شوگر چیک کرائی تو 525 پر تھی اس وجہ سے آپ کو پہلی مرتبہ انسولین لگی پھر بہاول پور وکٹوریہ ہاسپٹل میں داخل ہوئے تقریباً ایک ہفتہ بعد کراچی تشریف لائے پہلے کتیانہ میمن ہاسپٹل کھارادر پھر لیاقت نیشنل ہاسپٹل میں داخل رہے اس دوران آپ کے گردے کام کرنا چھوڑ گئے

پھر ڈائلا سز شروع ہوئے اس کے بعد آپ نے درس بخاری بھی دینا شروع فرمادیا ڈائلا سز پہلے ہفتے میں دو مرتبہ پھر ایک مرتبہ پھر پندرہ دن بعد ہونے لگے اس دوران آپ نے کئی محافل سے بھی خطاب فرمایا۔

٢٠٠٦ء میں آپ بے حد بیمار رہنے لگے علاج کے لئے کراچی میں قیام رہا آپ نے اپنی زندگی کا آخری رمضان المبارک مدینہ شریف میں گذارا آپ کے فرزند اکبر و جانشین میرے والد ماجد حضرت علامہ صاحبزادہ مفتی محمد محسن فیضی صاحب دامت برکاتہم العالیہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ پہلے براستہ سیریا جانا تھا۔ لیکن طبیعت کی خرابی کی وجہ سے سیریا نہ جاسکے اور سیدھے مدینہ شریف حاضر ہوئے۔ ٢٠ مارچ ٢٠٠٦ کو اپنے والد ماجد استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد ظریف فیضی علیہ الرحمہ کے سالانہ عرس میں احمد پور شرقیہ تشریف لائے اور احمد پور شرقیہ میں اپنی زندگی کا آخری خطاب فرمایا۔

اس کے بعد پلاسٹک سرجری ہاسپٹل کراچی میں آپ کا آپریشن ہوا اس دوران کاروان اسلامی انٹرنیشنل کی پہلی قرعہ اندازی میں اپنی زندگی کا آخری خطاب فرمایا جو کہ QTV سے براہ راست دکھایا گیا علالت کے باوجود آپ نے مدینے شریف کی حاضری کے بارے میں مختصر مگر جامع خطاب فرمایا علالت کے دوران ہمدرد مسلک اہلسنّت الحاج محمد امین پردیسی برکاتی صاحب نے آپ کی بہت خدمت کی اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

وصال اور اس سے تین دن قبل کرم:

حضرت مولانا فضل احمد کریمی صاحب نے راقم الحروف کو بتایا کہ حضرت قبلہ فیضی صاحب علیہ الرحمہ کو وصال سے تین دن قبل جب آپ علیہ الرحمہ احمد پور شرقیہ میں تھے تو آپ کو حضور پر نور شافع یوم النشور علیہ صلوٰۃ اللہ وسلام الغفور کی زیارت کا شرف حاصل ہوا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منظور احمد! ہم آپ کے منتظر ہیں اسکے بعد حضرت قبلہ فیضی صاحب علیہ الرحمہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلووں میں گم ہوگئے اور اس کے بعد کوئی دنیاوی بات نہ فرمائی حتی کہ آپ کو کراچی لایا گیا جس کو بعض بزرگوں نے محسوس فرمایا کہ فیضی صاحب کو تکلیف میں کراچی نہیں لانا چاہئے تھا حتی کہ وصال کے وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے غلام کو دوبارہ زیارت کا شرف بخشا اور کلمہ شریف پڑھایا۔

حضرت ابا جی قبلہ علیہ الرحمہ اپنے ہر خطاب میں تقریباً یہ فرماتے کہ خاتمہ ایمان پر ہو، جب وقت اخیر ہو سامنے سراج منیر ﷺ ہو میرے لب ہوں آقا ﷺ کے قدم ہوں، اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس دعا کو شرف قبولیت بخشا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے غلام پر کرم فرمایا اور آخر وقت میں بھی دیدار کا شرف بخشا ......زہے نصیب

آخری ایام و وصال:

جون 2006ء کے اوائل میں آپ لیاقت نیشنل ہاسپٹل میں داخل ہوئے اور پھر بے ہوشی کا عالم ہوگیا لیکن پھر بھی زبان پر درود شریف و ذکر اللہ جاری تھا اس

دوران تمام اہل خانہ، قبلہ والد صاحب، چچا صاحبان آپ کے پاس تھے اور راقم الحروف آپ کے پاس حاضر ہوگیا تقریباً 10 جون کو میں نے عرض کی کہ احمد پور شرقیہ جاتا ہوں اور مدرسین کو تنخواہ دیکر واپس آجاؤنگا اجازت نہ دی بار بار اصرار پر اجازت عطا فرمائی میں ایک دن کیلئے احمد پور شرقیہ گیا اور دوسرے دن ہی واپس چلا آیا اس دوران وصال سے تقریباً ٨،١٠ دن پہلے ڈاکٹرز نے لاعلاج کیا کہ پلاسٹک سرجری سے زخم میں پیپ ہوگئی اور ڈائلسز کی وجہ سے اس کا زہر پورے جسم میں منتقل ہوگیا لہٰذا اسی حالت میں کراچی سے آپ کو اپنے شہر احمد پور شرقیہ لے آئے تھوڑا ہوش راستے میں آیا پھر احمد پور شرقیہ ہوش آگیا نماز و معمولات، وظائف ادا فرمانے لگے نعتیں بھی سنتے تھے تمام احباب و اقرباء کو پہچان لیتے تھے مجھے بار بار بلاتے اور فرماتے میرے مدرسوں کو چلانا تم نے پڑھانا ہے۔

اس حال میں ڈاکٹرز نے دوبارہ کراچی لانے کو کہا ٢٦ جون ٢٠٠٦ بروز پیر رات کو جب والد ماجد حضرت علامہ مفتی محمد محسن فیضی صاحب میرے چچا صاحبزادہ حافظ محمد حسن فیضی صاحبزادہ حاجی محمد حسین فیضی صاحب، اماں جان، پھوپھی اور میرے کزن محمد احمد رضا صاحب رات تقریباً ١٠ بجے احمد پور شرقیہ سے کار پر روانہ ہو رہے تھے تو اسی وقت بارش شروع ہوگئی۔

کراچی تقریباً 3 بجے دوپہر المصطفیٰ میڈیکل سینٹر پہنچے ڈاکٹرز ڈائلاسز کرنے کیلئے تیاری میں تھے مغرب کے بعد ذکر الٰہی پھر بالآخر میرے ابا جی قبلہ علیہ الرحمہ 66 سال، 8 ماہ 11 دن کی عمر میں یکم جمادی الاخری ١٤٢٧ھ ٢٧ جون ٢٠٠٦ بروز منگل شب بدھ 8:45 پر عین اذان عشاء کے وقت ہم سب کو روتا، بلکتا اکیلا، چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن و صالح ملا
فرش پر ماتم اٹھا وہ طیب و طاہر گیا
ایسا کہاں سے لائیں کہ تجھ سا کہیں جسے
مدت کے بعد ہوتے ہیں پیدا کہیں وہ لوگ
مٹتے نہیں دہر سے جن کے نشاں کبھی

پہلی نماز جنازہ آپ کی وصیت کے مطابق پیر طریقت، رہبر شریعت مفکر اسلام حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے دارالعلوم امجدیہ میں رات تقریباً12:30 بجے پڑھائی اس مختصر وقت میں عوام اہلسنّت نے نماز جنازہ پڑھی اس میں کراچی کے تقریباً علماء کرام، دانشور حضرات شریک ہوئے۔

سکھر پیٹرول پمپ پر حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے نماز جنازہ پڑھائی جبکہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عارف صاحب سعیدی دامت برکاتہم العالیہ نے دعا مانگی احمد پور شرقیہ میں تقریباً3 بجے دوپہر پہنچے پھر رات بھر دیدار کیلئے حضرت اباجی قبلہ کا جسد اقدس کمرے میں رکھا رہا۔

رات ہی سے عوام پہنچنا شروع ہوگئی صبح ۸ بجے حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کے جسد اقدس کو کمرے سے اٹھایا اور عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر کے ساتھ محمود پارک پہنچے جہاں پہلے سے ہی کافی محبین ومعتقدین ومریدین پہنچے ہوئے تھے۔تقریباً9:15 بجے آپ کی نماز جنازہ محمود پارک احمد پور شرقیہ میں آپ کی وصیت کے مطابق آپ کے جانشین، مناظر اسلام، استاذ العلماء حضرت علامہ

صاحبزادہ مفتی محمد محسن فیضی صاحب دامت برکاتہم نے پڑھائی جبکہ جانشین امام اہلسنت ،مظہر غزالی زماں پیر طریقت ، رہبر شریعت ،حضرت علامہ صاحبزادہ سید مظہر سعید کاظمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے دعا فرمائی۔

نماز جنازہ میں جگر گوشہ غزالی زماں حضرت صاحبزادہ سید سجاد سعید کاظمی صاحب وجگر گوشہ امام اہلسنّت حضرت صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی صاحب جگر گوشہ غزالی زماں شیخ الحدیث حضرت علامہ صاحبزادہ سید ارشد سعید کاظمی صاحب، حضرت علامہ مولانا خواجہ پیر محمد اکرم شاہ جمالی صاحب، حضرت علامہ مولانا خواجہ پیر محمد اعظم شاہ جمالی صاحب، حضرت علامہ سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب، حضرت علامہ میاں فتح محمد قادری صاحب، حضرت علامہ مفتی مختار احمد درانی صاحب، حضرت علامہ مفتی محمد اقبال سعیدی صاحب، حضرت علامہ مفتی عبدالمجید سعیدی صاحب، حضرت خواجہ محمد حسن باروی صاحب، قاری گوہر علی قادری صاحب، حضرت علامہ نذیر احمد قریشی صاحب، حضرت مولانا مفتی محمد مختار احمد غوثوی صاحب، حضرت مولانا علامہ اقبال اظہری صاحب اور ان کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء کرام ومشائخ عظام ، و دانشور حضرات، مریدین، متعلقین، محبین، شامل ہوئے ایک محتاط اندازے کے مطابق تقریباً80 ہزار عوام اہلسنت نے شرکت کی جو ایک تاریخی جنازہ تھا۔

تقریباً11 بجے دن آپ کو اپنے والد ماجد حضرت علامہ مولانا محمد ظریف فیضی صاحب علیہ الرحمہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

بچھڑے وہ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے ملک کو ویران کرگیا

ایصال ثواب کیلئے محافل:

آپ کے وصال کے بعد آپ کے ایصال ثواب کیلئے پورے ملک بلکہ غیر ممالک میں بھی محافل ہوئیں چہلم شریف کا مرکزی پروگرام جامعہ فیضیہ رضویہ فیض الاسلام دربار فیضیہ چشتیہ میں مورخہ ۷ اگست ۲۰۰۶ بروز اتوار منعقد ہوا جس میں ملک بھر سے علماء کرام ومشائخ عظام تشریف لائے بالخصوص جانشین امام اہلسنّت حضرت علامہ پروفیسر صاحبزادہ سید مظہر سعید کاظمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ مرکزی امیر جماعت اہلسنّت پاکستان، جگر گوشہ غزالی زماں حضرت علامہ صاحبزادہ سید ارشد سعید کاظمی صاحب دامت برکاتہم شیخ القرآن ،شہباز تصوف حضرت علامہ مفتی محمد مختار احمد درانی صاحب دامت برکاتہم مناظر اسلام، حضرت علامہ مولانا اللہ بخش نیر صاحب دامت برکاتہم پیر طریقت حضرت علامہ صاحبزادہ خواجہ غلام قطب الدین فریدی صاحب دامت برکاتہم مخدوم سید افتخار الحسن گیلانی صاحب ،مخدوم سید سمیع الحسن گیلانی صاحب حضرت علامہ مولانا محمد اقبال اظہری صاحب اور ان کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء شریک ہوئے۔

جبکہ اسی دن کراچی میں جماعت اہل سنت پاکستان کراچی کے زیر اہتمام ختم چہلم کی تقریب النساء کلب (گلشن چورنگی) کراچی میں منعقد ہوئی جس سے پیر طریقت، رہبر شریعت، مفکر اسلام، عالمی مبلغ حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب دامت برکاتہم نے حضرت اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کی خدمات پر روشنی ڈالی۔

اسی طرح انجمن ضیاء طیبہ کے زیر اہتمام حضرت سید اللہ رکھا شاہ صاحب

ضیائی اور حضرت علامہ مولانا نسیم احمد صدیقی صاحب کی سرپرستی میں ایصال ثواب کی دو محافل ہوئیں جن میں نبیرۂ قطب مدینہ حضرت ڈاکٹر شیخ محمد رضوان مدنی دامت برکاتہم (جو کہ حضرت اباجی قبلہ کے شیخ کے پوتے اور اباجی قبلہ علیہ الرحمہ کے خلیفہ بھی ہیں) اور شیخ الحدیث والتفسیر، استاذ العلماء، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اشفاق احمد رضوی صاحب دامت برکاتہم (خانیوال) نے شرکت فرمائی۔

اور انگلینڈ، سعودی عرب، سیریا (شام) امریکہ، انڈیا، متحدہ عرب امارات میں بھی ایصال ثواب کی محافل منعقد ہوئی۔

تاثرات جلیلہ علماء کرام ومشائخ عظام

''ایک چراغ اور بجھا اور بڑھی تاریکی''

جانشین امام اہل سنت، مظہر غزالی زماں، پیر طریقت، رہبر شریعت

حضرت علامہ پروفیسر سید مظہر سعید کاظمی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مرکزی امیر جماعت اہل سنت پاکستان، مہتمم جامعہ انوار العلوم ملتان

استاذ العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر، مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال عالم اسلام کے لئے بالعموم اور اہلسنت کے لئے بالخصوص ایک نا قابل تلافی نقصان ہے۔

ع...........ایک چراغ اور بجھا اور بڑھی تاریکی

حضرت مولانا فیضی صاحب میرے والد گرامی حضرت غزالی دوراں علیہ الرحمہ کے ارشد تلامذہ میں ایک ممتاز اور منفرد مقام رکھتے تھے، وہ بیک وقت عظیم مفسر، مایہ ناز محدث، نہایت قابل مدرس، نکتہ داں خطیب، بلند پایہ مصنف اور نکتہ رس مناظر تھے کسی ایک شخص میں فی زمانہ یہ تمام خوبیاں یکجا نظر نہیں آتیں۔

مجھے بارہا حضرت فیضی صاحب کی تقریر سننے کا موقع ملا وہ کوئی مقرر شعلہ بیاں نہیں اور خطیب جادو نوا نہیں تھے، ان کی آواز اور لہجہ میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ بھی نہیں تھا، لیکن ان کی تقریر اتنی پر تاثیر اور اثر آفریں ہوتی تھی کہ وہ مجمع پر چھا جاتے تھے، اچھے سے اچھے مقرر بھی کبھی کبھی جملہ میں مبتدا اور خبر کو مربوط نہیں کر پاتے اور اٹک جاتے ہیں لیکن حضرت فیضی صاحب کی تقریروں میں شاید ہی کوئی ایسا موقع ہو

، جس موضوع پر گفتگو کرتے اس کے تمام پہلوؤں پر پوری دسترس اور شرح وبسط کے ساتھ کلام کرتے، اپنے موقف کی تائید میں قرآن وحدیث سے دلائل وبراہین کا انبار لگا دیتے، ایسا معلوم ہوتا جیسے پوری تقریر قلمبند ہو جسے وہ اطمینان سے دہراتے جا رہے ہوں۔

حضرت فیضی صاحب کا حافظہ بڑا قوی، ذہن بڑا رسا اور مرتب تھا، ان کے ذہن میں تنقیحات بڑی واضح اور مکمل ہوتیں، حشو وزوائد سے اجتناب کرتے ہوئے وہ زیر بحث موضوع کے تمام پہلوؤں کو مد نظر رکھتے اور اس انداز سے بحث کرتے کہ کوئی گوشہ تشنہ نہ رہتا، ان کی تقریر نہایت عالمانہ فاضلانہ ہوتی لیکن اسلوب اور انداز بیاں اتنا عام فہم ہوتا کہ نہایت مشکل اور ادق مسائل کی تفہیم میں بھی سامع کو کوئی دشواری پیش نہ آتی، وہ تقریر کے فن وفسوں سے بے نیاز لیکن ان کی باتوں میں اتنا اثر ہوتا تھا کہ قلب وذہن میں اترتی چلی جاتی تھیں۔

تصنیف کے میدان میں حضرت فیضی صاحب کی منزلت کا اندازہ ان کی شہرہ آفاق کتاب ''مقام رسول'' سے ہوتا ہے میرے خیال میں ان کی یہ کتاب ان کے معاصرین کی درجنوں کتابوں پر بھاری ہے۔

تقریر کا میدان ہو یا تحریر کا مناظرہ کا معرکہ ہو یا مسند تدریس ہو حضرت فیضی صاحب نے علوم دینیہ اور مسلک اہلسنت کی جو خدمت کی اور جس للّٰہیت اور خلوص کے ساتھ کی دور حاضر میں اس کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی، منصب، عہدہ، القاب، وخطابات سے بے نیاز اور علائق دنیا سے دور رہ کر فقط اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر دین حنیف کی خدمت کے لئے انہوں نے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی۔

حضرت فیضی صاحب اپنے معاصرین میں نہایت ممتاز مقام رکھتے تھے اور ان کے تمام معاصرین ان کی علمی عظمت کے معترف تھے، تمام علوم عقلیہ ونقلیہ اور مسائل پر ان کی نظر بڑی گہری اور گرفت بڑی مظبوط تھی، اس کے باوجود وہ عجز وانکسار کا پیکر تھے، تواضع اور انکسار کا جو انداز وہ اختیار کرتے اس سے ان کی عظمت اور زیادہ نکھر جاتی اور ان کی شخصیت میں دل آویزی اور دل ربائی کا عنصر شامل ہو جاتا، ان کی کشادہ پیشانی ان کی وسعت قلبی اور ان کا روشن چہرہ ان کے پر نور دل پر دلالت کرتا تھا۔ حضرت فیضی صاحب کی شخصیت کا سب سے نمایاں پہلو ان کا عشق رسول ﷺ تھا اور یہ دولت گرانمایہ انہیں ان کے مربی جسم وروح ان کے استاد گرامی حضرت غزالی دوراں علیہ الرحمہ سے ملی تھی وہ اپنی ہر تقریر اور ہر درس حدیث میں اپنے استاد گرامی حضرت غزالی دوراں کا ذکر جس والہانہ عقیدت ومحبت سے کرتے تھے اس سے ان کی اپنے استاد گرامی سے قلبی وابستگی کا پتہ چلتا تھا۔

حضرت فیضی صاحب سچے عاشق رسول ﷺ تھے، سرکار رسالت مآب ﷺ کا ذکر آتے ہی ان کا مشام جان معطر اور ان کی آنکھیں اشکبار ہو جاتیں، ان کی تقریر، انکی تدریس اور انکی تحریر کا مرکز ومحور عشق رسول اور عظمت مصطفیٰ ﷺ تھا، اور یہی محبت رسول ﷺ سعودی حکومت کی پابندیوں کو توڑتی ہوئی انہیں سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کے قدموں میں بار بار لے جاتی تھی۔

اللہ تعالیٰ حضرت فیضی صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ان کے فیوض وبرکات جاری وساری فرمائے اور ان کے صاحبزادگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

سید مظہر سعید کاظمی

''قطب مدینہ کا منظور نظر''

نبیرہ قطب مدینہ، جانشین شیخ الفضیلت، پیر طریقت، فضیلۃ الشیخ

حضرت ڈاکٹر شیخ محمد رضوان مدنی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مدینہ منورہ، سعودی عرب

حضرت علامہ مولانا قطبِ دیں شیخ مولانا منظور احمد فیضی صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ ونور اللہ تعالی مرقدہ ایک با اثر اور با عمل عظیم محدث شخصیت تھے، فضیلۃ الشیخ قطب مدینہ قبلہ جدی المحتر م حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے منظور نظر تھے، جب بھی مدینۃ المنو رہ زادہ اللہ شرفا میں تشریف لاتے تو ضرور ان کی خدمت میں سلام کے لئے حاضر ہوتے، اسی طرح والد محترم حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدنی القادری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی مجلس میں بھی ضرور حاضر ہوتے چونکہ آپ ایک باعمل ناطق تھے اس لئے ہمیشہ دادا جان اور قبلہ والد صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہما ان کو وعظ ونصیحت فرمانے کا حکم فرماتے اور حضرت مولانا منظور احمد فیضی صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ بھی ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مختصر وعظ ونصیحت فرماتے، حاضرین پر ان کی مختصر لیکن جامع تقریر دل پر اثر کرتی، فقیر اگرچہ ان کے ہر ہر لفظ کو نہیں سمجھ سکتا تھا لیکن مجموعی مفہوم سے ضرور واقف ہو جاتا تھا، دل سے نکلی ہوئی بات ضرور سننے والے پر اثر کرتی ہے حضرت کو قبلہ دادا جان قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی اجازت و خلافت حاصل ہوئی تھی اور اس طرح زندگی بھر دادا جان کی روحانی تائید سے ہمیشہ مؤید رہے اور حدیث پاک کی عظیم خدمت سرانجام دی اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی سرکار

مدینہ ﷺ کی احادیث پاک سمجھنے اور ان پر عمل کر کے شیخ الحدیث مولانا منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نقش قدم پر چلائے اور ہمیشہ ہمیشہ سرکار دوعالم ﷺ کی محبت سے سرفراز فرمائے اور ان کی محبت پر بروز محشر سرخرو فرمائے۔ فقط

خادم العلم والعلماء

ڈا/ رضوان فضل الرحمٰن ضیاء الدین الشیخ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

۸ جمادی الاول، ۱۴۲۸ھ

''جامع شخصیت''

پیر طریقت، رہبر شریعت، مفکر اسلام صاحب المجد والجاہ حضرت علامہ

مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

امیر جماعت اہلسنّت پاکستان کراچی

اللہ تبارک وتعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کیلئے انبیاء ورسول علیہم السلام کو بھیجا، اس مقدس جماعت نے اپنے اپنے دور میں اس فریضہ کو بحسن وخوبی انجام دیا۔ جب یہ مبارک سلسلہ نبی پاک صاحب لولاک خاتم النبین ﷺ پر ختم ہو گیا، حضور ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد یہ فریضہ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین سے لے کر اولیاء کاملین، علماء عاملین آج تک انجام دے رہے ہیں، میرے ممدوح شیخ طریقت، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا منظور احمد فیضی علیہ الرحمہ بھی اس جماعت کے ایک فرد تھے اور پوری زندگی یہی فریضہ انجام دیتے رہے۔

میری ان سے پہلی ملاقات 1982 میں لاہور میں ہوئی جبکہ میں حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمہ کی دعوت پر مجلس رضا کے تحت ہونے والے جلسے میں تقریر کے لئے حاضر ہوا تھا، اس جلسے میں میرے علاوہ حضرت علامہ فیضی علیہ الرحمہ اور غزالی زماں حضرت علامہ مولانا سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی علیہ الرحمہ نے خطاب فرمایا تھا۔

حضرت علامہ مولانا منظور احمد فیضی علیہ الرحمہ کی ولادت 1939 میں اوچ شریف میں ہوئی، اس اعتبار سے وہ مجھ سے عمر میں بھی تقریباً سات سال بڑے تھے، درس نظامی

کے زیادہ اسباق اپنے والد ماجد حضرت علامہ مولانا محمد ظریف صاحب فیضی علیہ الرحمہ سے پڑھے جب کہ دورہ حدیث شریف حضرت غزالی زماں علیہ الرحمہ سے پڑھا۔

تحصیل علم کے بعد آپ نے تدریس کا سلسلہ شروع فرمایا اور دو ادارے قائم فرمائے، ایک اوچ شریف ضلع بہاول پور میں مدرسہ مدینۃ العلوم کے نام سے اور دوسرا فیض الاسلام کے نام سے احمد پور شرقیہ میں قائم فرمایا، جہاں سے آج بھی آپ کا علمی فیضان جاری وساری ہے۔ آپ بیک وقت کئی خوبیوں کے مالک تھے جب درس کیلئے بیٹھتے تو ایک منجھے ہوئے مدرس ہوتے، خصوصاً فن تفسیر وحدیث میں آپ کا جواب نہیں تھا، تقریر فرماتے تو ایک بہترین مقرر ہوتے، نہایت ہی نپے تلے الفاظ استعمال فرماتے، آپ کی تقریر نہایت ہی جامع ہوتی اور دلائل و براہین سے مزین ہوتی، جماعت اہلسنّت کراچی کے تحت ہونے والے ماہانہ درس قرآن کے کئی اجتماعات سے آپ نے خطاب فرمایا، جو آپ کے یادگار خطبات ہیں بحث ومباحثہ اور مناظرہ فرماتے تو ایک ناقابل تسخیر اور لاجواب مناظر نظر آتے، آپ نے کئی مناظرے کئے اور تمام میں کامیاب وکامران رہے، ایک انوکھا مناظرہ آپ نے انٹر نیٹ پر بھی کیا، اس مناظرے کی خاص بات یہ تھی کہ دس گھنٹے مسلسل یہ مناظرہ چلا اس میں مدمقابل شیعہ علماء کے مناظر بدلتے رہے اور حضرت علامہ منظور احمد فیضی علیہ الرحمہ اکیلے ڈٹے رہے اور انہیں لاجواب کر دیا۔ آپ کی اپنی ذاتی لائبریری بہت وسیع ہے لیکن چونکہ یہ مناظرہ کراچی میں ہوا اس لئے شیعہ حضرات کی امہات الکتب جو اس فقیر کے پاس تھیں اور جن کی متنازعہ عبارات پر نشانات بھی کسی وقت فقیر نے لگا رکھے

تھے وہ اس موقع پر حوالے کے طور پر کام آئیں۔

تدریس، خطابات اور مناظرہ کے ساتھ ساتھ تحریری میدان میں بھی آپ نے کام کیا ہے۔ کل ستاون (۵۷) کتب آپ نے تصنیف فرمائیں، جن میں کتاب ''مقام رسول ﷺ'' کو بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی، نیز مسند افتاء کو بھی آپ نے رونق بخشی جو فتاویٰ آپ نے تحریر فرمائے وہ پانچ جلدوں پر مشتمل فتاویٰ فیضیہ کے نام سے موجود ہیں۔

مجھے یاد پڑتا ہے کہ وصال سے ایک سال پہلے گردہ کے مرض میں مبتلا ہوئے تھے، کئی بار زیر علاج رہے جس سے نقاہت وکمزوری ہو گئی تھی لیکن اس کے باوجود بھی درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا، وصال سے قبل جب لیاقت نیشنل ہسپتال میں زیر علاج تھے کئی بار فقیر نے حاضری دی، نہایت محبت اور شفقت سے ملتے، دعائیں دیتے اور یہ ان کی محبت اور شفقت تھی کہ نماز جنازہ پڑھانے کی اس فقیر کیلئے وصیت فرمائی۔

حضرت علامہ منظور احمد فیضی علیہ الرحمہ کا شمار اہلسنت و جماعت کے صف اول کے اکابر علماء میں ہوتا تھا آپ کے وصال سے جو خلاء پیدا ہوا اس کا پورا ہونا مشکل ہے میری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے و طفیل حضرت علامہ کی مساعی جمیلہ اور خدمات کو اپنے دربار میں قبول فرما کر اجر عظیم عطا فرمائے، ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے صاحبزادوں کو صحیح معنوں میں اپنے والد ماجد کا جانشین بنائے۔

''عظیم عالم دین''

فاتح عیسائیت، شیخ الحدیث والتفسیر، یادگار اسلاف حضرت علامہ
مولانا ابوالنصر سید محمد منظور احمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ
بانی و شیخ الحدیث جامعہ فریدیہ ساہیوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہلسنّت والجماعت کے عظیم عالم دین تھے اور انہوں نے مسلک حقہ اہلسنت کی بہت خدمت کی تدریس کے حوالے سے تقریر کے حوالے سے اور تصنیف کے حوالے سے بھی خدمات ہیں مناظر اسلام بھی تھے مقام رسول عظیم الشان کتاب لکھی غزالئ دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ کے خاص تلامذہ میں سے تھے اور ان کے علوم کا مظہر تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم

ابوالنصر محمد منظور احمد شاہ
خادم الحدیث
جامعہ فریدیہ ساہیوال

''ایک علمی وروحانی شخصیت''

پیر طریقت، مبلغ اسلام، خطیب ملت اسلامیہ، حضرت علامہ
مولانا سید سعادت علی قادری صاحب دامت برکاتہم
سابق مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت پاکستان، (کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوتی الحکمۃ من یشاء و من یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا ط و ما یذکر الا اولوا الالباب

(اللہ) جسے چاہتا ہے حکمت (علم) عطا فرماتا ہے، اور جسے حکمت عطا کی گئی تو یقیناً اسے بہت بھلائی دی گئی، اور نصیحت قبول نہیں کرتے مگر اہل خرد، (البقرہ۔۲۶۹)

وہ مقدر والا ہے، قابل احترام ہے جسے رب کریم نے ''علم'' کیلئے منتخب کرلیا، اسے خیر کثیر مل گیا، دنیا وآخرت کی دولت، عزت، شہرت، سب ہی میسر آگیا، اب وہ اللہ ورسول کے سوا کسی کا محتاج نہ رہا، دنیا اس کی محتاج ہوگئی، ''**یرفع اللہ الذین امنو منکم و الذین اوتو العلم درجت**'' اللہ نے کامل الایمان لوگوں اور اہل علم کے درجات بلند کردیئے۔ **وما یذکر الا اولوا الالباب** لیکن اہل علم کے مقام رفیع کو جاہل واحمق نہیں صرف اہل خرد ہی جانتے ہیں۔

امام بخاری نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی '' **خیر کم من تعلم القران وعلمہ**'' تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن

پڑھا اور پڑھایا۔

ابوعبداللہ سنجرۃ ازری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ''**من طلب العلم کا ن کفارۃ لمامضی**'' جس نے علم کی تلاش کی تو یہ اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے ''**انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء**'' اللہ کے بندوں میں سے صرف علماء ہی اس سے کما حقہ ڈرتے ہیں (فاطر ۲۸)

حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''**من لم یخش فلیس بعالم**'' جو اللہ سے نہیں ڈرتا وہ عالم نہیں۔

حضرت مجاہد علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے ''**انما العالم من خشی اللہ**'' عالم صرف وہی ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''**لیس العلم بکثرۃ الحدیث و لکن العلم من کثرۃ الخشیۃ**'' بہت سی احادیث یاد کرلینا، بہت باتیں بنالینا، علم نہیں کثرت خوفِ الٰہی علم ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ''**فقیہ و احد اشد علی الشیطان من الف عابد**'' ایک فقیہ شیطان پر ہزار، عابدوں سے بھی زیادہ بھاری ہوتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے ''**تدارس العلم ساعۃ من اللیل خیر من احیاء ھا**'' تھوڑی رات علم سکھانا ساری رات کی عبادت سے بہتر ہے۔

حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ''**ان اللہ و ملئکتہ و اھل السموات و الارض حتی النملۃ فی جحرھا و حتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر**'' بیشک اللہ، اس کے فرشتے اور اہل آسمان وزمین، حتی کہ چونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں، لوگوں کو خیر سکھانے والے کیلئے دعا کرتی ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ''**اذامات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من صدقہ جاریۃ او علم ینتفع بہ ا وولد صالح یدعوا لہ**'' انسان کے مرنے کے بعد اعمال ختم ہوجاتے ہیں سوائے صدقہ جاریہ کہ یا اس کے علم کے جس سے لوگ فائدہ حاصل کرتے رہیں اور اس کی اولاد کے جو اس کے لئے دعا مغفرت کرتی رہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ''**من یرد اللہ بخیر یفقہ فی الدین و انما اناقاسم و اللہ لیعطی**'' اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا کردیتا ہے، میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ دینے والا ہے۔

ان آیات مقدسہ اور احادیث مبارکہ سے واضح ہے کہ

☆ علم ''خیر کثیر'' کے حصول کا ذریعہ ہے۔
☆ اللہ اہل علم کے درجات کو بلند فرماتا ہے۔
☆ بہترین مشغلہ علم قرآن حاصل کرنا اور اس کی تعلیم دینا ہے۔
☆ طلب علم، عالم کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

☆ اللہ سے کما حقہ علماء ہی ڈرتے ہیں۔
☆ جو اللہ سے نہ ڈرے وہ عالم نہیں۔
☆ شیطان پر ایک فقیہ، ہزاروں عابدوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے۔
☆ رات میں توڑی دیر خدمت علم، پوری رات کی عبادت سے افضل واعلیٰ ہے۔
☆ عالم کیلئے کوئی دعا کرے یا نہ کرے، اللہ کا اس پر فضل جاری رہتا ہے۔ کیونکہ، ملائکہ و جنات حتی کہ چونٹیاں اور مچھلیاں بھی اس کیلئے دعا کرتی ہیں۔
☆ موت کے بعد عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ لیکن انسان کو، صدقہ جاریہ، علم نافع اور اولاد صالح سے فائدہ پہنچتا رہتا ہے۔
☆ اللہ جس کیلئے خیر کا فیصلہ فرماتا ہے اسی کو دین میں سوجھ بوجھ عطا فرماتا ہے۔

حضرت علامہ ابوالمحسن محمد منظور احمد فیضی علیہ الرحمۃ والرضوان، ان آیات و احادیث مبارکہ کے مصداق، انعامات الٰہیہ سے خوب خوب نوازے گئے، وہ نہایت ذی علم اور بہترین محقق تھے، انہیں دولت، عزت اور شہرت سے وافر حصہ میسر آیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی وراثت کے طفیل ان کے مقام و مرتبہ کو خوب بلند کیا، اور ان شاء اللہ آخرت میں بھی ان کے مراتب بلند ہوں گے، وہ علم کے عاشق اور کتابوں کے رسیا تھے، دور طالبعلمی میں دن رات مطالعہ میں مصروف رہتے تھے، جبکہ فراغت کے بعد، ان کے شب و روز خدمت علم، اشاعت علم، درس و تدریس اور تقریر و تصنیف میں ہی صرف ہوئے، جس کا ثبوت ان کے تلامذہ کی کثرت اور تقریباً ''۹۵'' تصانیف ہیں ان میں بعض تصانیف خاصی ضخیم ہیں۔

''مقام رسول'' میرے سامنے ہے جو ''667'' صفحات پر مشتمل ہے جس کے ماخذ کی

فہرست ہی ۱۳ صفحات ہے۔ اس فہرست سے اندازہ ہوا ہے کہ کتاب لکھتے وقت، مصنف نے ایسی کتابوں تک کا مطالعہ کیا ہے جو کمیاب ہیں یا جن تک عام طور پر رسائی بہت کم ہوتی ہے۔ مثلاً

☆ لباب التاویل فی معانی، امام محی السنّت علاؤالدین علی بن محمد بغدادی
☆ موارد الظمان الی زوائد، امام ابوحاتم محمد بن حبان
☆ بالمخ المحمدیہ، القسطلانی الشافعی
☆ تعقبات سیوطی، امام سیوطی
☆ الباجوری علی البردۃ، شیخ الاسلام علامہ ابراہیم باجوری
☆ قصیدہ بدا الامالی، الشیخ سراج الملت والدین ابوالحسن علی بن عثمان
☆ الرسالۃ المستطرفہ، علامہ محمد بن جعفر کتانی

موصوف نے بعض کتابیں نہایت دقیق عنوانات پر لکھیں جن کی خوبی یہ ہے کہ دقیق مسائل کو نہایت سہل زبان میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ عام قاری کیلئے بھی ان کا سمجھ لینا دشوار نہیں، علم کی یہ خدمت یقیناً ان کے گناہوں کا کفارہ ہوگی۔

''خشیت'' جو علماء حق کا خاصہ ہے، اس کا اندازہ حضرت علامہ کے چہرے اور ان کے انداز گفتگو سے ہوتا تھا، اگر چہ محبت و عشق رسول ﷺ اور خوش عقیدگی کی ایک خاص چمک چہرے پر نمایاں تھی لیکن اس میں خشیت کی جھلک بھی بخوبی دیکھی جاسکتی تھی، اس ملی جلی کیفیت کو الفاظ میں بیان کرنا میرے لئے ممکن نہیں تاہم مجھے اس کا شعور بخوبی ہے۔ یقیناً حضرت کی اس خوبی کا سبب وہ شب بیداری تھی جس کا باعث ، تصنیف و تالیف اور تبلیغ و ارشاد تھا، یقیناً ایک عالم، فقیہ، شیطان پر ہزاروں عابدوں

سے بھاری ہوتا ہے۔ اور ایسی ہستی کے لئے کوئی دعا کرے یا نہ کرے، زندگی میں بھی اور بعد وصال بھی اس پر اللہ کی رحمت برستی رہتی ہے، فرشتے جنات اللہ کی تمام مخلوق حتیٰ کہ چیونٹیاں بھی اس کیلئے دعا کرتی ہیں۔

حضرت علامہ فیضی علیہ الرحمہ کے والد حضرت علامہ پیر محمد ظریف فیضی علیہ الرحمہ بڑے ہی خوش نصیب تھے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے انہیں علامہ فیضی کی صورت میں ''خیر کثیر'' سے نوازا جوان کیلئے ایسا صدقہ جاریہ، بنے کہ اپنی اولاد، حضرت مفتی محمد محسن فیضی، محمد حسن فیضی اور محمد حسین فیضی کو بھی اپنے اور والد علیہما الرحمہ کیلئے صدقہ جاریہ بنا دیا، ان کے پوتے محمد اکرام المحسن فیضی بھی اسی صدقہ جاریہ کا حصہ ہیں (محمد اکرم المحسن نے ہی مجھ سے رابطہ کیا اور یہ سطور قلمبند کرنے کا حکم دیا) انشاء المولیٰ تعالیٰ صدقہ جاریہ کا یہ سلسلہ نسل در نسل جاری رہیگا۔

اللھم زدفز دھم علما و فضلا شرفا.

من یرد اللہ خیرا یفقھہ فی الدین

حضرت علامہ فیضی علیہ الرحمہ اور راقم الحروف کا ساتھ تقریباً ۲ سال مدرسہ انوار العلوم میں رہا۔ وہ میرے ہم سبق نہ تھے استاد بھائی ضرور تھے میرے اکثر اساتذہ سے انہوں نے بھی فیض حاصل کیا جن میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

☆ غزالی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی علیہ الرحمہ
☆ شیخ الحدیث علامہ مفتی سید مسعود علی شاہ قادری علیہ الرحمہ
☆ حضرت علامہ مفتی امید علی خان گیاوی علیہ الرحمہ

موصوف کیلئے یہ بات قابل فخر تھی کہ ان کے تمام اساتذہ ان پر بیحد شفقت

فرماتے تھے۔ بالخصوص والد گرامی حضرت علامہ مفتی سید مسعود علی قادری علیہ الرحمہ تو حضرت پر کچھ زیادہ ہی مہربان تھے۔ اتنے مہربان کہ بسا اوقات مجھے اور میرے برادر خورد ڈاکٹر مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمہ کو رشک ہوتا تھا اور ہم دونوں آپس میں شکوہ کیا کرتے تھے لیکن ہمت نہ تھی کہ والد صاحب علیہ الرحمہ سے گلہ کر پاتے۔

حضرت علامہ فیضی علیہ الرحمہ کی حصول علم میں محنت و مشقت، ان کی ادائیں ان کا نورانی چہرہ، دور طالبعلمی ہی میں یہ ظاہر کرتے تھے کہ یہ مستقبل کے عظیم عالم محقق و مناظر اور نہایت ہی متقی و پرہیز گار شخصیت ہے۔ غالباً یہی بڑی وجہ تھی کہ ان پر اساتذہ کی شفقت کی اور یقیناً اسی لئے ان کے والد ماجد حضرت علامہ پیر محمد ظریف فیضی علیہ الرحمہ ان سے بیحد محبت و الفت کیا کرتے تھے ایسی محبت و الفت جو اپنی مثال آپ تھی۔

مدرسہ انوار العلوم میں ہم دونوں کا ساتھ اگر چہ بہت کم رہا تاہم مجھے ان کی مسکراہٹ ، انداز گفتگو، محبت بھری باتیں اب تک یاد ہیں، چونکہ میری زندگی کا بڑا حصہ ملک سے باہر گزرا اس لئے ملاقات کے مواقع صرف اتفاقاً ہی وہ بھی نہایت مختصر میسر آتے رہے۔ اکثر جلسوں یا تقاریب میں ملاقات ہو جاتی تھی، مجھے یاد پڑتا ہے کہ ہماری آخری ملاقات، جامع مسجد مصلح الدین گارڈن کی ایک محفل میں ہوئی تھی اس وقت حضرت کافی نحیف و کمزور تھے لیکن چہرے کی نورانیت متاثر نہ تھی۔ میں نے ان کی کمزوری کے سبب انہیں مشورہ دیا کہ اب آپ محافل وغیرہ میں تشریف نہ لایا کریں تو بہتر ہے انہوں نے فرمایا اگر چہ میں نہیں چاہتا کہ محافل میلاد چھوڑ دوں اور تبلیغ کا سلسلہ منقطع ہو لیکن اب واقعی صحت کی خرابی نے مجبور کر دیا ہے اور میں نے

کراچی چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے، یہ سب سنکر مجھے بھی بے حد ملال ہوا، لیکن یہ وقت تو مقدر ہے ایک نہ ایک دن ہر ایک کو گوشۂ عافیت میں جانا ہی ہے۔ چند ماہ بعد مجھے اطلاع ملی کہ حضرت کا وصال ہوگیا، غالباً اس وقت میں امریکا کا تبلیغی دورہ کررہا تھا۔

میں ممنون ہوں مولانا محمد اکرام المحسن فیضی سلمہ الباری کا کہ انہوں ان سطور کے ذریعہ مجھے یہ موقع فراہم کیا کہ میں اپنے ایک دیرینہ رفیق کو خراج عقیدت ومحبت پیش کرسکا کہ یہ ان کا حق تھا اور میری ذمہ داری تھی، میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے صاحبزادوں کو مزید صلاحیت عطا فرمائے کہ وہ مرحوم ومغفور کے مشن کو جاری رکھ سکیں اور ان کے ذریعہ، حضرت علیہ الرحمہ کے فیوض وبرکات ہمیں میسر آتے رہیں۔

فقط

فقیر سید سعادت علی قادری

۲۶ فروری ۲۰۰۷ء پیر، ۸ صفر المظفر

۱۴۲۸ھ

''عاشق رسول ﷺ''

امیر اہل سنت، بانئ دعوت اسلامی، صوفی باصفا حضرت علامہ

مولانا ابوالبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی صاحب دامت برکاتہم

الحمد لله رب العلمين و الصلوة و السلام علىٰ سيد المرسلين

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم ط بسم الله الرحمن الرحيم ط

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا منظور احمد فیضی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پہلی بار زیارت کی سعادت مجھے دبئی میں ان کی قیام گاہ ہی پر حاصل ہوئی۔ میں نے حضرت کو عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، متواضعانہ طبیعت کا مالک، مجھ گناہ گار پر سراپا شفقت اور تبلیغ قران وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت اسلامی کا بہی خواہ پایا۔ پھر وہ موقع آیا کہ دعوت اسلامی کے اولین اسلامی درسگاہ جامعۃ المدینہ (فیضان عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) گلستان جوہر باب المدینہ کراچی میں بطور شیخ الحدیث آپ کی تقرری ہوئی۔ اور آپ نے تقریباً تین برس حدیث پاک پڑھائی۔ عاجزی کا یہ عالم تھا کہ آپ نے کبھی بھی مجھ گنہگاروں کے سردار کو اپنے پاس طلب نہیں فرمایا۔ جب کبھی دریائے شفقت جوش پر آتا از خود عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ قدم رنجہ فرماتے اور دعاؤں سے نوازتے۔ دوران علالت چند بار مجھے عیادت کیلئے حاضری کی سعادت ملی مگر زبان سے کبھی گلہ شکوہ نہیں سنا۔ بس خوف خدا عزوجل اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی باتیں ہی لب پر ہوتیں۔ خاتمہ بالخیر کیلئے اکثر متفکر پایا جو کہ اہل اللہ کا خاص وتیرہ ہے۔ اللہ غفار عزوجل آپ

کے مقدس مزار پر خوب خوب بارش انوار فرمائے اور آپ کے فیوض وبرکات سے بشمول مریدین ومتوسلین مجھ گنہ گار کو بھی مالا مال کرے۔

امين بجاه النبى الامين صلى الله تعالىٰ عليه و اله وسلم

غم مدینہ وبقیع وبلاحساب مغفرت

وجنت الفردوس میں سرکار کے پڑوس کا طلبگار

۱۰ ربیع الغوث ۱۴۲۸ھ

''عظیم دوست عظیم عالم دین''

شہزادۂ مفتی اعظم آگرہ، استاذ الاساتذہ، رئیس المدرسین،

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسن حقانی صاحب دامت برکاتہم

مہتمم جامعہ انوار القرآن مدنی مسجد گلشن اقبال کراچی

نومبر ۱۹۵۷ء میں غزالی زماں رازی دوراں امام اہل سنت حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی زماں شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی سید مسعود علی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی فرمائش پر والد محترم مفتی اعظم آگرہ حضرت علامہ عبدالحفیظ حقانی صاحب علیہ الرحمہ جامعہ انوار العلوم ملتان تشریف لے گئے مجھے بھی اور گھر والوں کو بھی ساتھ لے گئے۔

میرا ایک امتحان مولوی فاضل کا رہ گیا تھا۔ عالم عربی انڈیا میں ہی ہوگیا تھا فاضل عربی کیلئے جب میں نے کتابیں شروع کیں تھیں تو حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد فیضی، علامہ مفتی سید شجاعت علی قادری، اور یہ احقر محمد حسن حقانی ہم سبق ہوگئے۔ اور بڑی عمدگی کے ساتھ دوستانہ مراسم بھی استوار ہوگئے چنانچہ استاذ محترم حضرت علامہ مولانا مفتی امید علی خان گیاوی علیہ الرحمہ کے پاس مطول پڑھتے ہوئے کبھی کبھی وہ ہم لوگوں کا امتحان لینے کیلئے کوئی بات فرماتے تھے کبھی میں کبھی علامہ مولانا منظور احمد فیضی صاحب ایسے دوسرے ساتھی جواب دیتے۔ جواب سننے کے بعد استاذ محترم شاباش بھی دیا کرتے اور کبھی کبھی تنقید بھی فرماتے تھے تو میں اور علامہ مولانا منظور احمد فیضی صاحب (تعریف، تنقید) سے گزرے ہیں۔

ملتان میں زیادہ دن قیام نہیں رہا لیکن جتنے دن (آٹھ ماہ) رہا میں نے

خاص طور پر حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد فیضی صاحب علیہ الرحمہ کو دیکھا جو حسن و جمال کے ساتھ، ساتھ حسن سیرت میں بھی بڑے اچھے لگتے تھے مسکرا کر بات کرنا اور تلخ بات پر بھی مسکراھٹ دیئے رکھنا مجھے ان کی یہ ادا بہت پسند تھی۔

وقت گذر گیا والد محترم مفتی اعظم آگرہ حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالحفیظ حقانی صاحب علیہ الرحمہ کا ملتان میں ۱۹۵۸ھ میں انتقال ہوگیا تو میں واپس کراچی آ گیا یہاں دارالعلوم امجدیہ میں ممتاز المحدثین حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفٰے ازھری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اکتساب فیض کیا دورہ حدیث کے بعد دارالعلوم مجدیہ میں مدرس اور مکرانی مسجد پیر کالونی میں امامت و خطابت شروع کر دی ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۴ء کے عرصے میں حضرت مولانا محمد منظور احمد فیضی صاحب علیہ الرحمہ کراچی آتے رہے اور ہر بار ان کی پیشانی کی چمک بڑھتی رہی میری نظر میں ان کو حضرت غزالی زماں حضرت مولانا سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ کا فیض بھی ملا ہے جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ جامعہ انوار العلوم ملتان کے سالانہ جلسہ دستار فضیلت میں جہاں میں موجود ہوتا تقریباً ہر سال وہاں حضرت مولانا محمد منظور احمد فیضی صاحب علیہ الرحمہ بھی مہمان مقرر ہوتے تھے اپنے پرانے مدرسہ و درس گاہ سے حق طالب علمی کے ساتھ، ساتھ ان کا انداز تقریر مجھے بہت پسند آیا ایک مرتبہ سورۂ لقمان کی آخری آیات علوم خمسہ کے بارے میں اس انداز سے تقریر فرمائی کہ دیوبندیوں کا موقف درست سمجھا جانے لگا لیکن جب "ان اللہ علیم خبیر" فرمایا تو ساتھ ہی اس کا ترجمہ بڑا شاندار کیا کہ بے شک اللہ ہی علم دینے والا اور خبر سنانے والا ہے یعنی یہ علوم خمسہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم بھی کر دیئے اور خبر بھی دے دئے کون کہتا ہے کہ حضور ﷺ کو معلوم نہیں؟

مجھے علیم و خبیر کے معنیٰ بہت پسند آئے اس کے بعد میرا یہ تسلسل علالت کی

وجہ سے برقرار نہ رہ سکا علاوہ ازیں حضرت قبلہ کاظمی صاحب علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد پیرانے کی سی کیفیت ہوگئی جبکہ حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد فیضی صاحب علیہ الرحمہ ہر سال جامعہ انوار العلوم کے جلسے پر جاتے تھے۔

۱۹۶۰ء ۱۹۶۱ء میں مکرانی مسجد حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد فیضی علیہ الرحمہ تشریف لائے اور میرے ہاں قیام فرمایا اور پرانی یادوں کو تازہ کیا یہی نہیں بلکہ ان کے والد ماجد حضرت علامہ مولانا محمد ظریف فیضی رحمۃ اللہ علیہ جب حج کو جانے والے تھے تو حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد فیضی علیہ الرحمہ ایک فرمانبردار بیٹے کی حیثیت والد ماجد علیہ الرحمہ کو کراچی سے روانہ کرنے آئے تو دونوں حضرات کی مہمان نوازی کا شرف مجھے ملا تھا۔

میرے بہت سے شاگرد (سرائیکی) جو دارالعلوم امجدیہ، جامعہ انوار القران میں پڑھتے تھے ان سے حضرت قبلہ علامہ فیضی صاحب علیہ الرحمہ کی مصروفیت بلکہ عدیدالفرصتی کا حال سن کر میں حیرت زدہ رہ جاتا تھا کہ شاید ہی کوئی رات ایسی گزری ہو کہ حضرت علامہ مولانا منظور احمد فیضی علیہ الرحمہ نے تقریر نہ کی ہو اور مسلک حق اہلسنّت کو اجاگر نہ کیا ہو۔

۲۰۰۳ء ۲۰۰۴ء میں جامعۃ المدینہ گلستان جوہر کراچی میں شیخ الحدیث کی حیثیت سے تشریف لائے میں ان سے ملنے کیلئے وہاں چلا گیا تو بڑی خاطر تواضع کی اور طلباء کو بتایا کہ میں اور مولانا حسن حقانی صاحب ہم سبق تھے۔

اتفاق سے میرے پاؤں کی تکلیف زیادہ بڑھ گئی تھی تو حضرت علامہ مولانا منظور احمد فیضی علیہ الرحمہ مدنی مسجد (گلشن اقبال) تشریف لائے مزاج پرسی کی اور ازراہ کرم آموں کا تھیلہ لائے تھے وہ اپنی جگہ پڑھانے میں مشغول رہے اور میں اپنی

جگہ پڑھانے میں مصروف رہا سو دیدار و زیارت نہ ہوسکی کہ اس اثناء میں بیماری کی خبر ملی میں نے سمجھا کہ موسمی طبیعت خراب ہوئی ہوگی اچانک انتقال کی خبر ملنے کی وجہ سے میں مغموم اور رتاسف کرتا رہ گیا معلوم ہوا کہ ان کی میت آبائی وطن احمد پور شرقیہ لیجائیگی ہے جامعہ انوار القرآن میں قرآن خوانی کی گئی فاتحہ ہوئی انکی شخصیت پر میں نے تبصرہ بھی کیا اب سوچتا ہوں بہت متبحر، صوفی، متقی عالم دین سے نہ صرف میں بلکہ بہت سے ان کے معتقدین محروم ہوگئے جو ابھی دنیا میں نہیں ہیں مگر ان کی یادوں کی خوشبو مجھے ایسی ہی معطر کرتی رہتی ہے جیسے وفاقی شرعی عدالت کے جج مفتی سید شجاعت علی قادری کی رحلت سراپا غم بنائے رکھتی ہے یہ دونوں میرے عظیم ساتھی علم و آگہی کے پیکر، ذہانت و فراست میں ممتاز، تحقیق و فکر انگیزی میں ید طولیٰ رکھتے تھے حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد فیضی کی تالیف "مقام رسول ﷺ" اور مفتی سید شجاعت علی قادری کی "مجدد الامہ" (برائے اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ) اپنی، اپنی جگہ بے حد مقبول بھی ہوئیں اور دونوں کی تالیفات دونوں کی شخصیت کیلئے یادگار بھی ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد فیضی زمانہ طالبعلمی میں بھی علمی کاوشوں میں مصروف رہے بعد فراغت بھی انہوں نے علم و علماء کی خدمت میں کوئی فروگذاشت نہیں کیا اور اپنے استاذ محترم غزالی زماں علیہ الرحمہ کی طرح حدیث پڑھاتے ہوئے تشریف لے گئے ایسے ہی میرے استاذ علامہ ازھری صاحب علیہ لرحمہ بھی حدیث پڑھاتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

میں اور حضرت علامہ مولانا منظور احمد فیضی صاحب کاظمی صاحب قبلہ سے فیضیاب ہوئے اور میں نے علامہ ازھری صاحب سے بخاری و مسلم کا درس لیا ہمارے دونوں کے درمیان ایک قدر مشترک نکل آئی ہے کہ ان کے استاذ علامہ کاظمی صاحب

(اگرچہ وہ میرے بھی شاندار استاذ ہیں) حدیث شریف پڑھاتے ہوئے تشریف لے گئے اور دوسری طرف میرے استاذ فرزند صدر الشریعہ علامہ ازھری صاحب حدیث شریف پڑھاتے ہوئے دنیا سے رحلت فرما گئے۔

اللہ تعالیٰ میرے اور علامہ محمد منظور احمد فیضی علیہ الرحمہ کے استاذ محترم غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی صاحب کو کروٹ کروٹ، چین نصیب فرمائے اور درجات میں بلندی عطا فرمائے اور ساتھ ہی میرے زمانہ طالبعلمی کے دوست اور محبّ دنیا سے پردہ فرما جانے والے علامہ محمد منظور احمد فیضی اور وفاقی شرعی عدالت کے جج مفتی سید شجاعت علی قادری پر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بارش باکرم فرمائے اور درجات میں بلندی عطا فرمائے اور جن، جن کو ان حضرات نے علمی فیض سے نوازا ہے انکی دعائیں ان دونوں کے حق میں مقبول فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ و سلم و بجاہ غوث الاعظم و بجاہ مخدوم سید اشرف سمنانی رحمۃ اللہ علیھما

احقر محمد حسن حقانی اشرفی

حال وارد جامعہ انوار القرآن گلشن اقبال

بلاک نمبر 5 کراچی

۱۹ ستمبر ۲۰۰۶ء

’’علمی گھرانے کا درخشندہ ستارہ‘‘

شیخ الحدیث والتفسیر، استاذ العلماء، صاحب تصانیف کثیرہ، فیض ملت

حضرت علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی صاحب دامت برکاتہم

مہتمم وشیخ الحدیث جامعہ اویسیہ رضویہ بہاول پور

بسم الله الرحمن الرحیم نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الكریم

حضرت علامہ شیخ الحدیث والتفسیر الحاج مولانا محمد منظور احمد صاحب فیضی رحمۃ اللہ علیہ علمی گھرانے کے ایک درخشندہ ستارے تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی حضرت علامہ الحاج مولانا محمد ظریف فیضی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی بالائی کتب کیلئے آپکے والد گرامی نے مرکزی دارالعلوم جامعہ انوارالعلوم ملتان شریف میں داخل کرادیا۔ غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی آپ پر خصوصی شفقت تھی، موصوف نہایت درجہ کے ذہین وفہیم تھے انوارالعلوم شریف میں اپنے ہمجولیوں سے فائق تھے۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے گاؤں (نواح اوچ شریف) میں دارالعلوم کی بنیاد ڈالی حصول برکت کیلئے دارالعلوم کا ایک اشتہار محدث اعظم پاکستان علامہ الحاج محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو لائل پور (فیصل آباد) بھیج دیا آپ نے ازراہ شفقت مولانا فیضی صاحب کی حوصلہ افزائی کیلئے کچھ نقد رقم بھیجی، اسکا فقیر کو ذکر کیا فقیر نے محدث اعظم پاکستان کا محبوبانہ طریقہ بتایا کہ آپکو علم واہل علم سے جبلی پیار ہے وہ نہیں دیکھتے کہ انہیں شاگردی کا تعلق ہے یا نہ، بہرحال ہر ایک سے اسطرح

شفقت فرماتے ہیں۔

علامہ فیضی مرحوم کے فقیر کے ساتھ تادم زیست خوشگوار لمحات گزرے عوام میں تو مشہور ہے ’’المعاصره شر المعاشره‘‘ لیکن ہم نے خیر المعاشرہ سے اسے بدل دیا چنانچہ جب علامہ صاحب اپنے دارالعلوم کے شاگردوں کا سالانہ امتحان کا پروگرام بناتے تو اس خدمت کیلئے فقیر کو یاد فرماتے اس دوران فقیر اپنے گاؤں (حامد آباضلع رحیم یار خان میں قیام پذیر تھا پھر حالات کی ناسازگاری کی وجہ سے کہ طلبہ علوم دیہات میں علم حاصل کرنے سے گریز کرنے لگے فقیر نے قلب مکانی کرکے بہاولپور میں جامعہ اویسیہ رضویہ کی بنیاد ڈالی کچھ یہی معاملہ حضرت علامہ فیضی صاحب کو بھی پیش آیا چنانچہ آپ نے اپنے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے مشورہ پر احمد پور شرقیہ کو قلب مکانی کیلئے انتخاب فرمایا اور ساتھ یہاں خطابت جمعہ بھی اختیار فرمائی ابتدائی دور میں آپ تقریر وعظ نہیں فرماتے تھے لیکن قلب مکانی کے بعد تقریر ومناظرہ کو خوب نبھایا اور تدریس وتعلیم کا میدان بھی نہ چھوڑا اور تصنیف وتالیف میں خوب نام پایا ان تمام شعبوں کو تادم زیست اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا۔

اس دور میں علماء کرام اپنی اولاد کو علم دینی آراستہ کرنے سے بہت پیچھے ہٹ گئے مگر علامہ فیضی صاحب نے اپنی اولاد کو آوارہ نہیں چھوڑا الحمد للہ آپکے پوتوں تک علمی زیور سے آراستہ و پیراستہ ہیں ابھی انکی مسلک حق اہلسنت کو ضرورت تھی لیکن تقدیر کے سامنے سرخم تسلیم کرنا پڑتا ہے چنانچہ بہت بڑا عرصہ امراض مختلفہ میں دوچار رہے لیکن اس مرد مولیٰ کا کمال ہے کہ امراض کے حملوں کے دوران بھی اپنی ذمہ داریوں میں کمی نہیں آنے دی بلکہ حرمین طیبین کی حاضری میں تو ناغہ تک نہ ہونے دیا۔

گذشتہ سال سفر موت ختیار فرمایا۔ دعا ہے کہ علامہ فیضی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔

آمین بجاه حبیبه سید المرسلین ﷺ

مدینے کا بھکاری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور پاکستان

۱۲ ربیع الاخر ۱۴۲۸ھ بروز اتوار

’’مسند تدریس وتحقیق کی زینت‘‘

عمدۃ المتکلمین، شہباز خطابت، پیر طریقت،

حضرت علامہ مولانا سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب دامت برکاتہم

خطیب اعظم بورے والہ

عزیز القدر صاحبزادگان

حضرت استاذ العلماء علامہ فیضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے عظیم والد گرامی اور اہل سنت کے صف اول کے عالم دین فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد صاحب فیضی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے صدمہ ہوا، رجال اللہ اٹھتے جارہے ہیں۔ علم وفضیلت کی دنیا اداس اور بے رونق۔

بلاشبہ آپ مسلک حق اہلسنّت کے بیباک مبلغ، فکر رضا کے قدآور ترجمان، مسند تحقیق وتدریس کی زینت، اور غزالی زماں رازی دوراں حضور علامہ سید احمد سعید کاظمی نور اللہ مرقدہ کے علمی فیوض وبرکات کے وارث تھے ناموس سید عالم ﷺ کے تحفظ اور اہل اللہ کی عظمتوں کی نشر واشاعت کے لئے سربکف مجاہد تھے۔

آپ کی عظیم علمی یادگار ’’مقام رسول ﷺ‘‘ کو اہل سنت و جماعت اپنے ایمان اور عقیدہ کی حفاظت کیلئے بطور حصن حصین ہمیشہ یاد رکھیں گے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کے وسیلہ جلیلہ حضرت کو جوار رحمت سے نوازے ناموس سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کے پہرے داروں کی صف میں جگہ

بخشے۔

آپ تمام وابستگان نسب ونسبت کو علی الخصوص اور تمام اہل سنت و جماعت کو بالعموم صبر و اجر سے نوازے آپ کو حضرت کی علمی روحانی یادگار کے طور پر سلامت با کرامت رکھے۔ آمین

عزیز القدر حافظ سید محمد محمود الحق سلمہ ربہ
کی طرف سے تحفہ مسنونہ و مضمون واحد والسلام
دعا گو
محمد محفوظ الحق غفرلہ

پاسبان مسلک اہلسنّت پیر طریقت، رہبر شریعت
حضرت خواجہ فقیر محمد باروی صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین حضرت پیر بارو ضلع لیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دینی خدمات نا قابل فراموش ہیں، انہوں نے دین کی بہت خدمت کی ان کی وفات سے دینی حلقوں میں جو خلاء پیدا ہو گیا ہے اسے مدتوں پورا نہیں کیا جا سکتا ایسی ہستیاں صدیوں بعد آتی ہیں۔

''عظیم عالم دین''
مناظر اسلام، خطیب پاکستان، اسیر دیار حبیب ﷺ
حضرت علامہ مولانا اللہ بخش نیر صاحب دامت برکاتہم
سرپرست انجمن سپاہ مصطفیٰ ﷺ پاکستان (جمن شاہ ضلع لیہ)

عزیز القدر عزیز از جان صاحبزادہ مفتی محمد محسن محمد حسن محمد حسین صاحبان
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ.................مزاج گرامی!

آپ کے والد ماجد شیخ الحدیث التفسیر حضرت علامہ مولانا منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات اہلسنّت کیلئے بہت بڑا المیہ ہے۔ ایسے انسان روز روز پیدا نہیں ہوتے، ایسی شخصیات کیلئے تاریخ کو مدت تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔ ان کی خدمات ہمیشہ سراہی جاتی رہیں گی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے طفیل ان کے درجات بلند فرمائے۔ رحمت دو جہاں ﷺ کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ آپ تمام صاحبزادگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپس میں اتحاد و اتفاق عطا فرمائے۔

آپ کے والد ماجد میرے ہم سبق تھے اور ہماری دستار بندی ایک ہی سال ہوئی تھی۔

اشکبار آنکھوں اور درد بھرے دل کے ساتھ آپ کے شریک غم
ابو الرضا نیر مجدی چشتی صابری
آستانہ عالیہ ہوت والا شریف جمن شاہ ضلع لیہ

''علم و فضل کا بحر ذخار''
شیخ الحدیث والتفسیر، شرف ملت، استاذ العلماء
حضرت علامہ مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری صاحب دامت برکاتہم
سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و بانی مکتبہ قادریہ لاہور

مکرمی ومحترمی فاضل
علامہ مولانا محمد اکرام المحسن صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے جد امجد، سینکڑوں علماء کے استاذ، تقریباً ساٹھ کتابوں کے مصنف، ضیغم اسلام، مناظر اہلسنّت حضرت شیخ الحدیث والتفسیر مولانا علامہ محمد منظور احمد فیضی رحمہ اللہ تعالیٰ و ادام فیضہ العلمی و الروحی الی یوم القیام کی وفات حسرت آیات کی اطلاع سے انتہائی صدمہ ہوا۔

اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کو جوار رحمت میں اعلیٰ علین میں بلند و بالا مقام عطا فرمائے ان کے صاحبزادوں اور شاگردوں کے ذریعے ان کا فیض جاری و ساری رکھے، اور تمام متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بلاشبہ وہ علم و فضل کا بحر ذخار تھے۔ انہوں نے تعلیم و تدریس، وعظ و خطابت، مناظرہ ومباحثہ اور رشد و ہدایت ہر محاذ پر مجاھدانہ کام کیا اور کامیابی حاصل کی، آپ کی تصانیف میں سے مقام رسول ﷺ نے سب سے زیادہ اہل علم سے پزیرائی حاصل کی۔ اسی کتاب کو ضبط کروانے کیلئے مخالفین نے پہلے اے سی احمد پور شرقیہ کے پاس پھر

سیشن کورٹ اور پھر ہائی کورٹ میں رٹ دائر کی لیکن علامہ فیضی کے دلائل کے انبار کے سامنے کسی کو مجال سرتابی نہ تھی، ہر جگہ فتح ونصرت نے آگے بڑھ کر علامہ فیضی کے ماتھے پر بوسہ ثبت کیا اور عظمت شان مصطفیٰ ﷺ کا ایسا مظاہرہ ہوا کہ مخالفین کو منہ چھپانے کیلئے جگہ نہیں ملتی تھی۔

مخالفین نے حضرت علامہ فیضی کو زچ کرنے کیلئے گھٹیا سے گھٹیا حربے استعمال کئے۔لیکن الحمدللہ! وہ کوہ استقامت ثابت ہوئے اور انہوں نے تبلیغ دین کا پروگرام جاری رکھا۔ **رحمه الله تعالیٰ و رضی عنه**

اللہ تعالیٰ حضرت کے صاحبزادوں کو ہمت وتوفیق عطا فرمائے کہ وہ ان کے قائم کئے ہوئے اداروں کو باقاعدگی سے آگے بڑھائیں اور ان کی تصانیف پہلے سے بھی بہتر طریقے پر شائع کرتے رہیں اور خود بھی سلسلۂ تصنیف واشاعت جاری رکھیں
فقیر عرصہ سے علیل ہے دعا فرمائیں دوسرے بھائیوں کو بھی سلام مسنون اور تعزیت پیش کریں، مضمون واحد

والسلام

محمد عبدالحکیم شرف قادری

لاہور

''محدث کبیر، مفسر شہیر''

جمیل ملت، استاذ العلماء، حضرت علامہ مولانا جمیل احمد نعیمی صاحب دامت برکاتہم
استاذ الحدیث وناظم تعلیمات دار العلوم نعیمیہ کراچی

الحمد لله الذی هدانا الی طریق اهل السنة و الجماعة بفضله العظیم و الصلوة و السلام علی سیدنا محمد ن الذی کان علی خلق عظیم و علی اله الطیبین الطاهرین و اصحابه المکرمین المعظمین، الداعین الی صرا ط مستقیم

قرآن عظیم وحدیث رسول کریم ﷺ میں ارباب علم وفضل واصحاب فکر ونظر اور صاحبان عقل وتدبر کے جو فضائل ومناقب بیان کیے گئے ہیں، وہ کسی صاحب فہم وفراست پر پوشیدہ نہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ نے متعدد آیات طیبہ اور حضور ﷺ نے بے شمار احادیث مقدسہ میں ان کی عظمت ورفعت کو بیان فرمایا۔ احقر صرف تین آیات قرآنیہ اور دو احادیث نبویہ پر اکتفاء کرتے ہوئے کچھ عرض کرنے کی سعادت حاصل کرے گا۔

یاایها الذین امنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجلس فافسحوا یفسح الله لکم و اذا قیل انشزوا فانشزوا یرفع الله الذین امنوا منکم والذین اوتو العلم درجت ط والله بما تعملون خبیر (المجادله: ۱۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو اللہ

تمہیں جگہ دے گا، اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو، اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا ہے درجے بلند فرمائے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

یؤتی الحکمة من یشآء و من یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا ط و مایذ کر الا اولو الالباب (البقره : ۲۶۹)

ترجمہ: اللہ حکمت دیتا ہے جسے چاہے اور جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔

قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون ط انما یتذکر اولوالالباب (الذمر : ۰۹)

ترجمہ تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان، نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

(۱) من یرد الله به خیر ایفقهه فی الدین (مشکوة شریف کتاب العلم)

ترجمہ: جس کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ فرمالیتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرمادیتا ہے۔

(۲) فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد

ترجمہ: ایک فقیہ ہزاروں عابدوں سے زیادہ شیطان پر سخت ہوتا ہے۔

ان آیات کریمہ اور احادیث سنیہ کی روشنی میں ایک عالم حقانی، فقیہ ربانی کی عزت وعظمت اور شان وشوکت کا پتا چلتا ہے، خالق کائنات نے اس خاک دان

عالم میں بے شمار مصنوعات ومخلوقات کو پیدا فرمایا، لیکن جو مقام ومرتبہ حاملین دین الٰہی وعاشقان رسالت پناہی ﷺ کو حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں، ان آیات طیبہ اور احادیث مقدسہ کی روشنی میں ایسے ہی ایک خادم دین وملت کو تلاش کرتے ہیں، کہ جس نے پورے وقت کیلئے اپنے آپ کو خدمت دین کیلئے، یعنی درس وتدریس، تصنیف وتالیف، وعظ وتذکیر اور باطل پرستوں سے مناظرے کیلئے وقف کیا ہوا تھا، جس کی زندگی جہد مسلسل اور سعی پیہم سے عبارت ہے، وہ ہیں مفسر شہیر، محدث کبیر، ابوالحسن علامہ محمد منظور احمد صاحب فیضی رحمۃ اللہ علیہ۔

احقر کی علامہ سے متعدد ملاقاتیں رہیں۔ وہ درس قرآن کی محافل ہوں یا تبلیغ وارشاد کی، لیکن ایک محفل اس میں بطور یادگار کے فقیر پیش کرتا ہے۔ ''یہ محفل عالم باعمل صوفی باصفاء صاحبزادہ فریدالدین قادری علمی کی مسجد قادری (جو کہ سولجر بازار میں واقع ہے) میں ہوئی اب تک یاد ہے، اس کا پس منظر یہ ہے کہ TV کے کسی چینل پر ایک بدزبان اور بدلگام مقرر نے بیعت وارشاد اور توسل کا انکار کیا تھا، قادری مسجد میں اس موضوع کو عنوان بنا کر دیگر علماء اہلسنت کے ساتھ ساتھ علامہ موصوف کا بھی علمی، فکری، تحقیقی اور معلومات افزاء خطاب ہوا تھا۔ جس میں علامہ موصوف نے ضرورت بیعت، اہمیت بیعت اور بیعت کے اقسام وانواع پر خطاب فرمایا تھا، جس پر علماء بھی خراج تحسین پیش کئے بغیر نہ رہ سکے، علامہ موصوف اپنی خداداد صلاحیتوں کے علاوہ اخلاق ومحبت کا پیکر تھے، فقیر کو جب بھی ملنے کا اتفاق ہوا بڑے ہی خلوص ومحبت، شفقت وعنایت سے پیش آئے، وہ نہ صرف ایک سچے خادم دین تھے بلکہ ایک اچھے انسان بھی تھے، موصوف کی یہی خوبیاں آنے والے نوجوان علماء ومشائخ کیلئے نہ

صرف قابل تعریف ہیں بلکہ لائق تقلید بھی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کے طفیل علامہ موصوف کو اپنی رحمت کاملہ اور اپنے محبوب ﷺ کی عنایت سے مالا مال فرمائے اور تا قیامت ان کی اولاد واحفاد میں علوم وفنون اور دین غالب کی خدمت کا جذبہ جاری وساری رکھے۔ وقت کی قلت کے پیش نظر احقر ان ہی چند سطور پر اکتفاء کرتے ہوئے ان کے حفید رشید صاحبزادہ محمد اکرام المحسن کے ارشاد کی تعمیل کرنے کی سعادت کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

والسلام مع الاکرام
﴿علامہ جمیل احمد نعیمی﴾
ناظم تعلیمات واستاذ الحدیث،
دار العلوم نعیمیہ
بلاک نمبر 15 فیڈرل بی ایریا، کراچی
16، صفر المظفر 1428ھ

''مبلغ عرب وعجم''

شیخ القرآن، شہباز تصوف
حضرت علامہ مفتی محمد مختار احمد درانی صاحب دامت برکاتہم
مہتمم وشیخ الحدیث جامعہ سراج العلوم خان پور ضلع رحیم یار خان

امام المناظرین حضرت علامہ محمد منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مبلغ اہلسنت عرب و عجم میں خطابات فرمائے پاکستان میں قریہ قریہ بلد بلد مسلک اہل سنت کی صحیح ترجمانی فرمائی اللہ تعالیٰ حضرت موصوف کے مزید درجات بلند فرمائے آمین۔

عزیز القدر، فاضل جلیل، علامہ محمد محسن صاحب فیضی سلمہ ربہ ان شاء اللہ تعالیٰ حضرت کے مشن کو صحیح چلائینگے۔

دعا گو محمد مختار احمد درانی
مہتمم مدرسہ سراج العلوم خان پور
6-8-2006

''عظیم استاذ''

شیخ الحدیث والتفسیر، استاذ العلماء، جامع المعقول والمنقول، مناظر اسلام
حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اقبال سعیدی فیضی صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ انوار العلوم ملتان

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين و الصلوة و السلام على سيد المرسلين

فقیر نے ابتدائے علم صرف (میزان الصرف) سے بخاری شریف تک تمام صحاح ستہ حضرت کے پاس پڑھیں فقیر نے اپنے شیخ کے شیخ اور میرے مرشد کریم غزالی زماں کے سوا اپنے شیخ مولانا علامہ منظور احمد فیضی جیسا کوئی عالم آج تک نہیں پایا اس کے ساتھ عشق رسول، چشم گریاں، دیدہ بینا، حسن اخلاق، تواضع، انکساری میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ نے اپنی اولاد کو کئی علماء کے طریق سے ہٹ کر دینی تعلیم عطا فرمائی آپکے صاحبزادگان حضرت مولانا مفتی محمد محسن صاحب بہت بڑے مناظر ہیں حضرت کے دوسرے صاحبزادے مولانا محمد حسن فیضی بہت عمدہ خطیب ہیں حضرت کے تیسرے صاحبزادہ صاحب نے بھی دینی کتب پڑھی ہوئی ہیں۔ آپکے داماد اکثر علماء ومدرسین ہیں۔ آپکے پوتے مولانا محمد اکرام المحسن صاحب اپنے دادا کی مسند پر حدیث شریف پڑھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس خاندان کو ہمیشہ آباد وشاد رکھے اور اہل سنت کیلئے مینارہ نور بنائے۔

فقیر پر تقصیر
محمد اقبال سعیدی قادری
شیخ الحدیث جامعہ انوار العلوم ملتان
۳ جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ

''شریعت وطریقت کا مجمع البحرین''

شیخ الحدیث والتفسیر، استاذ العلماء، حضرت علامہ
مولانا مفتی محمد اشفاق احمد رضوی صاحب دامت برکاتہم
مہتمم جامع العلوم خانیوال (حال مقیم لندن)

شیخ الحدیث والتفسیر، جامع المعقول والمنقول، حاوی فروع واصول، سرمایہ اہل سنت، مناظر اسلام حضرت علامہ منظور احمد صاحب فیضی رحمۃ اللہ علیہ علم وعمل میں اپنی مثال آپ تھے اور قابل تقلید پیکر تھے آپ شریعت، وطریقت کے مجمع البحرین تھے، آپ فاضل اجل، عالم بے بدل ہونے کے ساتھ ساتھ بے شمار خداداد صلاحیتوں سے متصف تھے نامور شیخ القرآن والحدیث، قابل رشک مدرس، محسود الاقران محقق و مصنف اور سچے عاشق رسول مقبول ﷺ تھے انکا باطنی مقام انکے پر تاثیر خطاب سے ظاہر تھا جہاں انہیں اپنے شیخ کامل سے کامل فیض تھا وہاں امام اہل سنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کا خصوصی فیض علمی اور روحانی بھی حاصل تھا یقیناً یہ مسلک کی پختگی کا ثمر تھا سنت کے ایسے پابند تھے کہ خانیوال آنکھوں کے آپریشن کیلئے تشریف لائے اور فقیر کو خدمت کا موقع دیا ڈاکٹر صاحب کو چیک کرا کے آرہے تھے تو اذان شروع ہوگئی تو وہیں رک گئے اور اذان کا جواب دینے کے بعد دعا کر کے روانہ ہوئے انکا سانحہ ارتحال صرف اقرباء اور اہل خانہ کیلئے ہی نہیں تمام اہل سنت کیلئے عظیم صدمہ اور نقصان ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور انہوں نے اپنے وارث جو صاحبزادے قوم کی رہنمائی کے لئے تیار کر کے چھوڑے ہیں ان کے ذریعے ان کے علمی اور روحانی فیوضات کو عام سے عام تر فرمائے۔ آمین

فقیر اشفاق احمد غفرلہ
خانیوال ۹ ربیع الثانی ۱۴۲۸

’’مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید‘‘

شہزادۂ تاج العلماء

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اطہر نعیمی صاحب دامت برکاتہم

دارالعلوم نعیمیہ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم المقام حضرت علامہ منظور احمد صاحب فیضی قدس سرہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں جس زمانہ میں موصوف ’’جامعۃ المدینہ‘‘ میں درس حدیث کے لئے تشریف لائے تو صرف ایک مرتبہ ملاقات ہوئی تھی حضرت مولانا کی شخصیت کے بارے میں صرف اتنا ہی کافی ہے

’’مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید‘‘

پروردگار عالم انکی دینی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور انکے درجات کو بلند فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

محمد اطہر نعیمی

۲۰۰۷-۱-۵

’’نادر الوقوع شخصیت‘‘

فقیہ ملت، محقق جلیل حضرت علامہ پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم
چیئرمین مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی پاکستان صدر تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان
مہتمم دارالعلوم نعیمیہ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ الحدیث حضرت علامہ منظور احمد فیضی نور اللہ مرقدھم اہل سنت و جماعت کے اکابر علماء میں سے تھے۔ آپ جب کراچی میں ’’جامعۃ المدینہ‘‘ میں بحیثیت شیخ الحدیث تشریف لائے، تو آپ سے چند مواقع پر ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ آپ ماشاء اللہ بیک وقت ایک اعلیٰ پائے کے مدرس و شیخ الحدیث، مقرر و خطیب اور مناظر اور بلند پایہ مصنف تھے۔ ’’مقام رسول اللہ ﷺ‘‘ ان کی شاہکار تصنیف اور اپنے موضوع پر ایک نادر قلمی ورثہ ہے۔ جلالت علمی کے باوجود آپ کی شخصیت میں عجب و انانیت کا شائبہ تک نہ تھا۔ مشفق و مربی خلیق اور متواضع مزاج کے مالک تھے۔

علم، تواضع، حسن خلق اور تقوی کا ایک شخصیت میں جمع ہونا نادر الوقوع ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی جملہ دینی و ملی خدمات کو اپنی بارگاہ میں مقبول و ماجور فرمائے، ان کی اولاد امجاد، تلامذۂ راشدین (جو اب ہمارے اکابر علماء میں شمار ہوتے ہیں) اور تصانیف جلیلہ کی صورت میں ان کے صدقات جاریہ کا فیضان تا قیامت جاری و ساری رہے۔ ان کی اولاد امجاد ان کی تمام تر دینی، علمی اور ملی امانتوں کے صحیح وارث اور امین ثابت ہوں۔

بندہ عاجز

﴿منیب الرحمٰن﴾

یکم مئی 2007

’’صاحب اخلاق حسنہ‘‘

شیخ الحدیث، استاذ العلماء، علامہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری صاحب دامت برکاتہم
مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور، سابق صوبائی وزیر اوقاف پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

آج میرے پاس عزیز محترم مولانا محمد اکرام المحسن فیضی زادہ اللہ علماً و رشداً ابن عزیز محترم مفتی محمد محسن فیضی صاحب زادہ اللہ علماً و رشداً میرے ہاں تشریف لائے اور مجھے حضرت علامہ قبلہ منظور احمد فیضی صاحب علیہ الرحمہ کے بارے میں اپنے تاثرات لکھنے کو کہا حضرت قبلہ مولانا منظور احمد فیضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے میرا قریبی تعلق تھا کیونکہ ہمارا دونوں کا تعلق اوچ شریف سے تھا۔

میں نے ان کے والد صاحب قبلہ محمد ظریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے جمال الدین والی ضلع رحیم یار خان میں کچھ عرصہ پڑھا مجھے یاد ہے کہ میں وہاں علم الصیغہ، شرح ماتہ عامل و مفید الطالبین اور ایساغوجی پڑھتا تھا۔

حضرت قبلہ محمد ظریف صاحب میرے نہ صرف استاذ تھے بلکہ مجھ پر کمال مہربان بھی تھے سب طلبہ کی نسبت مجھ پر خصوصی شفقت فرماتے تھے۔

اس زمانہ میں حضرت قبلہ علامہ منظور حمد فیضی علیہ الرحمۃ مدرسہ انوار العلوم ملتان میں شرح جامی و نور الانوار و قطبی وغیرہ پڑھتے تھے تو چھٹیوں میں اپنے والد صاحب علیہ الرحمہ سے ملنے جمال الدین والی آئے تقریباً دس بار دن وہاں رہے میں نے پوچھا کہ آپ کہاں پڑھتے ہیں؟ فرمایا مدرسہ انوار العلوم ملتان میں۔ میں نے پوچھا

کیا پڑھتے ہیں؟ فرمایا یہ اسباق ہیں جن کا اوپر ذکر ہوا جب تک وہاں رہے میرے ساتھ اسباق بھی دھراتے تھے فرماتے تھے جو سبق آپ پڑھا کریں میرے ساتھ بیٹھ کر ایک مرتبہ دھرا لیا کریں آپ کو بھی فائدہ ہوگا اور میری بھی پچھلی کتابوں کی دھرائی ہو جائیگی یوں ہم اکھٹے بیٹھ کر دھراتے تھے۔ حضرت قبلہ مولانا منظور احمد فیضی علیہ الرحمہ نہایت علمی ذوق رکھتے تھے۔ خوبصورت اور خوب سیرت شخصیت کے مالک اور صاحب اخلاق حسنہ تھے۔ مناظر اسلام بھی تھے۔ کتابیں بہت ہی جمع کیں تھیں میں نے ایک بار استاذ محترم قبلہ محمد ظریف صاحب علیہ الرحمۃ کی زیارت کیلئے احمد پور شرقیہ سفر کیا اور حضرت فیضی صاحب علیہ الرحمۃ بھی وہاں تھے اور حضرت عزیز محترم مولانا محمد محسن صاحب چھوٹے سے تھے تقریباً پانچ چھ سال کے ہوں گے بلکہ تین چار سال سے زیادہ کے نہ تھے ایک ہی کرتے میں تھے تو حضرت قبلہ محمد ظریف صاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہ میرا پوتا صوفی ہے یہ وجد بھی کرتا ہے تو آپ نے ایک شعر پڑھا اور محسن صاحب سے فرمایا کہ وجد کرو تو وہ وجد کرنے لگے بڑا شغل ہوا الحمد للہ یہ اللہ کا احسان ہے کہ دادا حضرت عالم، بیٹا عالم پھر پوتا عالم پھر پڑپوتا بھی عالم اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس گھرانے میں علمی فیض جاری رہے اور نسل در نسل یہ برکات قائم رہیں۔

والسلام فقط

دعا گو ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

خادم الحدیث والتفسیر والافتاء

جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور

۱۱ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

''مفسر قرآن''

مناظر اسلام، پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ حسن علی رضوی دامت برکاتہم

میلسی ضلع ملتان

عزیز محترم وفاضل محتشم

حضرت مولانا صاحبزادہ اکرام المحسن صاحب زید علمہ وفضلہ

ہدیہ سلام مسنون ....دعوات صالحہ کثیرہ وافرہ

کسی اخبار میں تو نہیں پڑھا محض زبانی کلامی یہ گشتی خبر سنی خدا کرے غلط ہو کہ مناظر اسلام، مفسر قرآن علامہ منظور احمد صاحب فیضی انتقال فرما گئے۔ مگر تصدیق نہ ہوسکی مولیٰ عزوجل فضل فرمائے آمین۔

ملتان شریف صاحبزادہ سید مظہر سعید صاحب کاظمی کے صاحبزادے سید انور سعید کاظمی کے ختم سوئم میں حاضر ہوا تھا حافظ فاروق سعیدی صاحب نے حضرت علامہ فیضی صاحب کی علالت اور دعا صحت کا اعلان کیا تھا برائے ملاقات حاضری کا بھی ارادہ ہے حضرت مولانا میلسی تین چار بار تشریف لائے۔ دو بار فقیر کو فقیر کی مسجد فریدیہ میونسپل پارک میں زیارت سے مشرف بھی فرمایا۔ صحیح صورتحال سے مطلع فرما کر ممنون و مشکور فرماویں اور کار لائقہ سے ضرور یاد فرماویں۔ مولیٰ تعالیٰ رحم و کرم فرمائے۔ آمین

اب آج نماز جمعہ کے بعد اور اخبارات منگوا کر دیکھتا ہوں فقیر عرصہ تین سال سے خود علیل ہے دعا صحت و عافیت سے مطلع فرما کر ممنون کرم فرماویں کار لائقہ

سے یاد فرماویں۔

یہ عریضہ لکھنے کے بعد ابھی ابھی وصال شریف کی تصدیق ہوگئی مولیٰ عز وجل درجات بلند فرمائے انتقال شدید رنج وملال ہوا مگر اسی کا جو اس نے دیا اسی کا ہے جو اس نے لیا صبر پر بہتر اجر ہے دنیا میں کوئی چیز ہمیشہ رہنے والی نہیں مولیٰ عز وجل آپ کا حامی و ناصر ہو صبر کے سوا کوئی چارہ نہیں ہمت وحوصلہ کے ساتھ اپنے دینی مسلکی معمولات حضرت علیہ الرحمہ کے اتباع میں پورے کرتے نبھاتے رہیں اللہ تعالی مدد فرمائے گا۔ آمین

الفقیر القادری محمد حسن علی الرضوی غفرلہ

میلسی

۳ جمادی الاخری

''معاصرین کے لئے مشعل راہ''

شیخ الحدیث، جامع المعقول والمنقول

حضرت علامہ حافظ عبدالستار سعیدی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث و ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الكريم اما بعد

حضرت گرامی مرتبت، منبع علم وعرفان، پیکر اخلاص واخلاق، خطیب شہیر، شیخ الحدیث والقرآن علامہ ابوالحسن محمد منظور احمد فیضی دامت برکاتہم العالیہ وعمت فیوضہم الکاملہ، کی زندگی مبارک انتہائی فعال ومتحرک اور معاصرین کیلئے مشعل راہ تھی۔

آپ تبلیغ دین کے تمام اسالیب وطرق، یعنی تقریر، تحریر اور تدریس کے ذریعے نصف صدی سے زائد عرصہ تک اعلاء کلمۃ اللہ، تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور نفاذ نظام مصطفےٰ ﷺ کے سلسلہ میں بے مثال اور عظیم خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ کے خطبات وتصنیفات اس پر شاہد ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی مساعی کو مشکور اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

حافظ محمد عبدالستار سعیدی

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۲۰۰۷،۱،۳۱

''جامع علوم عقلیہ ونقلیہ''

شیخ الحدیث استاذ العلماء

حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل رضوی صاحب دامت برکاتہم

شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی

محترم المقام حضرت علامہ مولانا منظور احمد فیضی صاحب علیہ رحمۃ ورضوان

بندہ ناچیز محمد اسماعیل حضرت علامہ مولانا منظور احمد فیضی صاحب کے بارے تاثرات کماحقہ تو نہیں لکھ سکتا لیکن جب آپ کراچی شہر میں منتقل ہوکر خدمت دینیہ انجام دینا شروع فرمائی تو وقفہ، وقفہ سے ملاقات کا سلسلہ رہا خصوصاً مولانا مفتی امین صاحب قادری مرحوم 2003 نے مجھے ان سے کئی بار ملاقات کرائی میں نے مولانا موصوف کو ایسا ہی پایا جیسا ایک ذی علم عالم باعمل کو ہونا چاہیئے۔

حضرت موصوف نے دارالعلوم امجدیہ کے دورہ کے طلباء کی حوصلہ افزائی کیلئے ابتدائے بخاری وختم بخاری کے موقع پر پہلی و آخری حدیث پاک پڑھانے کا شرف بخشا میں نے خود ان کا درس سنا جو کہ ایک تجربہ کار اور ماہر فن اور کتب دینیہ پر عبور رکھنے والے استاد کا درس ہوتا ہے۔ مولانا اپنے درس میں مذہب حنفیہ کے دلائل اور امام ابوحنیفہ پر وارد ہونے والے اعتراض کو رد کیا اور مدلل جوابات دیئے آپ نے امام بخاری کے مختصر حالات یوں شروع فرمائے اے امام بخاری تجھ پر ہو فضل باری دوران تقریر ہی قافیہ دہراتے رہے نیز امام بخاری نے قال بعض الناس کہہ کر جو تشنیع کی ہے اس کے جواب کے ساتھ ساتھ خود انکے بعض رواۃ پر جرح فرمائی مولانا موصوف علوم عقلیہ ونقلیہ پر ید طولیٰ رکھتے تھے مادری وملکی زبان کے علاوہ عربی وفارسی زبان میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔

پوری زندگی آپ نے تبلیغ دین میں صرف فرمادی تحریر، تقریر، تدریس ہر ذرائع سے اشاعت دین میں مصروف رہے اہل سنت ومسلک بریلوی حق ہونے اور اسے ثابت کرنے کیلئے کئی مناظرے کئے میں نے آپ کومتواضع مزاج، بردبار، سفید پوش، سرپر عمامہ مطابق شرع پایا شاعر حماسی کے اس شعر کی تصویر نظر آتے تھے

اذالمرا لم یدنس عرضہ

فکل رداء یرتد بہ جمیل

آپ کی زندگی صاف و شفاف مسکن تھی

آپ مہربان باپ ومشفق استاذ، مصلح انسان سے متصف تھے میرے استاذ محترم قبلہ مولانا حقانی صاحب وقبلہ مولانا مفتی شجاعت علی قادری علیہ رحمۃ ورضوان کے ہم سبق اور دوست تھے۔اس معنی پر کہ دوست کا دوست دوست ہوتا ہے یہ میرے استاذ تھے۔

کئی کتب کے مصنف ہیں مثلاً اسلام اور داڑھی، مقام رسول ﷺ مقام صحابہ، تعارف ابن تیمیہ، مقام والدین، نظریات صحابہ، انوارالقرآن وغیرہ۔

آپ کی خدمت دینیہ کومولیٰ تعالیٰ قبول ومنظور فرمائے اور ان کے فیض کو منظور کرتے ہوئے منظور احمد فیضی کو دارالجنان میں جگہ عطا فرمائے اور انکی قبر کوخوشبو سے بھر دے۔

فقط یک از سگ بارگاہ غوثیت

محمد اسماعیل قادری ضیائی

خادم دارالعلوم امجدیہ

۲۵ فروری ۲۰۰۷

''ممتاز عالم دین''

جانشین فقیہ اعظم، فاضل اجل

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوری دامت برکاتہم

مہتمم وشیخ الحدیث ورئیس دارالافتاء دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور

محترم حضرت علامہ مفتی محمد محسن فیضی صاحب زید فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے عظیم والد اور اہل سنت کے محسن وممتاز عالم دین کا وصال سانحہ عظیمہ اور ''موت العالم موت العالم'' کا مصداق ہے۔اللہ تعالیٰ ان کی خدمات دینیہ کو قبول فرمائے اعلیٰ علیین میں انہیں جگہ دے ان کے فیوض و برکات کو تا قیام قیامت جاری و ساری رکھے۔اور آپ حضرات کو ان کا مشن جاری رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

حضرت والا قدر سے کئی یادیں وابستہ ہیں۔بصیر پور میں کم از کم تین خطاب یادگار ہیں۔حضرت سے ملاقاتوں کا سلسلہ ارض پاکستان سے لے کر دیار حبیب الرحمٰن ﷺ تک تھا۔

حق مغفرت کرے کہ عجب فیض بار تھا

احقر دل کی گہرائیوں سے تعزیت پیش کرتا ہے اور آپ کے لیے دعا گو ہے۔

والسلام

محبّ اللہ نوری

24/7/06

''علوم عقلیہ ونقلیہ کے بحر ذخار''

پیر طریقت، رہبر شریعت

حضرت علامہ سید ظفر علی شاہ صاحب مہروی دامت برکاتہم

مہتمم جامعہ غوثیہ مہریہ لودھراں

بسم اللہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ المجتبیٰ و الہ التقی امابعد

حضرت علامہ منظور احمد فیضی علیہ الرحمہ سے عرصہ ۲۸ سال سے شرف نیاز مندی رہا ہے۔وہ علوم عقلیہ ونقلیہ کے بحر ذخار تھے، مگر علمی نخوت وکبر سے مبرا تھے سلف صالحین کے علم وفضل کا عکس جمیل تھے، عشق رسول ﷺ کی متاع گرانمایہ ان کی پہچان تھی، سادگی تواضع، اہل بیت کرام سے محبت اور اس حوالہ سے سادات کا احترام ان کی خصوصیات میں تھا۔بارہا مدینہ منورہ میں حاضری کے دوران ان پر ایک عجیب کیفیت ومستی کا عالم دیکھا۔

فقیر ان کی کن خوبیوں کا تذکرہ کرے وہ مجسم خوبی تھے، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، اور ان کے جانے سے جو خلاء پیدا ہوا ہے ان کے صاحبزادگان کے ذریعہ اس کو پر فرمائے آمین بجاہ النبیہ الامین ﷺ

احقر افقر سید ظفر علی مہروی غفرلہ

مہر آباد شریف

جامعہ غوثیہ مہریہ لودھراں

۲۲ جمادی الثانی ۱۴۲۸

''عظیم مناظر''

پیر طریقت رہبر شریعت

حضرت علامہ میاں فتح محمد قادری صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ فتحیہ جلال پور پیراوالہ ضلع ملتان

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ الحدیث والتفسیر، استاذ العلماء، مناظر اسلام فخر المدرسین حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ اس دار فانی سے دار بقا کی طرف رحلت فرمائے گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون حضرت کی ذات تعارف کی محتاج نہ تھی۔آپ متعدد کتابوں کے مصنف تھے اور مناظرے کئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر مقام پر فتح و کامیابی عطا فرمائی تھی۔اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، آپ کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے، آمین

فقیر فتح محمد قادری

آستانہ عالیہ قادریہ فتحیہ جلال پور

پیروالا ملتان

''محدث عصر''

خطیب ملت اسلامیہ

حضرت علامہ مولانا سید شمس الدین بخاری صاحب دامت برکاتہم

امیر جماعت اہل سنت پاکستان لاہور ڈویژن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

فاضل جلیل، عالم نبیل، جامع المعقول والمنقول، حاوی الفروع والاصول شیخ الحدیث والتفسیر، استاذ الاساتذہ، فخر الجہابذہ، محدث عصر حضور قبلہ علامہ محمد منظور احمد فیضی قدس سرہ العزیز کا وصال پاک اہل سنت و جماعت کیلئے ایک عظیم صدمہ اور بہت بڑا ناقابل تلافی نقصان ہے۔ قحط الرجال کے اس دور میں اتنی بڑی جامع شخصیت جو ہر میدان میں عظیم ترین شخصیت تھے کی جدائی اتنا بڑا خلا ہے کہ جو صدیوں تک پورا ہونا مشکل ہے۔

دل کی گہرائیوں سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکے بہت زیادہ درجے بلند فرمائے اور آپ کی علمی، عملی، روحانی، فیض کو آپکے صاحبزادگان عالیمرتبت اور تلامذہ کے ذریعے جاری رکھے۔ آمین

احقر سید شمس الدین بخاری مہروی

صدر جماعت اہلسنّت لاہور ڈویژن

''جامع شخصیت''

رئیس المحققین استاذ العلماء

حضرت علامہ مفتی عبدالمجید سعیدی رضوی فیضی صاحب دامت برکاتہم

مہتمم وصدر شعبہ تدریس وافتاء جامعہ غوث اعظم رحیم یار خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ الامین سیدنا ومولانا محمد وعلی اٰلہ واصحابہ واتباعہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ وعلینا معھم اجمعین

کچھ ہستیاں اپنی مثال آپ ہوتی اور صدیوں بعد آتی ہیں حضرت بھی انہی میں سے ایک تھے جو مبالغہ سے بالکل پاک اور حقیقت واقعیہ ہے جس کے ہزاروں چشم دید گواہ موجود اور اپنے بیگانے سب معترف ہیں، قدرت نے آپ کو حسن ظاہر و باطن دونوں سے نوازا تھا انتہائی خوش شکل، جاذب و دلکش حسین صورت، دلفریب شخصیت کہ احسن تقویم کے مصداق جس پر نیکی تقوی حب رسول ﷺ کے نور ونگہت کا پہرا مع رعب وجلال وھیبت کہ بے ساختہ زبان پر آئے ''**لم یر مثلہ**'' نہایت درجہ عقیل وفہیم ذھین وفطین، ذکی وطباع، نکتہ داں، نکتہ رس ونکتہ شناس، غضب کی قوت حافظہ، شجاع، نڈر، بے باک، فصیح بلیغ ادیب اریب، محقق، مدقق، مفتی، محدث، مفسر، فقیہ، اصولی، جامع علوم آلیہ وعالیہ وعقلیہ ونقلیہ، شہنشاہ تدریس، دلائل وبراہین کا انبار لگانے والے شہسوار خطابت، حاضر دماغ وحاضر جواب، رد اہل تنقیص میں ماہر کامل، جملہ اہل باطل کے خلاف مناظر اعظم وشیر ژیاں وذوالاخذ والبطش، ذاکر شاکر

تہجد گذار، خوف خدا وعشق مصطفیٰ ﷺ میں ہمیشہ اشکبار، کثرت سے درود پڑھنے والے، پابندی سے تلاوت قرآن کرنے والے، تحریر وتقریر وتدریس وغیرہا سے لاکھوں کے ایمان کے محافظ، کثیر الفیض، شیخ طریقت وروحانیت بکثرت زائر حرمین طیبین زادھما اللہ تعظیماً وتکریماً مع ہذا پیکر خلوص وللّٰہیت، سراپا تقوی وطہارت متواضع ومنکسر نہ اعلان نہ تشہیر نہ حب جاہ، **ولنعم ما قیل**

ع

دونوں جگت لوٹے بیٹھا ہے

پھر بھی بھولا بھالا ہے۔

ولیس علی اللہ بمستنکر ان یجمع العالم فی واحد۔ صدقات جاریہ میں صالح اولاد، دینی ادارے، تالیفات انیقہ اور تلامذہ (یعنی جملہ طرق) چھوڑے ہیں (**من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعولہ رواہ احمد ومسلم وغیرھما**) اور کچھ بھی نہ ہوتا تو ہمارے استاذ گرامی مستغنی عن الالقاب شیخ الحدیث حضرت قبلہ مولانا علامہ مفتی محمد اقبال صاحب سعیدی رضوی دامت برکاتہم العالیۃ (حال مسند حدیث وتدریس جامعہ انوار العلوم ملتان) بھی اس کے لئے کافی تھے کہ آپ حضرت کے مکمل شاگرد (اور ارشد تلامذہ سے) ہیں بالفاظ دیگر جامعہ انوار العلوم سے (ہمارے استاذ صاحب قبلہ کی تشریف آوری کے بعد) نکلنے والی تمام کھیپ حضرت ہی کے سلسلہ فیض کے چشمے ہیں پس فقیر کے بھی آپ روحانی وعلمی جد امجد ہوئے جس پر ہمیشہ شفقت رکھی بکثرت مناظروں میں اپنے ساتھ رکھا اور بعض میں بطور خصم بھی پیش فرمایا (**وللتفصیل موضع آخر**) **فرحمہ اللہ تعالی رحمۃ واسعۃ ونور اللہ مرقدہ الکریم وقدس اللہ سرہ العزیز**

ع

''بچشم خود نازم کہ جمال تو دیدہ است''

فقط

نمقہ الفقیر عبدالمجید سعیدی رضوی قادری فیضی بقلمہ

صدر شعبہ تدریس وافتاء ومہتمم جامعہ غوث اعظم رحیم یار خان

۱۴ مئی ۲۰۰۷ بروز ایمان افروز وباطل سوز پیر

”شیخ المحد ثین ولی ابن ولی“

خطیب پاکستان، حضرت مولانا حافظ مشتاق احمد سلطانی صاحب دامت برکاتہم

گوجرانوالہ

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

اللہ کا ہزار مرتبہ شکر ہے بندہ ناچیز شیخ المحد ثین، رئیس المدرسین، سید المناظرین علامہ ابن علامہ ولی ابن ولی مولانا مفتی محمد منظور احمد فیضی رحمہ اللہ کے وصال کی اطلاع ملی بندہ دعا کیلئے حاضر ہوا دعا ہے اللہ کریم آپکو جوار اعلیٰ اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، اللہ ان کے نور دیدہ علامہ مفتی محمد محسن صاحب ودیگر برادران کو اس گلشن کی آبیاری کرنے کی ہمیشہ ہمت عطا فرمائے بندہ خادم کی دعا ہے علامہ فیضی صاحب کا یہ گلشن جاری وساری رہے آمین

آپکی زندگی مبارک عین سنت مصطفوی اور عشق رسول کی مجسمہ پیکر تھی۔ علمی عملی، ادبی، فنی، انداز سے حضرت کو پورا عبور تھا۔ اور ساری زندگی مسلک اہل سنت و جماعت بریلوی کی اشاعت کی مجاہدانہ رنگ علمانہ، مفتیانہ رنگ مناظرہ رنگ ہر صفت سے اللہ نے آپکو متصف فرمایا تھا، اللہ ان کی قبر منور پر ہمیشہ رحمت عطا فرمائے درجات بلند فرمائے آپکے نور نظر صاحبزادگان مولانا مفتی محمد محسن صاحب اور مولانا محمد حسن صاحب صاحبزادہ محمد حسین صاحب اللہ اس گلشن کو ہمیشہ سلامت رکھے۔

والسلام

خادم العلماء حافظ مشتاق احمد سلطانی

جناح روڈ گوجرانوالہ

”شیخ القرآن، محدث زمان“

مقرر خوش الحان

حضرت علامہ مولانا نذیر احمد قریشی صاحب دامت برکاتہم

روہیلانوالی ضلع مظفر گڑھ

بسم الله الرحمن الرحيم نحمده و نصلی و نسلم علی سیدنا محمد و اله وسلم

فقیر نذیر احمد قریشی اپنی معلومات کے مطابق قرطاس پہ یہ رقم کرتا ہے کہ شیخ القرآن، محدث زمان حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد صاحب فیضی علیہ الرحمہ وقت کے جہاں شیخ القرآن تھے وہاں شیخ الحدیث بھی تھے اور آقا دو عالم ﷺ کا عشق اور محبت کا تو یہ عالم تھا کہ نعت شریف سنتے ہی ذوق میں آجاتے اور چشم اشکبار ہو جاتی اور میدان مناظرہ میں ایسے کہ دشمن بات تک نہ کر سکتا ایسے سولات قائم فرماتے کہ علماء بھی دست بدنداں رہ جاتے۔

بچھڑے وہ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے ملک کو ویران کر گیا

یکے از غلامان او

نذیر احمد قریشی

”مشائخ کا عکس جمیل“

فقیہ العصر، استاذ العلماء

حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم قادری صاحب دامت برکاتہم

مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر

بسم الله الرحمن الرحيم

مناظر اسلام حضرت مولانا علامہ منظور احمد فیضی رحمہ اللہ تعالی کا شمار اہل سنت کے اکابر علماء عاملین میں ہوتا تھا تدریس، تحریر، خطابت، مناظرہ یہ خوبیاں بالعموم ایک شخصیت میں جمع نہیں ہوا کرتیں مگر علامہ فیضی ان میدانوں کے شہسوار تھے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں علوم ظاہری کے ساتھ ساتھ علوم باطنیہ میں بھی حظ وافر عطا فرمایا تھا۔ جہاں وہ ایک جید عالم دین تھے وہاں وہ ایک محقق صوفی بھی تھے میں نے ان کے آخری دور میں کئی بار زیارت کی انہیں حلیم، کریم اور اپنے شیوخ کا عکس جمیل پایا۔

ان کے ایام جوانی میں جبکہ میں مبتدی طالب علم تھا۔ دو تین بار خطاب سننے کا اتفاق ہوا وہ میرے پسندیدہ مقررین میں سے تھے۔

وہ فصیح اللسان قادر الکلام خطیب تھے، ان کا خطاب انتہائی دلنشین جاذب قلب ونظر اور زود اثر ہوتا تھا۔ دوران خطاب جب اپنے مخصوص انداز میں طویل طویل عربی فارسی عبارات پڑھتے اور قرآن وحدیث سے اچھوتے انداز میں معتقدات اہل سنت پر دلائل قائم کرتے تو علماء عش عش کر اٹھتے مجمع پر چھا جاتے اور ایک سماں باندھ

دیتے تھے، وطن عزیز پاکستان بالخصوص جنوبی پنجاب کے باسی انکی خدمات دینیہ کو ہمیشہ یاد رکھیں گے ان کے خلاء کو محسوس کریں گے وہ دنیا سے پردہ فرما گئے، مگر اپنی دینی خدمات کی بدولت امر ہیں زندہ ہیں ان کا فیضان ان کے علمی وارثوں کے ذریعے ان کے صاحبزادگان کے ذریعے اور ان کے تلامذہ کے ذریعے جاری رہیگا اللہ تعالیٰ انکی مساعی دینیہ کو مقبول فرمائے اور انکی مرقد کو مطلع انوار بنائے آمین

فقط

محمد ابراھیم القادری الرضوی غفرلہ

خادم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر

29-04-07

۱۱ ربیع الاخر ۱۴۲۸ھ

"عظیم مناظر"

استاذ العلماء، فاضل جلیل

حضرت علامہ مفتی ھدایت اللہ پسروری صاحب دامت برکاتہم

مہتمم جامعہ ھدایت القرآن ملتان

بسم الله الرحمن الرحیم الصلوة و السلام علیک یا رسول الله

آج 10 جولائی 2006 بروز پیر 11 بجے دن نازش اہل سنت شیخ التفسیر و الحدیث حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج محمد منظور احمد صاحب فیضی نور اللہ مرقدہ کی تعزیت کیلئے حضرت مولانا محمد اقبال اظہری صاحب اور امتیاز احمد خان نورانی اور قاری محبوب احمد چشتی کے ہمراہ جامعہ فیضیہ رضویہ فیض الاسلام احمد پور شرقیہ حاضر ہوا آپکے خلف الرشید حضرت صاحبزادہ مفتی محمد محسن فیضی صاحب دام ظلہ سے ملاقات ہوئی۔

حضرت والا کی شخصیت دنیائے سنّیت کیلئے ایک عظیم محسن، بے باک خطیب، عظیم مناظر، محقق استاذ کی حیثیت رکھتی تھی، آپ نے حیات مستعار کا ایک ایک لمحہ مذہب حق اہل سنت کے فروغ اور اسکی ترویج و اشاعت کیلئے گذارا۔ آپ یہاں حضرت قبلہ خواجہ فیض محمد شاہجمالی رحمۃ اللہ علیہ کے باطنی فیوضات کے امین تھے، وہاں غزالی دوراں امام اہل سنت سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ کے علمی روایات کے وارث تھے، جہاں آپ زندگی بھر ان شیوخ کے روحانی اور علمی فیضان کے ترجمان بنے رہے۔ وہاں قائد ملت اسلامیہ امام شاہ احمد نورانی علیہ الرحمہ کے مشن نظام مصطفےٰ کے نفاذ اور مقام مصطفےٰ ﷺ کے تحفظ کی تحریک کے سرگرم مبلغ اور سپاہی کی حیثیت سے

خدمات انجام دیتے رہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سرکار دو جہاں علیہ السلام کے صدقے سے آپکے شہزادگان اور عزیزم مفتی محمد اکرام المحسن کی عمروں میں برکت عطا فرمائے۔ اللہ کریم فیضی صاحب علیہ الرحمۃ کے چراغ کو ہمیشہ فروزاں رکھے۔ آمین بحرمۃ سید المرسلین ﷺ

ھدایت اللہ پسروری

صدر جمعیت علماء پاکستان پنجاب

محمد اقبال اظہری

نائب صدر اول جمعیت علماء پاکستان پنجاب

"ہم عصر علماء کے سرتاج"

قائد جمعیت مشائخ پیر محمد فضل حق صاحب قادری دامت برکاتہم

سجادہ نشین آستانہ عالیہ قبلہ محدث کبیر نوری دربار فیصل آباد

شیخ القرآن والحدیث استاذ العلماء الحاج علامہ محمد منظور احمد فیضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہم عصر علماء کے سرتاج تھے، آپ کے علم سے ایک دنیا فیض حاصل کرتی رہی، آپکے اس دنیا سے رخصت فرما جانے سے اہلسنّت و جماعت میں بہت بڑا خلا پیدا ہوگیا، جو صدیوں پر ہوتا ہوا دکھائی نہیں دیتا۔ میری دلی دعا ہے اللہ تعالیٰ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے اور حضرت صاحبزادگان والاشان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور والد گرامی کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین

محمد فضل حق عفی عنہ

"عظیم مفکر"

حضرت پیرزادہ حفیظ البرکات صاحب دامت برکاتہم

ڈائریکٹر جنرل ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

گرامی مرتبت جناب صاحبزادہ صاحب

السلام علیکم!

مزاج بخیر

محترم جناب علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی کی وفات کی اطلاع سن کر بہت دکھ اور افسوس ہوا۔ ایسی عہد آفریں شخصیات صدیوں کی گردش دوراں کے بعد ہی ظہور پذیر ہوتی ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک بہت بڑے عاشق رسول، اور دور حاضر کے عظیم مفکر تھے۔ ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اشاعت اسلام کا تاریخ ساز کام لیا ہے۔ بالخصوص مسلک اہل سنت کیلئے آپ نے جو انقلابی اور نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں ان کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی قبر مبارک پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ والسلام

محمد حفیظ البرکات شاہ

''تحریر وتقریر کے شہنشاہ''

مجاہد ملت، خطیب ملت اسلامیہ حضرت علامہ مولانا محمد اقبال اظہری دامت برکاتہم

مہتمم جامعہ اظہر العلوم شجاع آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم اور تاجدار انبیاء ﷺ کے دین اسلام کے عظیم مبلغ، شیخ القرآن والحدیث، استاذ العلماء، مناظر اعظم حضرت علامہ الحاج محمد منظور احمد فیضی علیہ الرحمۃ اللہ کے عظیم بندے اور پیارے مصطفیٰ علیہ السلام کے سچے عاشق تھے۔

آپکی زندگی ہر لمحہ دین اسلام کی تبلیغ اور مسلک حق اہلسنت و جماعت کی ترویج واشاعت میں گذری، صحابہ کرام، اہل بیت عظام، اور اولیاء کرام کے نصب العین اور مشن کیلئے آپ نے انتھک جدوجہد فرمائی آپکے وصال پر ملال سے سواد اعظم کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ آپ نے عوام الناس کے قلوب میں عشق رسول ﷺ کی شمع فروزاں فرمائی، تحریر وتقریر کے شہنشاہ تھے، آپ اپنے نام کی طرح واقعی پیارے۔ مصطفےٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں منظور ومقبول عالم دین تھے، اللہ تعالیٰ آپکے درجات کو بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے آمین بحرمۃ سید المرسلین ﷺ
نماز جنازہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا، آج ختم چہلم میں حاضر ہوں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

طالب دعا

محمد اقبال اظہری

مہتمم مدرسہ محمدیہ اظہر العلوم، خطیب نوری جامع مسجد شجاع آباد

ضلع ملتان، خادم جمعیت علماء پاکستان

''علمی وروحانی شخصیت''

جامع المعقول والمنقول

حضرت علامہ مفتی محمد مختار احمد غوثوی صاحب دامت برکاتہم

مہتمم جامعہ مہریہ بہاول پور

استاذ العرب والعجم شیخ القرآن والحدیث محب رسول حضرت قبلہ علامہ مولانا منظور احمد صاحب فیضی نور اللہ مرقدہ ایک بے مثال علمی وروحانی شخصیت تھے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی مسلک حق اہل سنت کی خدمت میں بسر فرمائی، عشق مصطفیٰ ﷺ کے جام پہ جام پلاتے رہے۔ ہزاروں گم گشتہ راہ آپ کی علمیت وروحانیت سے متاثر ہو کر ہدایت یافتہ ہوگئے آپ کی ذات پر حضور غزالی زماں، رازی دوراں امام اہل سنت حضرت قبلہ علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی ناز تھا۔ آپ حضور غزالی زماں کا خصوصی فیضان تھے اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ فیضی صاحب کے جملہ صاحبزادگان کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور بالخصوص آپکے سجادہ نشین حضرت علامہ مولانا مفتی محمد محسن صاحب زید مجدہ کو ان کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

مختار احمد مفتی جامعہ مہریہ فیض آباد

''محافظ مقام رسالت ﷺ''

حضرت علامہ مولانا پیرزادہ خورشید احمد شمس القادری صاحب دامت برکاتہم

فتح پور کمال ضلع رحیم یار خان

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

شیخ الحدیث، مناظر اسلام، عاشق رسول مقبول ﷺ حضرت قبلہ علامہ مولانا منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ لیکن علم میں عمل میں اور حقیقت میں بندہ ناچیز ہی کیا علماء علمی مقام آپ کا بتا سکتے ہیں۔ غزالی زماں رحمۃ اللہ علیہ یا آپ کے مرشد کریم اور استاد محترم حضرت علامہ احمد سعید کاظمی صاحب اور انکے بھائی حضرت خلیل احمد صاحب علیہ الرحمہ یا آپ کے والد گرامی حضرت قبلہ پیر محمد ظریف رحمۃ اللہ علیہ یا خورشید ملت حضرت علامہ مولانا خورشید احمد فیضی یا خود آپ کے پیر ومرشد حضرت قبلہ خواجہ فیض محمد صاحب شاہ جمالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بندہ حصول برکت کیلئے چند حروف رقم کر رہا ہے۔ جو یادگار رہے اور میرے لیے ذریعہ نجات بنیں پڑھنے والے دعا فرمادیں گے۔ حضرت قبلہ علامہ فیضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ باکمال عالم دین اور باعمل تھے زندگی نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے دین اور آپکے مقام کے تحفظ اور آپکے اسلام کے نفاذ میں گذاری بطریق احسن مدلل خطاب سے اور تحریر سے رہنمائی فرمائی۔ سفر کی صعوبتیں برداشت فرمائیں گلی گلی کوچہ کوچہ بستی بستی شہر شہر پیغام مصطفیٰ ﷺ پہنچایا اور عشق مصطفےٰ ﷺ کو پھیلایا عقائد پختہ کیلئے علم ٹھوس عطا کیا عمل کو بطور

عملی نمونہ پیش فرمایا ہم پر شاگردوں پر اولاد پر احسان عظیم فرمایا آپکی کرامت ہے آپ کے صاحبزادہ عالم باعمل اور صاحب اخلاق ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز فرمائے آمین اور آپ کے مشن کو جاری اور ساری رکھنے کی توفیق بخشے آمین بہرحال حضرت کی عرصہ تک تکلیف درجات کی بلندی کا باعث ہے ہر زبان سے دعائیں نکلتی رہیں وفات کا سنکر دل کا صدمہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ آپکی قبر انور پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے آپ کا مدرسہ، آستانہ ترقی کرے اور آپکی روح ہم سب سے راضی رہے آمین ثم آمین

فقیر پیرزادہ خورشید احمد شمس القادری

ضلعی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت رحیم یار خان

''مرشد کریم علیہ الرحمہ''

مناظر اسلام، عظیم مذہبی اسکالر

حضرت علامہ مفتی ثاقب اقبال شامی فیضی دامت برکاتہم

پرنسپل جامعہ کنز الھدیٰ برمنگھم، برطانیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ

ملت اسلامیہ عرصہ دراز سے قحط الرجال کا شکار ہے، جو صاحب کمال، بزم ہستی کو الوداع کہتے ہوئے عالم جاودانی کا رخ کرتا ہے اپنی جگہ خالی چھوڑ جاتا ہے اور اسکو پر کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا، خصوصاً جب کوئی ایسی ہستی داغ مفارقت دیتی ہے جو علم و عرفان کا حسین منبع ہو اور جو قول و عمل کی برکات سے بیک وقت مزین ہو، جسکا دل ملت کے غم میں ہر وقت اشک فشاں ہو، جسکا ذہن کسی جاوداں مستقیم کا سراغ لگانے کیلئے ہر وقت فکر و تدبر میں مشغول ہو، جسکی سیرت کی تابانی اور روح کی پاکیزگی مردہ دلوں اور افسردہ روحوں کو حیات نو کا پیغام دے رہی ہو، جب کوئی ایسی ہستی ہمارے درمیان سے چلی جاتی ہے، تو غم کے گھپ اندھیرے ساری فضا پر محیط ہو جاتے ہیں، ایسے سوگوار لمحات میں جب قلم پر لرزہ طاری ہو، دل و دماغ اور روح میں سناٹے ہوں۔ ایسی اداس کیفیت میں ایسی عظیم شخصیت جو ایک فرد نہیں بلکہ ایک پورے عہد کی ولولہ انگیز داستان ہے، ایسے مرد قلندر کے متعلق لکھنا مجھ بے بساط کے بس کا روگ نہیں، یقیناً برطانیہ کی مادیت پرست اور روحانیت سے محروم آب و ہوا میں بیٹھ کر مرشد کریم کے حالات قلمبند کرنا بھی مناسب نہیں لہٰذا آج رمضان المبارک کی

27 شب سیاح لامکان، کونین کے والی ﷺ کے قدموں میں بیٹھا، گنبد سبز کے سائے میں اس حضوری اسے اکتساب فیض کرتے ہوئے، اپنے مرشد کریم امام المفسرین، مناظر اعظم، نابغہ عصر، شیخ الحدیث والتفسیر، فنافی الرسول ﷺ، بیہقی وقت، جامع المعقول، حاوی الفروع والاصول، صاحب تصانیف کثیرہ، زائر رسول اللہ ﷺ (مرازا) عاشق رسول، پیر طریقت، رہبر شریعت، فخر العلماء والصلحاء، آقائے نعمت، مربی جسم و روح، سیدی و سندی وسیلتی و ذخیرتی و ملجائی و ماوی حضرت الحاج محبوب حبیب علامہ محمد منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ کی جیتی جاگتی یادوں کو نذر قرطاس کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اس عظیم مقام کے انتخاب کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ آج سے ٹھیک 3 سال پہلے اسی جگہ بیٹھے ہوئے فیضی کریم کا یہ غلام رسالت مآب ﷺ کے توسل، حیات الانبیاء اور میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر منکرین کے معروف علماء عبداللہ شاکر اور احمد الرزاق سے مناظرہ کر رہا تھا، ان کی شکست اور اہلسنّت کی عظیم فتح کو دیکھ کر عرب و عجم کے غیور سنی مسلمان مدینہ شریف میں ایک جلوس کی صورت میں یارسول اللہ ﷺ کے نعرے لگا رہے تھے، دوران مناظرہ جب فریق مخالف کے چند گستاخان کلمات پر میں نے انکے علی الاعلان تکفیر کی تو مجھے گرفتار کرلیا گیا، جب مجھے چند ساتھیوں کے ساتھ مکتب سے باہر لایا گیا تو عشاقان مصطفیٰ ﷺ کے جم غفیر کو دیکھ کر ان پر کپکپی طاری ہوگئی، مزید جب میں نے ان کو برطانیہ کی ایمبیسی رابطہ کرنے کی دھمکی دی تو فرنگیوں کی چھتہ چھاپہ میں پلنے والے غلام اپنے آقاؤں کا نام سن کر سہم گئے اور کہنے لگے کہ آپ ہمارے مہمان ہیں آپکو مناظرے کی دعوت ہم نے دی تھی لہٰذا ہم آپ کو جانے دیتے ہیں لیکن ہمارے ساتھی آپکا تعاقب کرتے رہیں گے، تاکہ آپ عوام الناس کو یوں مناقشات کرنے پر نہ ابھاریں عالمی مبلغ اسلام حمزہ علی قادری (کراچی) اور علامہ

اسلم قادری (کراچی) نے مشورہ دیا کہ اس عظیم کامیابی پر جشن فتح سید ضیاء الحق صاحب کے ہوٹل پر جناب شیخ الحدیث قبلہ فیضی صاحب کے ساتھ منائیں گے۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ آج میری ملاقات ان صفات کے حامل مرد قلندر سے ہونے والی ہے جن کی تلاش میں بے شمار عربی و عجمی مصری و شامی شیوخ کی صحبت میں رہا ہوں میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میں مرشد کامل کی تلاش میں استخاروں کی صورت میں خوابوں میں کرتا ہوں آج سرکار ﷺ کے قدموں میں اللہ عزوجل نے کھلی آنکھوں سے انکے دیدار کے جام پلائے گا عوام و علماء کے ساتھ ہوٹل تک پہنچے تو حضرت کے پوتے مفتی محمد اکرام المحسن صاحب فیضی سے ملاقات ہوئی، فرمایا آپ کی خوش قسمتی ہے حضرت بھی تشریف لائے ہیں، اور مناظرے کے متعلق سن کر بہت خوش ہوئے، ہوٹل میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتا ہوں، وہ عظیم شخصیت حضرت شاہ جمالی کریم اور قلندر وقت حضرت خواجہ غلام یاسین فیضی شاہجمالی رحمۃ اللہ علیہما کے محبوبیت کے درجہ پر فائز ولی اللہ، برکت رسول اللہ فی الھند، محقق علی الاطلاق سیدنا شیخ محمد عبد الحق دھلوی رحمۃ اللہ علیہ جنہیں عالم رویا میں سند حدیث خود عطا فرمائیں، میرے سامنے جلوہ نما ہیں، خوبصورت قد و قامت، سفید رنگ، چمکتی نگاہیں، مقناطیسی نظریں، معتدل سر، عریض پیشانی، ہموار رخسار، شاداب دہن، سفید داڑھی، خوبصورت اندام، کشادہ سینہ، سفید چادر اوڑھے حضرت اس گناہگار کی طرف حسین نگاہیں اٹھائیں تو دل بے قابو ہوگیا گویا ساری زندگی جس روحانی مرکز کی تلاش میں تھا وہ اس لعل نظر کی نگاہوں میں نظر آ رہا تھا۔

جب فیضی کریم سے ملاقات کیلئے قریب ہوا تو حضرت کی آنکھوں میں کڑکتی بجلیاں اور پر نور چہرے کا جمال بولا، یہ شخص فولاد ہے، جب میٹھی میٹھی شیریں اور

دلگداز باتیں سنیں تو دل سے آواز آئی یہ شخص موم ہے، پھر اس سحر انگیز مختصر رفاقت کے بعد جب میں اپنا دل اس ہستی کو دے کر اٹھا تو میرے اندر سے آواز آئی یہ شخص موم اور فولاد کا حسین سنگم ہے وہ ایک گلاب ہے اور خوشبو کا ایک نیا احساس جگاتا ہے، مرشد کریم نے بڑی شفقت سے بیٹھنے کو فرمایا اور فرمایا مناظرہ کس نے کیا ہے، جناب عمران چوہدری چیرمین سنی فاؤنڈیشن اور علامہ حمزہ علی القادری اور میں نے مختصراً روئداد مناظرہ بیان کیا پھر حضرت نے گفتگو شروع فرمائی، حضرت کے لبوں سے نکھرتے ہوئے الفاظ خوبصورتی کی پیتاں ایسی خوشبوں بکھیر رہی تھی جیسے روحوں کا آنگن معطر کر رہی ہو، انسانی تاریخ گواہ ہے کہ بعض اوقات مختصر ترین حروف کی ترکیبی وضاحتیں لفظوں کے اندر روحوں اور دلوں کو مسخر کر کے اپنے قبضے میں لے لیتی ہیں اور بعض اپنی ساخت میں وہ تاثیر سموئے ہوئے تھے۔ جن کی ادا ہوتے ہی ٹیڑھے افکار کی پیچیدہ پگڈنڈیاں ہموار راہوں میں بدل جاتی ہیں اور کچھ خطبے اور وعظ و نور کے وہ لشکر تیار کر دیتے ہیں، جو نور و ظلمت کے معرکوں میں غلبہ و نور کا ذریعہ ثابت ہوئے، مرشد کریم کی گفتگو پیشہ ور واعظوں کی طرح نہ تھی آہ جبا پوش صوفی، اور دلکش شیخ کی صوفیانہ ظاہر داریوں سے آشنا تھے لیکن مطمئن دل ستھری سوچوں پاکیزہ سیرت، سادہ زندگی تڑپتے افکار، اور زندہ جذبوں نے آپ کی گفتگو میں وہ رنگ بھر رکھے تھے، جس کے حسن و نور کو قوس و قزح بھی پیش کرنے سے عاجز تھے، آپ کی زبان سے بے شمار ایسے جملے ادا ہوئے جن کی کاٹ سے مجھے اپنے نفسانی خواہشات کی تڑپتی لاشیں نظر آنے لگیں میں نے اسی دن مرید ہونے کا ارادہ کرلیا اس حسین سفر میں مشد کریم کی صحبت سے بار بار فیضیاب ہوتا رہا، حضرت نے خلافت عطا فرمائی، اور بار بار فرماتے رہے، برطانیہ پہنچتے ہی بیعت کرنا شروع کر دینا اور پھر دیکھنا میرے شاہ جمالی کریم کا فیضان کیسے

پھیلتا ہے، میں یہی غرض کرتا رہا کہ حضرت تحریک کی ذمہ داریاں بھی ہیں اور میں اس کام کا اہل نہیں ہوں، بار بار معذرت کرتا رہا، اور یونہی دو سال گزر گئے، اس دوران مدینہ شریف میں، کراچی میں، احمد پور شرقیہ شریف میں مرشد کریم سے روحانی تربیت کے حصول کیلئے حاضر ہوتا رہا چند مہینے قبل جب پیرس میں تحریک کنزالھدی کی ایک کنونشن میں تقریر کے سلسلے میں تھا، تو خواب میں مرشد کی زیارت ہوئی فرمایا جلدی برطانیہ جاؤ اور اپنے مرید ناصر کو لے کر فوراً پاکستان آؤ، ناصر سے کہنا شہد کی بوتل ضرور ساتھ لے کر آئے، اسی صبح برطانیہ پہنچنے پر معلوم ہوا کہ ناصر سمیت چار بھائیوں کو حضرت کا دیدار اسی رات کو ہوا تھا، اور شہد کے متعلق فرمایا، میرے ہاتھوں سے مس کرنا، ادھر حضرت کے پوتے مفتی محمد اکرام المحسن صاحب فیضی کا فون آیا کہ حضرت کی طبیعت بہت خراب ہو چکی ہے ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا ہے، ہم چار افراد دوسرے ہی دن حضرت کی قدم بوسی کیلئے احمد پور شرقیہ شریف میں پہنچ آئے۔

احمد پور وصال سے ایک دن قبل حضرت کی زیارت ہوئی، آج برطانیہ میں، سلسلہ عالیہ چشتیہ جمالیہ فیضیہ سے وابسطہ سینکڑوں لوگ اسی شہد کی بوتل مس کرتے ہوئے، بیماریوں سے شفایاب ہو رہے ہیں، اور بے شمار انگریز نومسلم مرد اور عورتیں سلسلہ عالیہ کی ہفتہ وار محفل میں حق فیضی یا فیضی کا ورد کرتے نظر آتے ہیں، اور متعدد نو مسلم انگریز ایسے بھی ہیں جنہوں نے کبھی حضرت کی زیارت نہیں کی لیکن عالم رویا میں کی گئی ملاقاتوں کی بنیاد پر من وعن حضرت کا حلیہ بیان کرتے ہیں کچھ احباب ایسے بھی ہیں جو ابتداً سلسلہ عالیہ کے اوراد وظائف پر بہت زور دیتے تھے، لیکن عالم رویا پر مرشد کریم کے حکم پر علوم وفنون کیلئے ادارہ کنز الھدی میں درس نظامی پڑھ رہے ہیں، جس طرح مرشد کریم کی شخصیت میں علوم وروحانیت کا حسین امتزاج نظر آتا تھا

اور گستاخان مصطفےٰ ﷺ کو میدان مناظرہ میں شکست دیتے تھے، عین اسی طرح آج اپنے غلاموں کی بھی تربیت فرما رہے ہیں، راقم الحروف سے اکثر ایک سوال پوچھا جاتا ہے جس کا جواب میں یوں دیتا ہوں۔

پوچھتے ہو طیبہ جا کر مناظرے کیوں کرتا ہوں
گستاخ ہیں جو مدنی کے جہاد ان سے کرتا ہوں
پوچھتے ہو گستاخوں سے کیوں لڑتا اور جھگڑتا ہوں
کافروں سے لڑ کر میں کون سا کفر کرتا ہوں
پوچھتے ہو شام و سحر دین کیوں پڑھتا ہوں
یہ ورثہ میرے فیضی کا بانٹ کر فیض پاتا ہوں
پوچھتے ہو تم ثاقب کے اور جواب میں دلاتا ہوں
استاد ہوں اس عاشق کا عشق کہلواتا ہوں

جب لکھنا شروع کیا تھا میرا ارادہ تھا کہ مسجد نبوی شریف میں سرکار ﷺ کے قریب اسی جگہ بیٹھ کر جہاں مرشد کریم کی صحبت سے فیضیاب ہوتا تھا، حضرت کے مفصل حالات قلمبند کرتا لیکن کافی دیر سے شرطے (مطوع) پوچھ رہے ہیں کہ کیا لکھ رہے ہو لہٰذا مکمل یکسوئی کے ساتھ لکھ نہیں پا رہا اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور اس تحریر کی اصلاح کیے بغیر بارگاہ مصطفےٰ ﷺ سے پاکستان ارسال کر رہا ہوں، لغوی اور تحریری اغلاط کی وجہ سے قارئین سے معافی کا خواستگار ہوں۔

سگ سگان فیضی کریم رحمۃ اللہ علیہ
محمد ثاقب بن اقبال الشامی الفیضی
فی المدینۃ المنورۃ

''بارگاہ رسالت ﷺ میں مقبول ومنظور''

فاضل جلیل، جانشین رفیق ملت
حضرت علامہ مفتی محمد عارف سعیدی صاحب دامت برکاتہم
مہتمم جامعہ انوار المصطفےٰ سکھر ورکن مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت، فیض درجت، امام المناظرین، استاذ العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر صوفی کامل، پیر طریقت، حضرت علامہ منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ اسم با مسمی ہوگے۔

آج اس سانحہ ارتحال پر سنی دنیا غمزدہ ہے اور اس عاشق رسول ﷺ کے سایہ کی محرومی کا احساس شدت سے رہے گا۔ لیکن امید قوی ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے کرم سے اہلسنّت و جماعت کو اس صدمہ پر اجر عظیم عطا فرمائے۔ حضرت موصوف کے دیدار کی لذت نے اندر کے ایک ایک تار کو چھیڑ دیا ہے آپ کی زندگی علمی، تحقیقی مصروفیات میں گذری تاہم جنہوں نے انکو خلوتوں میں پایا تو وہ عجیب ہی رنگ تھا خصوصاً میرے والد گرامی رنگ ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے مدینۃ الرسول ﷺ میں آپکو سرکار دوعالم ﷺ کی بارگاہ میں مقبول اور منظور اور چھپتا قرار دیا۔

حضرت کے تقوی و پرہیزگاری اور اہلسنت کیلئے دردمند دل کی وجہ سے توقع ہے انشاء اللہ آپکے تمام صاحبزادگان حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو جاری رکھیں گے۔ اور اہلسنّت و جماعت کے اس زخم پر مرہم بن جائیں گے آمین

خاک پائے منظور احمد
محمد عارف سعیدی
خام جامعہ انوار المصطفےٰ سکھر

''سراج علم وفضل کی تابانی ہمیشہ تابندہ رہے گی''

فاضل جلیل، عالم نبیل حضرت علامہ مولانا نسیم احمد صدیقی صاحب دامت برکاتہم
سرپرست انجمن ضیاء طیبہ کھارادر کراچی

استاذ العلماء، سراج الفضلاء، سند المفسرین، ممتاز المحدثین حضرت فیض درجت عظیم المرتبت، بیہقی وقت، علامہ فہامہ مولانا محمد منظور احمد فیضی نور اللہ مرقدہ کی ذات گرامی دنیائے سنیت کے لئے گراں مایہ گنجینہ اور سرمایہ وخزینہ کی حیثیت تھی آپ علیہ الرحمۃ کے وصال پرملال کے موقع پر ایسا معلوم ہوا کہ اہل علم میں صف ماتم بچھی ہو اگرچہ آپ عرصہ دیرینہ سے علیل اور مختلف شدید ومہلک امراض میں مبتلا رہے لیکن تدریس وتقاریر اور تصنیف وتالیف میں بدستور مصروف عمل رہے۔

وقت کتنی تیزی سے گذر رہا ہے کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ فقیر اپنے دفتر میں اطلاع کے بعد ابھی چند روز قبل ہی تو نماز جنازہ کے لئے دار العلوم امجدیہ پہنچا تھا شاید نہیں بلکہ یقیناً حضرت علیہ الرحمت کے سانحہ ارتحال کا صدمہ ایسا ہی تھا کہ متعدد صدمات (جو دنیائے سنیت ورضویت کو جکڑے ہوئے ہیں) میں اس صدمہ کا اضافہ، مزید احساسات کو منجمد کر گیا۔

عزیز القدر مولانا علامہ مفتی محمد اکرام المحسن فیضی دام فیضہ نے حضرت علیہ الرحمہ کے پہلے عرس کے انعقاد کی اطلاع فرمائی تو بریلی سوچ میں تحریک ہوئی علامہ منظور احمد فیضی قدس سرہ ہمیشہ اس فکر میں رہے کہ جملہ وابستگان اہل سنت کی فکر ونظر بریلے حصار سے باہر آئے حضرت علیہ الرحمہ نے عقائد اہلسنت کے تحفظ کے لئے تقریر وتحریر سے لیکر تدریس ومناظرہ تک کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اہلسنت و جماعت کو اعتقادی ونظریاتی اور سیاسی اعتبار بھی مضبوط ومربوط کرنے کے لئے آپ کی مساعی

جمیلہ محض قصہ پارینہ نہیں بلکہ تاریخ کا حصہ ہیں اور آپ کی ان مساعی کو وہ حضرات بھی فراموش نہیں کرسکتے جو کہ اس عمل میں زخمی اور مجروح ہوکر آج گوشہ نشین ہیں۔

آپ کے ہزاروں تلامذہ و مریدین کے علاوہ لاکھوں فیض یافتگان، وطن عزیز پاکستان کے طول وعرض کے علاوہ دنیا کے اکثر جغرافیائی خطوں میں آپ کی یاد کا چراغ جلائے ہوئے ہیں گو کہ حضرت علیین کی منازل میں ابدی نعمتوں سے سرفراز ہونے کے لئے ہمیں داغ مفارقت دے گئے ہیں مگر نشان عظمت چھوڑ گئے ہیں اسی لئے فقیر یہ سمجھتا ہے کہ آپ علیہ الرحمہ نے علم وفضل کے جو جھنڈے لہرائے ہیں وہ کبھی سرنگوں نہیں ہونگے اور جو چراغ جلائے ہیں وہ ہمیشہ ضوفشاں رہیں گے۔

(ان شاءاللہ عزوجل وانشاءالرسول ﷺ)

فقیر حضرت علیہ الرحمہ کا انتہائی عقیدت مند رہا ہے آپ کی خدمات جلیلہ وعظیمہ ہمیشہ پیش نظر رہیں آپ کا علم وفضل سبحان اللہ جب مدہم مگر مستحکم لہجے میں گفتگو فرماتے ایسا معلوم ہوتا کہ لب ھائے مبارکہ علوم کے بحر ذخار کی سپیاں ہیں جو کھلتی ہیں تو چہار طرف صدف ہی صدف بکھرتی نظر آتی ہیں جمعیت قادریہ کے زیر اہتمام (جب ایک ٹی وی چینل کی ریشہ دوانیوں نے عقائد اسلامیہ پر تنقید کے حوالہ سے پیری و مریدی کے خلاف نشریات پیش کیں) قادری مسجد سولجر بازار میں حضرت کا علمی و روحانی خطاب تاریخی حیثیت رکھتا ہے جس کا اہتمام صاحبزادہ ڈاکٹر فرید الدین قادری مدظلہ، مولانا ابرار احمد رحمانی مدظلہ کے ہمراہ راقم الحروف نے کیا تھا۔ فقیر کی حضرت سے قربت ومحبت کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ حضرت، میرے مرشد گرامی دریائے رحمت آقائے نعمت حضور مفتی اعظم عالم اسلام علامہ محمد مصطفیٰ رضا خان فقیہ بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان (شہزادہ اعلیٰ حضرت) کے خلیفہ مجاز بھی تھے۔

احقر نسیم صدیقی غفرلہ

''ایک جامع شخصیت''

جامع المعقول والمنقول، محقق عصر حضرت علامہ مفتی محمد قاسم قادری دامت برکاتہم

استاذ الحدیث والتفسیر جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ، رئیس دارالافتاء اہلسنّت کراچی

شیخ الحدیث والتفسیر، جامع معقول ومنقول، پیر طریقت، عاشق ماہ نبوت حضرۃ العلام قبلہ منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ماضی قریب کے عظیم محدثین، ممتاز علماء، برگزیدہ مشائخ، عظیم اہل قلم علماء کے سالاروں میں سے ہیں۔ اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کے بعد آپ علیہ الرحمۃ کے سچے متبعین اور مسلک اہلسنت کے جید محافظین میں قبلہ فیضی صاحب علیہ الرحمۃ وہ عظیم ہستی ہیں جنہوں نے مسلک اہلسنت کی ترویج واشاعت کیلئے انتھک کوشش کی۔ آپ علیہ الرحمۃ نے علم ظاہر کا ایک بڑا حصہ بھی ان بزرگوں سے پڑھا جو ظاہر و باطن کے جامع تھے جن میں حضرت غزالی زماں، رازی دوراں سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ اور حضرت خواجہ فیض محمد شاہ جمالی علیہ الرحمۃ شامل ہیں۔ ان بزرگوں کی تعلیم و تربیت اور صحبت کاملہ نے قبلہ فیضی صاحب علیہ الرحمۃ کے ظاہر و باطن کو چمکا دیا اور خوف خدا، عشق رسول ﷺ، محبت اولیاء، خدمت دین، مسلکی تصلب، شخصی وجاہت ووقار، زہد و ورع، قناعت وسادگی اور اس طرح کے اعلیٰ اوصاف کا مظہر و پیکر بنا دیا۔ راقم الحروف کو ایک عرصہ تک حضرت فیضی صاحب علیہ الرحمۃ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ علیہ الرحمۃ کے بارے میں بلا مبالغہ یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ظاہر و باطن میں آپ کو جو بلند مقام عطا فرمایا وہ بہت کم علماء کے حصے میں

آیا۔ بارہا آپ کو نعت سنتے ہوئے اور سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کے تذکرے کے وقت بے اختیار آنسو بہاتے اور زاروقطار روتے ہوئے دیکھا۔ بکثرت آپ کو نشست و برخاست اور دیگر معمولات زندگی میں سنتوں پر عمل اور بزرگان دین کے معمولات سے والہانہ محبت کا ثبوت دیتے ہوئے دیکھا۔ اولیاء کا ادب، اکابر کی تعظیم، اصاغر پر شفقت، خادمین دین سے خصوصی محبت، اپنوں اور بیگانوں سے حسن سلوک، دین کی خاطر دور دراز کے کٹھن سفر کرنا سب کچھ آپ کیلئے ایک پسندیدہ عادت کی صورت اختیار کرچکے تھے۔ آپ سے ملاقات کرنے والا ہمیشہ آپ کے حسن سلوک، مہمان نوازی اور سادگی کی تعریف کرتا۔

حضرت قبلہ فیضی صاحب علیہ الرحمۃ کے اوصاف میں ایک اعلیٰ وصف عاجزی وانکساری بھی تھا۔ علم وعمل اور فقاہت ومحدثیت، جامعیت علم ومشیخیت کے جس مرتبے پر آپ فائز تھے وہاں پہنچنے کے بعد اپنے باطن کی حفاظت کرنا کافی مشکل ہوتا ہے۔ اکابر علماء ومشائخ اور مسلک اہلسنّت کے بڑے بڑے لیڈر حضرات کو آپ کے پاؤں دباتے، ہاتھ چومتے بلکہ جوتے اٹھاتے دیکھا۔ لیکن اس کے باوجود آپ کی عاجزی وانکساری میں کوئی فرق نہ آیا۔ ایک عام سا آدمی بھی اگر آپ سے ملنے آتا تو خندہ پیشانی کے ساتھ اس سے ملاقات فرماتے، اسے وقت دیتے، اس کا مسئلہ توجہ سے سنتے، اس کی مکمل تشفی کی کوشش کرتے۔ عوام کے ساتھ جب یہ حال تھا تو علماء کے ساتھ آپ کا تعلق اس سے کئی گنا اچھا تھا، علماء کی آمد پر خوشی کا اظہار اور طلباء کی امداد و اعانت پر کمربستہ ہونا آپ کی روح کی غذا تھا۔

اکابر علماء ومشائخ نے آپ کو اپنی سندوں اور خلافتوں سے نوازا، اس کا اندازہ اس سے لگالیں کہ مفتی اعظم ہند، شہزادہ اعلیٰ حضرت حضرت مصطفیٰ رضا خاں

علیہ الرحمۃ نے آپ کو جو خلافت واجازت کی سند دی ہے اس میں لکھا ہے کہ میں ان (فیضی صاحب) کو ان تمام سلسلوں اور کتابوں اور مرویات کی اجازت دیتا ہوں جو مجھے میرے والد (اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ) نے دیں ہیں۔ اسی طرح کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ اور قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ نے بھی آپ کو بہت اچھے القاب کے ساتھ اجازت وخلافت دی ہے۔

قبلہ فیضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بعد صالح اولاد چھوڑی ہے، خصوصاً مولانا محمد اکرام المحسن فیضی زیدہ مجدہ مرکز دعوت اسلامی جامعۃ المدینہ کراچی سے فارغ ہیں اور ان کی دستار بندی قبلہ فیضی صاحب علیہ الرحمہ اور امیر اہلسنّت مولانا محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ کے دست مبارک سے ہوئی ہے، مولانا محمد اکرام المحسن فیضی زیدہ مجدہ درس نظامی کے علوم میں فاضل ہیں اور راقم کے فائق و ہونہار شاگردوں میں سے ہیں، اپنے جد امجد قبلہ فیضی صاحب علیہ الرحمہ اور والد گرامی مولانا مفتی محمد محسن فیضی صاحب مدظلہ العالی کے نقش قدم پر مسلک کی خدمت میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ انہیں علم وعمل میں ممتاز مقام سے سرفراز فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

از

محمد قاسم قادری

خادم الحدیث والتفسیر والافتاء

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کراچی

’’عارف کامل‘‘

استاذ القراء، سندالمجودین

حضرت مولانا قاری گوہرعلی قادری صاحب دامت برکاتہم

مہتمم جامعہ شکوریہ تجوید القرآن محمد شاہ ضلع وہاڑی

شیخ القرآن والحدیث محقق دوراں استاذ الاساتذہ حضرت علامہ محمد منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ ’’موت العالم موت العالم‘‘ عاشق رسول ﷺ کے جنازہ سے بھی پتہ چلتا ہے کہ ایک ولی کامل عارف کامل کا جنازہ ہے جنازہ سے بھی ثابت کر گئے اہل سنت کے شیر کا جنازہ ہے میرے پاس الفاظ نہیں جو آپ کی شان شایان بیان ہوسکیں خداوند کریم آپ کی ذات کا صدقہ اہلسنت پر کرم فرمائے اور آپ کے اس باغ (ادارہ) کو ہمیشہ ہمیشہ آباد فرمائے آمین ثم آمین فقط

یک از غلام ناچیز
ابوالارشد گوہر علی قادری غفرلہ

’’ولی کامل‘‘

حضرت مولانا قاری محمد امام الدین جماعتی نقشبندی صاحب دامت برکاتہم

لیاقت کالونی، حیدرآباد سندھ

محترم ومکرم صاحبزادہ حضرت علامہ مولانا محمد محسن صاحب و برادران واہل خانہ

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مخلصم ومجبم واخی مکرم، برادر معظم، روحانی برادر، اخی فی الاسلام والدین مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد فیضی اوچی (رحمۃ اللہ علیہ) کے وصال کی خبر پچھلے دنوں جناب حافظ قاری محمد نیاز احمد نقشبندی صاحب کے ذریعے موصول ہوئی۔ اچانک اس ملنے والی خبر کی صداقت کا یقین نہیں ہو رہا تھا پچھلے دنوں چچا عبدالغنی کے وصال پر احمد پور شرقیہ سے برادر عمر دین صاحب جو گوشت کا کام کرتے ہیں حیدر آباد آئے تو انکی زبانی بڑے دکھ کے ساتھ اس خبر کو سنا (انا للہ و انا الیہ راجعون) ان کا بتانا یہ تھا کہ احمد پور شرقیہ میں حضرت کے جنازے میں 20 ہزار سے زیادہ کا محبین ومریدین کا اجتماع تھا۔ جو اپنے محبوب دینی پیشوا کو رخصت کرنے کیلئے جمع ہوئے تھے۔ میں آج کل صحت کی کمزوری کا شکار ہوں فوری طور پر حاضر ہونے سے قاصر ہوں بہرحال گھر سے متصل جامع مدینہ مسجد اور پکا قلعہ جامع مسجد اکبری میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں حضرت کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی اور بلندی درجات کیلئے دعا کی گئی، میں اور تمام اہل خانہ اللہ رب العزت کے حضور دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت حضرت مرحوم ومغفور رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان واہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

زمانہ طالب علمی سے ہی حضرت مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد منظور

احمد فیضی اوچی (رحمۃ اللہ علیہ) سے بہترین تعلقات رہے ہیں اور اب تو میرے بچے بھی فیملی کے ساتھ آتے جاتے رہے ہیں۔ اور اس موقع پر بھی جلد ہی حاضری ہوگی انشاء اللہ لیکن افسوس کہ اب اخی محترم ومکرم جو اس دارانی سے پردہ فرما گئے ظاہری ملاقات سے تو محرومی رہے گی لیکن باطنی طور پر انکی حضوری ضرور شامل حال رہے گی اور پہلے سے بھی زیادہ نظر التفات رہے گی۔ حضرت مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد فیضی اوچی (رحمۃ اللہ علیہ) جن کی شخصیت بے شمار محامد ومحاسن کی مالک تھی باطنی وروحانی خوبیوں کے مرقع تھے۔ آپ حلیم الطبع، متواضع، مہمان ناز، فیاض، بلند فکر، محقق، عالم باعمل، ولی کامل، عظیم خطیب، بے مثل مناظر ہونے کے ساتھ ساتھ حزم واحتیاط، معاملہ فہمی اور دور اندیشی کی صفات سے آراستہ تھے۔ آپ ایک حقیقی مذہبی رہنما اور مرشد برحق، حق وصداقت کے مجسم، زہد واتقا کے پیکر، حقیقت میں تمام اوصاف جمیلہ کے مالک تھے۔

آخر میں پھر ایک بار خلوص دل سے دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت حضرت مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد فیضی اوچی (رحمۃ اللہ علیہ) کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے بالخصوص صاحبزادوں کو آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین متین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور تمام ظاہری وباطنی خوبیوں سے مزین وآراستہ فرمائے ویسے دل اس بات پر مطمئن ہے کہ الحمد للہ حضرت کے صاحبزادے آپکی جانشینی کی اہلیت رکھتے ہیں اور سلسلے کو بخوبی ظاہری وباطنی طور پر چلا سکتے ہیں اللہ رب العزت انہیں اور برکت عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

آپکے مخلوص وغم میں برابر کے شریک
قاری محمد امام الدین جماعتی نقشبندی
اور سعید احمد جماعتی نقشبندی

’’امام المناظرین‘‘

سراج اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد سراج احمد سعیدی القادری صاحب دامت برکاتہم

اوچ شریف

استاذ العلماء، شیخ القرآن و الحدیث، امام المناظرین، سندالمفسرین حضرت علامہ مولانا منظور احمد فیضی صاحب قدس سرہ العزیز متوفی یکم جمادی الاخری ۱۴۲۷ھ شب بدھ بوقت پونے نو بجے عشاء کی اذان کے وقت شہر کراچی المصطفیٰ ہسپتال میں ایک بجے کے قریب نماز جنازہ ہوئی جس میں ہزاروں مسلمانوں و عقیدت مندوں نے شرکت فرمائی دوسری نماز جنازہ سکھر شہر میں مولانا مفتی محمد عارف سعیدی کے زیر اہتمام ہوئی یہاں بھی ہزاروں لوگوں نے آخری دیدار کیا اور آہوں وسسکیوں میں آپ کو احمد پور شرقیہ کی طرف روانہ کیا آپ مع قافلہ ساڑھے تین بجے اپنے مدرسہ اسلامیہ عربیہ فیض الاسلام میں تشریف لائے اس وقت سے لیکر صبح سات بجے تک آخری دیدار کا دروازہ کھلا رہا۔ جمعرات ساڑھے سات بجے کے قریب آپ کو وہاں سے جامعہ فیضیہ رضویہ سے ہوتے ہوئے عیدگاہ محمود پارک احمد پور شرقیہ لایا گیا جنازہ کے پلنگ کے ساتھ لمبے لمبے بانس باندھ دیئے گئے تھے تاکہ کندھا دینے والوں کو آسانی رہے اس کے باوجود کندھا دینے والے اور دیدار کے پیاسے تڑپتے نظر آئے اور محمود پارک میں ایک جم غفیر آپ کی آمد کا منتظر تھا جب آپ وہاں لائے گئے تو اژدہام اور بھیڑ نے عقل دنگ کر دیا۔ لاکھوں انسانوں کی بیک وقت موجودگی آپ کی دینی وروحانی خدمات کی رہین منت تھی۔ امیر اہل سنت حضور پروفیسر سید مظہر

سعید شاہ کاظمی اور قبلہ علامہ سید سجاد سعید کاظمی اور شیخ القرآن والحدیث علامہ سید ارشد سعید کاظمی جب تشریف لائے تو مخلوق خدا ان کی دست بوسی کیلئے ایک بار پھر ٹوٹ پڑی۔ پیر طریقت مولانا محمد اکرم شاہ جمالی اور پیر طریقت حضرت مولانا محمد اعظم شاہ جمالی، سجادہ نشین پیر آف باروشریف، سجادہ نشین حضرت فتح محمد قادری، مخدوم سید سمیع حسن گیلانی تحصیل ناظم اور مخدوم سید علی حسن گیلانی ایم این اے، نواب آف بہاولپور اور علماء کرام ومشائخ عظام کا ایک جم غفیر صفوں میں لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا علماء و مشائخ کی کثرت علامہ فیضی علیہ الرحمۃ سے محبت کی علامت تھی ملک کے گوشے گوشے سے آپ کے دیوانے اور شمع علم کے پروانے آئے ہوئے تھے رو رو کر اپنی عقیدت ومحبت کے گجرے نچھاور کر رہے تھے۔ بھیڑ کی وجہ سے سپیکر کا نظام درہم برہم ہو گیا لیکن نماز جنازہ کی تکبیروں کی آواز ہر نمازی تک پہنچی اور کسی کو پریشانی سے دوچار نہ ہونا پڑا۔ آپ کا مدفن آپ کے والد گرامی عارف باللہ عاشق رسول اللہ حضرت مولانا محمد ظریف فیضی کے پہلو میں ہونا تھا لہٰذا آپ کو وہاں لایا گیا اور نعتوں کی گونج اور آہ فغاں کے عالم میں سپرد خدا کر دیا گیا۔ آپ کی وفات سے عالم اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اور ملک ایک نامور محقق، بے پایاں محدث بے مثال خطیب ومناظر بے نظیر فصیح وبلیغ جو ہر فن میں اپنی مثال آپ تھے سے محروم ہو گیا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آپ کی ولادت اوچ شریف کے جنوب مغرب کی ایک بستی فیض آباد میں ہوئی یہ بستی اوچ شرف شہر سے تقریباً ۵۔۴ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے پیر کے دن صبح

کے وقت ماہ صیام کی ۲ تاریخ ۱۳۵۸ھ، ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو جب آپ کی ولادت ہوئی تو بستی میں جشن کا سماں بند گیا اور خوشی کی لہر دوڑ گئی کیونکہ آپ سے پہلے آپ کے والدین اولاد نرینہ کی دولت سے محروم تھے۔ آپ کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں حضرت قبلہ پیر سید محمد عالم شاہ کے جلسہ میں مدعو تھا علماء کرام کثرت سے آئے ہوئے تھے مجھے دن کو تقریر کا وقت نہ ملا۔ شام کو میں نے پیر صاحب سے اجازت چاہی تو انہوں نے فرمایا تمہارا بیان رات کو ہو گا لہٰذا تمہیں اجازت نہیں۔ میں نے گھر جانے کیلئے بار بار عرض کیا مگر وہ نہ مانے۔ میں نے کہا ایک شرط پر رہتا ہوں کہ مجھے بیٹا دلا دو۔ پیر صاحب نے فرمایا تم یہاں رہو ہم تمہاری درخواست، حضور پرنور ﷺ کی بارگاہ میں آج رات پیش کریں گے امید ہے کہ درخواست قبول ہو جائے گی اور جو صورت حال ہو گی صبح کی نماز کے بعد بتاؤں گا۔ آپ نے جانا نہیں درخواست کا حال سن کر جانا ہے۔ آپ فرماتے تھے حسب الحکم میں نے رات وہاں بسر کی صبح کی نماز کے بعد پیر صاحب نے مجھے بلا کر فرمایا تمہاری درخواست سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے منظور فرمالی ہے اور تمہیں منظور احمد عطا ہو گا۔ ادھر آپ کے مرشد کریم، غوث زمانہ صاحب ذوق بلالی حضرت خواجہ فیض محمد شاہ جمالی قدس سرہ العزیز حج سے واپس تشریف لائے حضرت مولانا محمد ظریف صاحب انہیں ملنے اور حج وروضہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہونے کی مبارک دینے کیلئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے عجوہ کھجور کا ایک دانہ دیکر فرمایا مولانا محمد ظریف صاحب یہ کھجور کا دانہ امانت ہے اسے تم نے نہیں کھانا مولانا نے پوچھا حضور یہ کس کو دینا ہے فرمایا دینا بھی کسی کو نہیں اپنے پاس سنبھال کر رکھنا ہے عرض کیا اس کی کیا وجہ ہے۔ فرمایا مولانا یہ دانہ کھجور حضور پرنور ﷺ کی

طرف سے اور یہ آپ کے بچے کیلئے ہے حالانکہ اس وقت حمل وغیرہ کے آثار نہ تھے آپ حیران بھی ہوئے اور یقین بھی فرمایا اور دانہ کو رکھ دیا جب آپکی ولادت ہوئی تو وہی دانہ گھٹی کے کام آیا اور آپ کے شکم کی پہلی خوراک عجوہ کھجور بنی۔

آپ کو بسم اللہ غوث زماں خواجہ خواجگان حضرت خواجہ فیض محمد شاہ جمالی نے پڑھائی اس کے بعد آپ کے والد ماجد نے آپ کو باقاعدہ تعلیم دینے کا سلسلہ شروع کر دیا اس وقت آپ کی عمر مبارک ۴ سال ۴ ماہ ۴ دن کی تھی۔ آپ ہدایۃ النحو وغیرہ کتب پڑھ رہے تھے تو حضور غزالی زماں رازی دوراں امام اہلسنّت سیدی ومرشدی حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی کے دیدار پرانوار سے مشرف ہوئے۔ آپ نے عدل کی تعریف پوچھی قبلہ فیضی صاحب نے عدل کی تعریف فوراً بتا دی، حضرت صاحب نے آپ کے والد کو فرمایا کہ اس بچہ کو میرے حوالے کر دو اسے میں پڑھاؤں گا۔ آپ کے والد ماجد نے فرمایا ابھی یہ بچہ ہے آپ کی بات سمجھنے کی جب لیاقت حاصل کر لے گا تو پھر اسے آپ کے سپرد کر دوں گا۔ جب آپ جلالین شریف مشکوٰۃ شریف وغیرہ کتب پڑھنے لگے تو آپ کے والد نے آپ کو ملک کی عظیم دینی وروحانی ہستی حضور قبلہ کاظمی کریم قدس سرہ العزیز کے سپرد کر دیا اور امام اہلسنت نے علامہ فیضی کو دینی وروحانی زیور سے آراستہ فرما کر اہل سنت کو ایک گراں مایہ تحفہ عطا کیا کہ جس پر خود قبلہ کاظمی بھی ناز فرماتے تھے اور آپ نے بارہا علی الاعلان فرمایا اگر بروز قیامت اللہ تبارک و تعالیٰ نے پوچھ لیا اے میرا بندہ کاظمی تو میرے پاس کیا لایا ہے تو میں عرض کروں گا مولیٰ میں تیری بارگاہ قدس پناہ میں علامہ منظور احمد فیضی کو لایا ہوں حضرت قبلہ فیضی کو اپنے شیخ واستاذ حضور قبلہ کاظمی کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے والہانہ محبت وعقیدت

تھی۔ امام اہلسنت مدرسہ مدینۃ العلوم اوچ شریف میں اور جامعہ فیضیہ رضویہ احمد پور شرقیہ کے جلسہ میں تشریف لائے تو علامہ فیضی آپ کے نعرے لگاتے ہوئے تھکتے نظر نہ آتے۔ نعروں کے کلمات یہ ہوتے ''آسمان علم کے آفتاب اعظم، دنیاء ولایت کے نیر اعظم سبط النبی الہاشمی، امام اہل سنت غزالی زماں، رازی دوراں، غوث زمانہ مرشد یگانہ جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول، ضیغم اسلام'' نعروں کی گونج سے آپکا استقبال کرتے اور محفل کی نورانیت وروحانیت کو پرتپاک کرتے، ایک بار حضور سیدی غزالی زماں علیہ الرحمہ نے فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ ایک مدرسہ اوچ شریف میں ہو آپ کی یہ بات سن کر قبلہ فیضی صاحب نے اپنے والد گرامی کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے استاذ کریم نے اس بات کا اظہار فرمایا ہے تو آپ کے والد گرامی نے اپنی ۵ کنال اراضی جو کے ایل پی روڈ کے قریب تھی حضور قبلہ کاظمی کریم کے نام کرا دی اور آپ کو انتقال کے کاغذات پیش کر دیئے آپ نے فرمایا جب تک اس زمین پر مدرسہ نہیں بن جاتا اس کی تمام آمدنی مدینۃ العلوم میں صرف ہو گی یہ سلسلہ اس طرح چلتا رہا بلا آخر حضور غزالی زماں نے اپنے وصال سے قبل یہ زمین واپس منتقل کر دی۔ علامہ فیضی صاحب جب جامعہ انوار العلوم میں زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہے تھے اس دوران آپ کے والد ماجد آپ کو ساتھ لیکر مولوی حبیب اللہ گمانوی دیوبندی کے پاس چلے گئے اور بحث مباحثہ شروع ہو گیا مولوی حبیب اللہ نے علامہ فیضی صاحب سے کہا تم کہتے ہو کہ حضور ﷺ حاضر وناظر ہیں گر آپ حاضر ناظر ہوتے تو اللہ تعالیٰ قرآن میں یوں کیوں فرماتا **مایکون من نجوی ثلاثۃ الاھور بھم ولا خمسۃ الاھوسادسھم ولا ادنی من ذلک ولا اکثر الاھو معھم این ما**

كانو.(۷.۵۸)

ترجمہ:نہیں ہوتی تین کی سرگوشی مگروہ (اللہ)ان کا چوتھا(ان کے ساتھ) ہےاور نہ پانچ کی مگروہ ان کا چھٹاان کے ساتھ ہےاور نہ اس سے کم کی اور نہ اس سے زیادہ کی مگروہ ان کیساتھ ہے وہ جہاں کہیں بھی ہوں (البیان) اگرتمہارے نبی حاضر ناظر ہوتے توان کا ذکر بھی ہوتا کہ نبی پانچواں ان کے ساتھ ہے لہٰذا نبی کوحاضر وناظر ماننا قرآن کے خلاف ہے۔آپ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا چاچا سائیں یہ آیت حضور ﷺ کے حاضر وناظر ہونے کے خلاف نہیں ہے اور نہ ہی اس سے کسی اور کے ساتھ ہونے کی نفی ہوسکتی ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔**و ان عـليكم لحافظين. كرام كاتبين يعلمون ماتفعلون(۸۲.۱۰)** ترجمہ۔اور بے شک تم پر نگہبان مقرر ہیں......فرشتے لکھنے والے وہ معزز جانتے ہیں جوتم کرتے ہو۔(البیان) کیا آپ اپنی دلیل والی آیت کوسامنے رکھ کر کراماً کاتبین کا انسان کے ساتھ رہنے سے انکار کردیں گے؟ جب آپ فرشتوں کا اس آیت میں ذکر نہ ہونے کے باوجودان کی معیت کا انکارنہیں کر سکتے تو ان کے آقا ومولیٰ حضرت محمد ﷺ کے حاضر وناضر ہونے کا انکار کیوں کر کر سکتے ہیں۔

آپ کی حاضر جوابی دیکھ کراورآپ کا قرآنی جواب سن کر مولوی حبیب اللہ گمانوی کا دماغ چکرا گیااوروہ کہنے لگااس میں کاظمی صاحب کے علمی دیانت کی جھلک نظر آئی ہے۔علامہ فیضی صاحب کے علم دیانت امانت اور حاضر جوابی ومناظرانہ گرفت کواپنے بیگانے سب مانتے تھے۔

مدرسہ مدینۃ العلوم میں ہمارے صرف ونحو کے اسباق کے دوران ایک مولانا

جن کا نام عبدالرزاق تھا جومولوی نذرحسین صاحب کیساتھ تشریف لائے۔مولانا کو اپنے علم پر بہت ناز تھا وہ مسلکاً دیوبندی تھے اور کئی بار دورہ حدیث دیوبندی شیخ الحدیث پاس پڑھ چکے تھے۔شام کومدرسہ کے گراؤنڈ میں ہمارے استاذ صاحب کے مقابلہ میں والی بال کھیلی اورشکست سے دوچار ہوئے۔کہنے لگے کہ کل فیضی صاحب سے علم کا مقابلہ کروں گا اور مناظرہ کر کے انہیں ان کے گھر میں شکست دیکر جاؤں گا دوسرے دن اچھے خاصے لوگ جمع ہوگئے اور انہوں نے مولانا عبدالرزاق کومناظرہ کیلئے تیار کیا۔علامہ صاحب سبق پڑھا رہے تھے آپ نے بعداز فراغت اسباق مولانا کو بلایا اور مناظرہ شروع ہوگیا کتابیں نکالنی کی ڈیوٹی راقم کی تھی اورتقریباً دس الماریوں سے کتابیں نکالنا اورانہیں رکھنا اور ہر کتاب کووقت پر پیش کرنا ایک اہم ذمہ داری تھی حوالوں کی تلاش کا کام شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اقبال صاحب سعیدی مدرسہ انوارالعلوم کے سپرد تھا۔تقریباً تین دن مناظرہ ہوتا رہا چوتھے دن مولانا عبدالرزاق نے آپ کے سامنے زانوے تلمذ تہہ کئے اور مناظرہ میں ہار مان کر آپ کواپنا استاذ الحدیث بنالیا اور دستارفضیلت حاصل کی خطیب اہل سنت حضرت علامہ مولانا نذیراحمد صاحب قریشی آف روہیلانوالی نے دوستوں کی محفل میں ایک واقعہ سنایا کہ آپ مدرسہ میں تشریف لائے تو ایک مولانا نے فرمایا فیضی صاحب آپ حرم مکہ کی نماز سے حرم مدینہ کی نماز کودوگنی فضیلت دیتے ہیں کیا آپ کے پاس اس کا کوئی ثبوت بھی ہے یا آپ اسے اپنی عقیدت ومحبت کے اظہار کیلئے بیان کرتے ہیں۔ مولانا نذیراحمد صاحب فرماتے ہیں میں اسوقت جامع صغیر شریف کا مطالعہ کر رہا تھا آپ نے فرمایا مولانا کیا پڑھ رہے ہو میں نے عرض کیا حضور یہ جامع صغیر ہے۔آپ

نے فرمایا مجھے دوتا کہ میں مولانا کو دلیل دکھادوں۔آپ نے جامع صغیر کوکھولا تو وہی صفحہ نکلا جہاں مطلوبہ حدیث موجودتھی۔آپ نے حدیث پڑھ کر سنائی تو سائل مولانا نے کہا کہ یہ کونسا صیغہ ہے آپ نے فرمایا مولوی صاحب نے فقیر فیضی سے بچوں والی باتیں پوچھنی شروع کردی ہیں۔یہ ماضی کا صیغہ ہےاور آپ مجھے بتائیں کہ کونسی ماضی ہے سائل کے ہوش کے طوطے اڑ گئے فیضی صاحب نے فرمایا جب تجھے معلوم ہو جائے کہ یہ کونسی ماضی ہے تو مجھے بتادینا اگر تجھے معلوم نہ ہوتو اپنے استاد اوراس کے استاد سے پوچھ کر میرے پاس لکھ کر بھیج دینا۔قریشی صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے احمد پور شرقیہ آنا ہوااور آپ کے دیدار سے سرفراز ہوا تو آپ نے مجھے ایک ایسی ضخیم کتاب دکھائی جس میں ماضی کی تقریباً ۵۰،۶۰ اقسام مرقوم تھیں اورفرمایا مولانا سے ماضی کی قسم پوچھ کر مجھے بتاؤ۔استاذ العلماء حضرت علامہ فیضی صاحب دنیاعلم کے نیراعظم تھے اورولایت میں بھی وہ بہت اونچے مقام پر فائز تھے۔وہ مستجاب الدعوات تھے ان کی تقریر، تدریس تحریر اور دعاوعمل سے بے شمار لوگوں کی اصلاح ہوئی ہے۔آپ کے پسماندگان میں ایک بیوی تین بیٹے اور چار بیٹیاں موجود ہیں۔ ختم چہلم شریف ۱۶ اگست کو جامعہ فیض الاسلام احمد پورشرقیہ میں منعقد ہوا۔جس میں حضورغزالی زماں کے صاحبزادگان خصوصاً تشریف لائے کراچی، لاہور، حیدرآباد، سندھ، سکھر، ڈیرہ غازی خان، کوئٹہ، میانوالی، لیہ، بھکر، جہلم، سرگودھا، ساہیوال، پشاور گویا پورے ملک سے حضرت فیضی صاحب کے دیوانے موجود ہیں۔جوان کے نورعلم سے روشنی حاصل کر رہے ہیں۔مکۃ المکرّمہ اور مدینۃ المنورہ وعرب دنیا میں بھی ان کے عقیدت مندوں وشاگردوں کی اچھی خاصی تعداد قیام پذیر ہے۔

”عظیم مناظر“

فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا عبدالعزیز سعیدی صاحب دامت برکاتہم

مدرس جامعہ انوارالعلوم ملتان

نحمده و نصلی علی رسوله الكريم اما بعد بسم الله الرحمن الرحيم

استاذ العلماء، یادگار اسلاف، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا محمد منظوراحمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ اہلسنّت کے ممتاز وجید عالم دین بے مثال مدرس، اور عظیم مناظر تھے، حضرت بلاشبہ حضورغزالی زماں علامہ سیداحمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم شاگردوں میں شمار ہوتے تھے ایسے کئے حضرات سے ملنے کا اتفاق ہوا جنہوں نے حضرت غزالی زماں کی زیارت نہ کر سکے تھے جب انہوں نے علامہ فیضی رحمۃ اللہ علیہ کومحو تدریس وخطاب دیکھا تو کہتے پائے گئے کہ جب شاگرد کے تبحر علمی کا یہ عالم ہے تو استاد اور وہ بھی غزالی زماں کیسا ہوگا، اللہ تعالیٰ حضرت کے مشن کو جاری رکھنے کے اسباب مہیا فرمائے۔

احقرالعباد

عبدالعزیز سعیدی

’’فن مناظرہ کا بے تاج بادشاہ‘‘

فاضل جلیل

حضرت علامہ مولانا عبدالرشید سعیدی صاحب دامت برکاتہم

مدرس جامعہ رسولیہ رضویہ فیصل آباد

استاذی، استاذ العلماء شیخ القرآن والحدیث الحاج قبلہ منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ آپ تدریس وتحریر کے میدان میں بے مثال تھے اور مناظرہ کے میدان میں بے تاج بادشاہ تھے فقیر نے حضرت قبلہ علیہ الرحمہ کے پاس 1989ھ میں دورہ تفسیر القرآن پڑھا تھا، بڑا علمی مواد حاصل کیا، اللہ تعالیٰ قبلہ استاد محترم کے درجات بلند فرمائے، اللہ تعالیٰ آپ کے طفیل ہماری مغفرت وبخشش فرمائے، آمین ثم آمین

نیاز مند عبدالرشید سعیدی

’’جامع شریعت وطریقت‘‘

الحاج محمد احمد قادری عطاری

چیئرمین کاروان اسلامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوۃ و السلام علیٰ سیدالمرسلین اما بعد

ذھب شمس علم الی اللہ و نبیہ (ﷺ)

جہاں میں اہل ایماں صورت خورشید جیتے ہیں

ادھر ڈوبے ادھر آ نکلے ادھر ڈوبے ادھر آ نکلے

حضرت شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا مفتی منظور احمد صاحب فیضی کے انتقال پر ملال کی خبر پوری ملت اسلامیہ کیلئے جہاں رنج کا باعث تھی وہاں پر فقیر کیلئے بھی انتہائی ملال کا باعث تھی، کیونکہ حضور قبلہ مفتی صاحب نے ہمیشہ حقیقی والد سے بڑھ کر شفقت کا مظاہرہ فرمایا سفر وحضر میں جب جب صحبت نصیب ہوئی حضرت کو اتحاد اہلسنّت کیلئے کڑھتا ہوا محسوس پایا بلکہ اکثر کو اوقات اتحاد اہلسنّت کی اس سعی عظیمہ میں اپنے رتبے اور حیثیت کو بالائے طاق رکھ کر بہت سارے محسنوں کو سمجھاتے ہوئے دیکھا حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت کا وصال مسلمانان پاکستان کیلئے بالخصوص بہت بڑا علمی نقصان ہے جو کہ بہت جلد پورا ہوتا نظر نہیں آتا، حضور منظور احمد صاحب فیضی جیسی شخصیات یقیناً صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں جو کہ شریعت اور طریقت میں اپنا مقام رکھتی ہیں بلکہ ان کی حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں مقبولیت بالکل زبان عام

پر ہوتی ہے خواب میں سرکار ﷺ کا دیدار یقیناً سعادت کی بات ہے اور حضور مفتی صاحب کے متعلق مشہور ہے کہ آپ نے کئی بار خواب میں اور بارہا جاگتے ہوئے سر کی آنکھوں سے آقائے کریم ﷺ کی زیارت کا شربت پیا۔

بہر حال میں نے اس روحانی باپ کے کس کس پہلو پر عرض کروں یقیناً بغیر کسی مبالغہ کے مفتی صاحب ایک مکمل انسان اور سچے مسلمان، عاشق صادق اور حضور غوث اعظم کے سلسلے کے بہت بڑے بزرگ اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پیغام کے بہت عظیم نقیب تھے اور حقیقت تو یہ ہے کہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

’’صاحب کرامات‘‘

الحاج محمد انیس برکاتی صاحب (کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت قبلہ شیخ الحدیث مفتی محمد منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ میرے استاد محترم جو کہ شفیق والد کی حیثیت رکھتے تھے میں آج ایک مرتبہ پھر اپنے آپ کو یتیم ہوتا محسوس کر رہا ہوں حضرت کی شفقت بے بہا سفر وحضر میں اپنے پرائے کیساتھ از حد دیکھی۔ فقیر نے حضرت کی کرامات بھی دیکھیں اللہ تعالیٰ ان کے فیض وبرکات کو تادم قیامت جاری وساری فرمائے اور مولیٰ کریم مسلمانوں کو نعم البدل انکی اولاد کی صورت میں عطا فرمائے آمین

محمد انیس برکاتی

”پیکر حسن واخلاق“

الحاج محمد عارف برکاتی صاحب

جنرل سیکٹری برکاتی فاؤنڈیشن کراچی

حضرت علامہ مفتی منظور احمد فیضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ظاہر و باطن کے مجمع البحرین تھے، مدارس و دارالعلوم برکاتیہ کے حوالے سے زندگی کے آخری سالوں میں کراچی منتقلی پر ان سے خصوصی تعلق رہا، خلوت میں ملاقاتوں کے علاوہ تدریس کے فرائض سے فراغت پر نجی محافل، ٹیلویژن چینلز اور سفر مدینہ پر گھنٹوں مختلف موضوعات پر ان کی تقاریر سننے کا موقع ملا اور خاص کر کتاب مقام رسول ﷺ کو جو انہوں نے تحریری شکل میں اجاگر کیا وہ مقبول خیر الانام ﷺ و عوام الناس ہے اپنی تقریروں میں عشق مصطفیٰ ﷺ انتہائی شیریں آواز میں حسن و خوبی سے بیان کرتے اور لوگوں کو سرکار ﷺ کی محبت میں گم کر کے پشیمانی میں روتا ہوا چھوڑتے اور سننے والے مبہوت ہو کر رہ جاتے۔

صورت ایسی دلکش کہ دیکھنے والا دیکھتا رہ جائے، سفید چہرہ، باریش، درخشاں کشادہ پیشانی، نرگسی آنکھیں، رخسار ایسے روشن کہ اس سے نور کی کرنیں پھوٹتی تھیں، مسلسل گوناگوں جان لیوا بیماریوں کے باوجود چہرے کی نورانیت تابانی سرخی اور کشش میں موت کے تیسرے دن تدفین کے وقت تک کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔

اخلاق ایسا وسیع و بلند کہ ہر شخص کو یہ گمان ہوتا تھا کہ مجھ ہی کو سب سے زیادہ جانتے ہیں یہی وجہ تھی کہ عوام زیارت اور دست بوسی کیلئے ایک دوسرے پر گر پڑتے

اور اخیر ایام علالت تک محافل سرکار ﷺ و ملاقات ہسپتال میں بیان و دعائے خیر فرماتے اور لوگوں کا جم غفیر ان سے سیراب ہوتا۔

آپ کی سب سے بڑی خصوصیت احکام الٰہی عزوجل و عشق مصطفیٰ ﷺ و بزرگان دین اور اولیاء کرام کی محبت سے سرشار ہو کر مذہب حقہ اہل سنت و جماعت پر بہت سختی سے پابند تھے۔ مجدد دین وملت واعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی و مرشدان مارہرہ شریف رحمۃ اللہ علیہ اجمعین کے حالات و کوائف کے جزئیات پر کامل عبور اور محبت رکھتے تھے۔ الغرض انکی زندگی پر مجھ ناچیز سے جو کچھ لکھا جائے انتہائی کم ہے۔

رب کریم عزوجل ان کی تصانیف و بیانات سے عوام الناس کو رشد و ہدایات عشق مصطفیٰ ﷺ میں ڈوبا رکھے اور ان کی امانتوں کے محسن مخدوم و محترم حضرت علامہ مفتی محمد محسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ و دیگر صاحبزادگان کو سلامت و باکرامت رکھے۔ اور ان کی ذات سے اپنے والد ماجد کے فیض کو عام فرمائے آمین ثم آمین بجاہ النبی الکریم و علی الہ و افضل الصلوۃ والتسلیم۔

فقط دعاؤں کا طالب

غبار راہ مدینہ

محمد عارف برکاتی

”عشق رسول ﷺ کے پیکر“

حضرت علامہ مولانا محمد شریف سعیدی صاحب زید مجدہ

مفتی و ناظم جامعہ سعیدیہ فیض القرآن پیر جہانیاں مظفر گڑھ

حضور قبلہ شیخ القرآن والحدیث مرکز روحانیت حضرت قبلہ سیدی و سندی محمد منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے مسلک کی آن اور جان عشق رسول ﷺ کے پیکر مخالفین کے سیف بے نیام علم و تحقیق کے نیر تاباں میرے مدرسہ جامعہ مخزن الاسلام مظفر گڑھ جامعہ سعیدیہ فیض القرآن کے سرپرست اور سالانہ جلسوں میں تشریف لاتے بد مذہب لوگ بھی تیاری کر کے آتے مگر جب آپ کی تقریر سن کر دم بخود ہو جاتے بلکہ انہیں اقرار کرنا پڑتا کہ ہم غلطی پر ہیں ایک بار ایک بد مذہب آپ کی تقریر میں حاضر تھا اور حضرت سورۃ الکوثر کی تفسیر بیان فرما رہے تھے اس نے جلسہ کے بعد مجھے جلسہ کی کامیابی پر مبارک باد دی اور تین روزہ جلسہ میں آپ کے بیان کو جلسہ کی جان تسلیم کیا اور میرے سامنے اس شخص نے بد عقائد سے توبہ کی اور آئندہ جب بھی ملتا حضور قبلہ فیضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گن گاتا یہ سب کچھ آپ کی تقریر دلپذیر کی تاثیر تھی آج ہم غمزدہ ہیں اور صاحبزادگان کے غم میں برابر شریک ہیں اللہ تعالی ان کے روحانی، علمی، تحقیقی، فیوضات و برکات کو تا قیامت جاری و ساری فرمائے

عشق و مشن فیضی زندہ باد

فقیر محمد شریف سعیدی غفرلہ

”باتیں ان کی یادیں ان کی“

ہمشیرہ محمد صدیق واکرام

آہ! وہ دن بھی کیا خوب تھا گھر میں ایک بزرگ ہستی کی آمد کی خوشی میں خاص اہتمام تھا خوشی دیدنی تھی اور طبیعت پرکیف تھی یہ ناچیز اپنی قسمت پر نازاں تھی کہ ایک مقتدر عالم، عارف باللہ، صوفی باصفا، بیہقی زماں حضرت علامہ محمد منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ کی آمد تھی۔ اس آمد کے شوق کی مدت بھی طویل تھی کہ ایک عرصے پہلے ”مقام رسول“ کا مطالعہ کرتے کرتے جب دل شوق مصطفیٰ ﷺ سے بے تاب ہوا۔ عشق مصطفیٰ ﷺ کے فیضان سے لقب کی بالیدگی نے مصنف کی زیارت کیلئے بے قراری پیدا کر دی۔ اور بے اختیار مصنف کا نام چومتے ہوئے تمنا جاگی کہ کاش! کبھی اس ہستی کی ملاقات و زیارت و دعائے مغفرت حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہو جائے، یہ وارفتگی شوق بڑھتی گئی چنانچہ اس دن طویل عرصے کی تمنا اپنی تکمیل پر تھی حضرت کی تشریف آوری ہوئی کھانا وغیرہ تناول فرمایا حضرت کی طبیعت پر وقار اور خاشع تھی آپکی رفتار و گفتار، تواضع و خاکساری کی آئینہ دار تھی۔ آپ خوبصورت دھیمی آواز میں ٹھہرے ٹھہرے لہجے دلنشین انداز میں گفتگو فرماتے۔ آپکی نگاہیں نیچی رہتی تھیں۔ آپ کے نورانی چہرے سے علم کی جلالت اور تقوی و پرہیزگاری ٹپکتی تھی خوش نصیبی کہ حضرت نے رات بھی بسر فرمائی کئی موضوعات پر خوبصورت گفتگو فرمائی آپ سے بخاری شریف پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بہت روحانی اور وجدانی کیفیت آپ کی صحبت میں حاصل رہی۔ پھر یہ سعادت کئی مرتبہ حصے میں آئی، یوں حضرت سے قربت بڑھتی چلی گئی، اور میری خوش نصیبی کہ میں حضرت کی ”بیٹی“ کہلانے لگی اور حضرت میرا کبھی کسی سے تذکرہ فرماتے تو مجھے اپنی بیٹی کہتے تھے بلکہ الحمد للہ عزوجل

حضرت کے تلامذہ کی فہرست میں اس ناچیز کے نام کو بھی جگہ مل گئی اور یہ بہت بڑی سعادت ہے۔

گرچہ من ناپاک ہستم دل بپاکاں بستہ ام

مزید سیدی اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں علماء بے گنتی لوگوں کی شفاعت کریں گے حتی کہ عالم کیساتھ جن لوگوں کو کچھ بھی تعلق ہوگا اس کی شفاعت کریں گے کوئی کہے گا میں نے وضو کیلئے پانی دیا تھا کوئی کہے گا میں نے فلاں کام کیا تھا لوگوں کا حساب ہوتا جائے اور وہ جنت کو بھیجے جائیں گے علماء کا حساب کب کا ہو چکا ہوگا اور وہ روکے جائیں گے عرض کریں گے الٰہی لوگ جارہے ہیں ہم کیوں روکے گئے ہیں فرمایا جائیگا تم آج میرے نزدیک فرشتوں کی مانند ہو شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت سے لوگ بخشے جائیں ہر سنی عالم سے فرمایا جائیگا، اپنے شاگردوں کی شفاعت کرو اگرچہ آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت صفحہ نمبر ۳۹ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

چنانچہ الحمد للہ عزوجل! حضرت سے مقدمہ مشکوٰۃ شریف کا کچھ حصہ اور بخاری شریف کی کئی احادیث پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کو احادیث کی اہم کتابیں برجستہ پڑھانے پر قدرت حاصل تھی اور ایک آپ احادیث کے مضامین کو شرح وبسط کے ساتھ دلائل و براہین سے مزین کر کے اس طرح علم وحکمت کے گوہر لٹاتے اور ساتھ ساتھ جام عشق رسول (علیہ الصلوۃ والتسلیم) جب اپنے آقا (علیہ الصلوۃ والتسلیم) کے قول وفعل کو بیان کرے تو اس کی کیفیت الگ ہی مزہ دیتی ہے کیونکہ اس کی نگاہوں کے سامنے تو محبوب کے جلوے ہوتے ہیں اور وہ ان جلوؤں کی رعنائیوں میں گم ہو کر محبوب کی پر کیف، دل آویز کلام کی چاشنی قلوب میں اتارتا ہے اللہ اکبر! کچھ یہی کیفیت حضرت کی ہوتی تھی۔ خصوصاً جب حضرت نے بخاری شریف

کی حدیث **قال کان رسول اللہ ﷺ اجود الناس وکان اجود ھا ما یکون فی رمضان حین یلقاء جبرئیل وکان یلقاہ فی کل لیلۃ من رمضان فیدراسہ القرآن فلرسول اللہ اجود بالخیر من الریح المرسلۃ.**

(صحیح بخاری صفحہ نمبر ۳ مطبوعہ قدیمی) پڑھائی تو اشک باری کی وہ کیفیت تھی کہ ہچکیاں بندھ گئیں کیف وسرور کے عجیب جلوے بکھرے ہوئے تھے۔ آہ! سبحان اللہ! ایک گدائے عشق کی دلسوز دعاؤں اور عالم بالا کو پہنچنے والی آہوں کی برکتیں سر کی آنکھوں سے دیکھی جارہی تھیں۔ قافیے سے قافیے ملاتے ہوئے عرض پیش ہو رہی تھی۔

اور پھر سخی آقا علیہ الصلوۃ والسلام، غنی داتا علیہ الصلوۃ والسلام، کے غلام کے بحر سخاوت میں تموج ہوا اور اس ناچیز و ناکارہ کو اجازت حدیث عطا فرمادی۔

اللہ اکبر! کیسی عظیم سعادت حصے میں آ گئی واقعی اہل اللہ کی صحبت بابرکت میں بیٹھنا کبھی رائیگاں نہیں جاتا بندہ بہت کچھ پالیتا ہے۔ بس دل کو دامن بنا کر، عقیدت ومحبت کا پیکر بن کر، شوق ومحبت کو ہوا دے کر خود کو مانند خالی کشکول لے کر ان بارگاہوں میں حاضری دے تو انشاء اللہ بڑی سعادتیں حاصل کرے گا اور یہ ناچیز کا تجربہ بھی ہے جو اس کو اپنے مرشد علماء صلحاء کا ادب سکھانے والے عارف باللہ، عاشق رسول ﷺ حضرت علامہ مولانا ابو البلال محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ کی تعلیمات سے ملا ہے اور اپنے والد ماجد بزرگوار صوفی باصفاء، عاشق مصطفیٰ (علیہم الصلوۃ والسلام) حضرت صوفی شبیر احمد چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی سے ملا ہے جو بزرگوں کا ایسا ادب فرماتے تھے اور ایسی تواضع کے ساتھ ان کی بارگاہوں میں حاضری دیتے تھے کہ سبحان اللہ! اور نہ صرف خود بزرگوں کی بارگاہوں میں حاضری دینا بلکہ شوق ومحبت سے ان کو اپنے گھر بلانا، خاص خدمت بجالانا ان کا شوق دیرینہ تھا۔

حضرت قبلہ شیخ التفسیر والحدیث حضرت علامہ فیضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے قریبی تعلق

رہا میرے ایماء پر حضرت نے میرے برادر اصغر میرے جان جگر، آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور محمد صدیق احمد قادری عطاری کو خلافت بھی عطا فرمائی، وقت وصال حضرت نے اپنی بیٹی کو یاد فرمالیا، حضرت کے وصال کی خبر سنتے ہی آنکھوں سے اشک جاری ہو گئے۔

آہ اب ایک ایسا محدث کہاں پائیں گے۔ آہ صد آہ!

آہ! اب ایسا حدیث پڑھانے والا کہاں ملے گا؟ جو حدیث کے مضامین کے ساتھ ساتھ عشق مصطفیٰ ﷺ کی مئے پلائے خود بھی روئے اور تلامذہ کو بھی رلائے جیسا کہ مجھے میرے بھائی نے بتایا کہ کئی مرتبہ جامعۃ المدینہ میں حدیث پڑھاتے ہوئے عشق مصطفیٰ ﷺ میں خود بھی اور سب کو رلا دیا یہاں تک کہ رونے کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔

علم وفضل زہد وتقویٰ جس کے پیکر کا خمیر
بزم اہل عشق کا روح رواں جاتا رہا
جنبش لب سے رلتے رہے لعل و گہر
ہائے وہ درس بخاری کا سماں جاتا رہا

یہ وہ حضرات تھے جو یادگار سلف تھے۔ آہستہ آہستہ ہمارے درمیان سے اٹھتے جارہے ہیں۔ سچ فرمایا! مخبر صادق ﷺ نے فرمایا! **ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد و لکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذالم یبق عالما (مشکوٰۃ ص ۳۳ کتاب العلم)**

حضرت کو فن حدیث میں مہارت نامہ حاصل تھی شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم حضور مصطفیٰ رضا خاں علیہ الرحمٰن نے آپ کے بارے میں فرمایا ''میں تو سمجھتا تھا کہ محدث اعظم پاکستان کے وصال کے بعد پاکستان میں کوئی محدث نہیں۔ لیکن الحمد للہ علامہ منظور احمد فیضی جیسے محدث موجود ہیں۔

حضرت قبلہ فیضی رحمۃ اللہ علیہ جہاں فن تفسیر وحدیث کے ماہر تھے وہیں ایک بہترین خطیب بھی تھے، آپکا ایک ایک لفظ اثر میں ڈوبا ہوا زباں شیریں بیان رنگیں مگر بایں ہمہ تصنع وتکلف سے مبرا ہر جملہ علم وحکمت کا سرچشمہ اور الفاظ بہت نپے تلے ہوتے یہی وجہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدی قطب مدینہ امام ضیاء الدین احمد القادری المدنی علیہ الرحمۃ نے آپ کو کثیر عرب وعجم کے شیوخ وعلماء کی موجودگی میں پاک وہند کی نمائندگی کے لیے منتخب فرمایا اور آپ کو عربی زبان میں بیان کا حکم فرمایا۔ حضرت قبلہ فیضی علیہ الرحمۃ نے بھی اس نگاہ ناز کو ایسا نبھایا کہ تمام علماء عرب وعجم کی موجودگی میں لاجواب خطاب مستطاب عربی زبان میں فرمایا کہ حضرت قطب مدینہ نے خوب دعاؤں سے نوازا اور علماء عرب وعجم جھوم اٹھے۔ نیز حضرت قطب مدینہ علیہ الرحمۃ نے آپ کی تصنیف لطیف مقام رسول کے بارے میں فرمایا۔

''میں نے اول سے آخر تک حرف بہ حرف سنا بہت اچھی کتاب ہے''

نیز حضرت کی تقریر دلپذیر ایسی پراثر ہوتی کہ ایک مرتبہ (اوستہ محمد) حضرت نے عشق مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے موضوع ایسا لاجواب خطاب فرمایا کہ ایک عاشق مصطفیٰ ﷺ نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا حضور سیدی استاذ المکرّم رحمۃ اللہ علیہ واقف اسرار معرفت وکاشف رموز حقیقت تھے۔ آپ اپنی نگاہ فراست سے بارگاہ مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام میں کس کا کیا مقام ہے جان لیتے تھے۔

''سچ ہے ولی را ولی می شناسد''

آپ خود صاحب حضوری بزرگ تھے اس لیے دوسروں کے بارے میں بھی یہ بات جان لیتے تھے چنانچہ ایک بزرگ خواجہ فقیر محمد باروی دامت برکاتہم العالیہ کے بارے میں فرماتے ہیں ''فقیر نے ظاہری و باطنی طور پر مشاہدہ کیا کہ حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب حاضری والے ہیں یعنی صاحب حضوری ہیں''

حضرت جامع الصفات شخصیت تھے۔محبت وانسیت کے مخزن تھے۔نہایت درجہ حلیم وبردبار تھے۔التزام سنت کا بہت پاس رکھتے تھے۔ ہمیشہ باعمامہ باوضور ہتے ،اپنے معمولات بڑی پابندی سے ادا فرماتے، ایک مرتبہ اسپتال میں حضرت کی خدمت میں حاضری ہوئی تو بستر پر تکلیف میں بھی دلائل الخیرات کی تلاوت جاری تھی عبادت کا بہت اہتمام فرماتے ،تہجد کے وقت بیدار ہوکر تہجد ادا فرماتے پھر اوراد وظائف میں مشغول ہوجاتے پھر تہجد کے بعد ایک پارہ اور دیگر وظائف پڑھتے ۔اشراق وچاشت بھی ادافرماتے ،خاکساری وتواضع آپکا شیوہ تھا،قال اللہ وقال رسول اللہ ﷺ آپکا سخن خاص تھا۔قناعت آپکا غناء تھا، جب آپ جامعۃ المدینہ گلستان جوہر میں دوکمروں کے مکان میں رہائش پذیر تھے تو ایک شخص نے کہا حضرت! میں آپ کو اس علاقے میں کوٹھی خرید دیتا ہوں،لیکن آپ نے قبول نہ فرمایا اور فرمایا میرے لیے یہی مکان بہتر ہے، نیز خدمت دین وخدمت مسلک کا آپ ایسادرد رکھتے تھے کہ ایک مرتبہ 6طلباء نے مدنی قافلے میں سفر کا ارادہ ظاہر کیا تو آپ نے ان کو اپنی جیب خاص سے=/1200روپے فی طالب علم عطافرمائے۔

حضرت قبلہ محترم فیضی علیہ الرحمۃ کو اپنے شیخ محترم کے علاوہ حضور سیدی قطب مدینہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم نوری رحمۃ اللہ علیہ سے تمام سلاسل میں ودیگر سلاسل کے بزرگوں سے بھی اکتساب فیض تھا۔

مختصر یہ کہ آپ کی ذات جامع صفات وحسنات مشائخ کبار واکابر دیار و امصار کی نعمتوں اور سلاسل مختلفہ متعددہ کی برکتوں کا خزینہ تھی۔

ذلک فضل اللہ یوتیہ

نیز حضرت بھی اپنے تمام اساتذہ ومشائخ کرام کا پورا پورا ادب فرماتے اپنے کسی قول یا فعل سے، ترکیب سے ایسا ظاہر نہیں کرتے تھے کہ کسی بزرگ سے تعلق

میں کوئی کمی ظاہر ہو،اور خصوصاً سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ الرحمٰن سے تو والہانہ عشق رکھتے تھے،اور آپ کے بارے میں غیرت ادب واحترام بھی ایسا رکھتے تھے کہ ایک بار آپ ایک جگہ وعظ کیلئے تشریف لے گئے،سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی نعت پڑھی جارہی تھی۔کمپیئر نے عام انداز میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک لیا تو حضرت کی غیرت ومحبت نے ایسا جوش مارا کہ آپ کتنی ہی دیر سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شان خوبصورت انداز میں بیان فرماتے رہے،فن تفسیر میں ترجمان القرآن،فن حدیث میں یحیٰ بن قطان،نعت گوئی میں مظہر حسان،میدان فقہ میں وقت کا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان اعنی امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان فی کل حین وآن اور کمپیئر کو تنبیہ فرمائی کہ عاشقوں کے پیشوا کا نام کوئی عام انداز میں نہیں لیاجائے۔

اللہ اکبر کیا شان ہے ہمارے بزرگوں کی جنہوں نے اپنے اکابر سے ادب و احترام محبت وعقیدت کی کیسی مثالیں قائم کیں،اللہ عزوجل ہمیں ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے علماء وصلحاء بلکہ اللہ عزوجل کے ہر بندے کی تعظیم کرنے والا بنادے اور کاش!میرے قبلہ، میرے استاذی حضرت فیضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا صدقہ ہنگامہ محشر میں دامن اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے نصیب ہوجائے۔

آہ!اے کاش

ڈھونڈھنے والو ڈھند لینا ہنگامہ محشر میں ہمیں
بے امانوں کی اماں دامن رضا علیہ الرحمہ میں ہمیں

اللہ عزوجل ڈھیروں رحمتوں اور رضوان کی بارش برسائے استاذ الاساتذہ کی تربت انور پر اور اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے میرے بیٹے محمد اکرام الحسن فیضی کو جو میرا ایسا ادب واحترام کرتا ہے اور ایسی محبتیں نچھاور کرتا ہے کہ اس نے مجھے اولاد نہ

ہونے کا غم بھلادیا اور سعادت مند بیٹے کا حق ادا کردیا، اللہ تعالیٰ اس کو ایسا بنادے جیسا حضرت اس کے بارے میں چاہتے تھے اور اسے اللہ عزوجل کا خاص عرفان، سرکار مدینہ علیہ الصلوۃ والسلام کا لطف واحسان،اور بزرگوں کا خاص فیضان،نصیب ہوجائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

کاش تو قبول کرے اس تحفہ ناچیز کو
پھول کچھ میں نے چنے ہیں تیرے دامن کیلئے

آتی ہیں روز روز کہاں ایسی ہستیاں
بستی ہیں جن کے نام سے محبت کی بستیاں
دیتی ہیں جو دلوں کو وفاؤں کی مستیاں
کرتی ہیں عام دہر میں جوحق پرستیاں

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان ضیائی صاحب دامت برکاتھم العالیہ

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

یوں تو اس دنیا میں لاکھوں انسان روزانہ پیدا ہوتے ہیں اور اپنی اپنی عمر طبعی پوری کرکے اس جہان فانی سے کوچ کرجاتے ہیں۔ان میں سے کچھ انسان خودرو گھاس کی مانند ہوتے ہیں جوزمین کے سینے پر خودبخود اگ آتی ہے اور اس سے کسی کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا اگر انسان کی ذات سے کسی کو کوئی فائدہ نہ پہنچے تو پھر اس کی زندگی بے معنی اور لغو ہوکر رہ جاتی ہے۔کیونکہ:

خدمت خلق کے لیے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا وجود شجر سایہ دار کی طرح ہوتا ہے وہ زمین کے سینے پر تناور اور سایہ دار درخت کی طرح ہوتے ہیں اور ان سے ہر شخص فیض حاصل کرتا ہے۔

علامہ فیضی صاحب علیہ الرحمہ کا وجود بھی ایک ایسے ہی شجر سایہ دار کی طرح تھا کہ جن سے راہ علم کے لاکھوں مسافروں نے اپنی طلب علم پوری کی ان کا وجود ایک ایسے بحر بے کراں کی مانند تھا کہ جن سے لاکھوں تشنگان علم نے اپنی پیاس بجھائی۔

من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین (بخاری شریف)

اللہ تبارک وتعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔

ایسے افراد پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی خصوصی نظر کرم ہوتی ہے اور ان کی ذات میں رب تعالیٰ عزوجل اتنی خوبیاں جمع فرمادیتا ہے کہ وہ ہستی جامع الصفات بن جاتی ہے۔

علامہ فیضی علیہ الرحمہ کو ہی لے لیجیے علم کا وہ کون سا شعبہ تھا جن پر ان کو کامل دسترس نہ تھی۔فن خطابت وفن تحریر کسی ایک شخصیت میں جمع ہونا بہت مشکل ہوتا ہے لیکن علامہ فیضی صاحب میں یہ خوبی بھی بدرجہ اتم موجود تھی وہ جب خطاب فرمانے پر آتے تو اسرار و معانی کے دریا بہا دیتے ان کا خطاب دلائل و براہین سے آراستہ و پیراستہ ہوتا اگر چہ وہ کوئی شعلہ بیاں خطیب نہیں تھے لیکن ان کا لب ولہجہ اتنا دلنشین و شیرین تھا کہ سامعین کے دل تک گھر کر لیتا تھا۔اور جب وہ لکھنے پر آتے تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ الفاظ ان کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے ہیں اور وہ جس لفظ کو جہاں چاہتے ہیں وہاں ثبت کر دیتے ہیں۔

الغرض علامہ فیضی علیہ الرحمہ کے سانحہ ارتحال نے اہلسنّت میں ایک ایسا خلا پیدا کر دیا ہے جو تا قیامت پر نہیں کیا جا سکے گا۔اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ علامہ فیضی علیہ الرحمہ کے مزار پر انوار پر رحمت ورضوان کی بارشیں فرمائے اور ان کے فیوض وبرکات سے ہمیں مستفید فرمائے۔آمین بجاہ نبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب دامت برکاتھم العالیہ

رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

آج کا مورخ جب زمانہ گذشتہ کی تاریخ لکھتا ہے تو ڈائنا سور، شیر، ہاتھی، چیتے، گینڈے اور دیگر بڑے بڑے جنگلی جانوروں کو درندوں میں شمار کرتا ہے جن کا کام خونریزی کرنا ہوتا ہے۔لیکن جب زمانہ آئندہ کا مورخ آج کی تاریخ مرتب کرے گا تو وہ لکھے گا کہ گذشتہ زمانے کا سب سے بڑا درندہ انسان تھا۔آج کل کے حالات پر اگر غور کیا جائے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ فی زمانہ قتل وغارت گری اور دہشت گردی جس رفتار سے بڑھ رہی ہے نہ جانے اس کا انجام کیا ہوگا آج قاتل کو یہ معلوم نہیں کہ وہ کیوں قتل کر رہا ہے اور مقتول نہیں جانتا کہ وہ کیوں قتل کیا جا رہا ہے۔اس بات کو ہم ذرا دیر کے لیے یہاں روکتے ہیں۔

اور تخلیق آدم علیہ السلام سے پہلے رب تبارک وتعالیٰ اور فرشتوں کے مابین ہونے والے اس مکالمے کی طرف چلتے ہیں۔

وَ اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ط قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِکُ الدِّمَآءَ ط وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَ نُقَدِّسُ لَکَ ط قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ 0

ترجمہ: اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں، بولے! کیا ایسے کو نائب کرے گا جو ان میں فساد پھیلائے اور خونریزیاں کرے، اور ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں۔فرمایا! مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔(کنزالایمان شریف)

اگر چہ اس وقت فرشتے کہہ رہے تھے کہ اے ہمارے مالک یہ انسان زمین میں فساد کرے گا، قتل وغارت گری کرے گا لیکن رب تعالیٰ علیم وخبیر ہے وہ زمانہ

استقبال کو حال میں جانتا ہے جو کہ یہ فرشتے نہیں جانتے تھے اسی لیے اس نے یہ کائنات تخلیق کی کیونکہ اس کائنات میں اس کے محبوب مالک کون ومکاں سرور دو عالم جناب احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ نے تشریف لانا تھا، اس کائنات میں دیگر انبیاء ومرسلین نے تشریف لانا تھا اس کائنات میں صحابہ، اہلبیت، تابعین، تبع تابعین کی مقدس جماعت نے تشریف لانا تھا اس دنیا میں غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے تشریف لانا تھا اس دنیا میں امام اعظم رضی اللہ عنہ نے تشریف لانا تھا اور اس دنیا میں شہداء، صالحین اور اس کے دین کے علماء کو تشریف لانا تھا، علامہ فیضی صاحب علیہ الرحمہ بھی ایک ایسی ہی ہستی تھے کہ جن کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جن پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی خصوصی نظر کرم تھی۔آپ علیہ الرحمہ اہلسنّت و جماعت کی ایک نابغہ روزگار ہستی تھے۔یوں تو آپ کو بہت سارے علوم وفنون پر دسترس حاصل تھی وہ ایک بے بدل عالم تھے، ایک بلند پایہ مفتی تھے، ایک عظیم محدث تھے، ایک بے مثال فقیہہ تھے لیکن میری نظر میں ان کی شخصیت کا جو وصف سب سے نمایاں ہے وہ ہے عشق رسول ﷺ، مشاہدہ ہے کہ جب بھی ان کے سامنے ان کے پیارے آقا علیہ السلام کا ذکر خیر کیا جاتا ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی لگ جاتی اور وہ عشق رسول ﷺ میں بے خود ہو جاتے اور جس کو عشق رسول ﷺ کی لازوال دولت مل جائے اسے دنیا جہاں کی دیگر نعمتوں سے کیا غرض......

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ ﷺ کی

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ علامہ فیضی علیہ الرحمہ کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے اور ہمیں ان کے نقوش پا پر گامزن فرماتے ہوئے دین کی خدمت کی توفیق رفیق مرحمت فرمائے اور ان کے جانشینوں کو یہ حوصلہ دے کہ وہ علامہ فیضی صاحب کے مشن کو جاری وساری رکھ سکیں۔

''عظمت فیضی کریم کی''

ازقلم مولانا شوکت رضا فیضی

زبان کرے بیان کیا عظمت فیضی کریم کی
علم و عمل عشق نبی رفعت فیضی کریم کی
عاشق پہ مصطفیٰ کے وہ شفیق ہیں کریم بھی
رہتی ہے نظر ہر گھڑی دشمن پہ فیضی کریم کی
رکھتے ہیں قدم جس جگہ دیتے ہیں وہ سکہ بٹھا
ایسا فضل خدا کا ہے نظر کرم کریم کی
چراغ ہیں وعلم کا مینارہ ہیں وہ عشق کا
کیئوں کے وہ مصلح ہوئے اصلاح فیضی کریم کی
غصے سے وہ ہیں بری انداز میں مصری ملی
چاہے بولے کوئی جس گھڑی شفقت فیضی کریم کی
دشمن سے وہ ڈرتے نہیں میدان میں ہرتے نہیں
نظر جو ہے حبیب کی شجاعت فیضی کریم کی
میدان ہو چاہے کوئی تصنیف ودرس وجہد میں
تیار ہیں وہ ہر گھڑی خدمت فیضی کریم کی
تصنیف کا حق کیا کہوں فتاویٰ یا مقام رسول پڑھوں
ہر چاہتا ہے میں پڑھوں تفسیر فیضی کریم کی
خطیب بے مثال کیا ادیب بے مثال ہیں
موتیوں کی ہے لڑی بنی شخصیت فیضی کریم کی

عمر گزار ڈالی ہے تکبر سے وہ خالی ہے
اسلام کی رکھوالی ہے غیرت فیضی کریم کی
مجاہد اسلام کیا وہ مفخر اسلام ہیں
باوجود اسکے دیکھئے عاجزی فیضی کریم کی
علماء تو ہیں دیکھے بہت آئے بھی ہیں گئے بہت
ذہنوں سے اب ہٹتی نہیں تصویر فیضی کریم کی
حاجی تو کیا الحاج ہیں پروانہ خضریٰ بھی ہیں
عرب میں بھی ممتاز ہے عزت فیضی کریم کی
زباں کبھی رکی نہیں صلوۃ و سلام میں کھلی
جبھی تو ہے قربت ملی قرابت فیضی کریم کی
خالی یہ ازنیام ہی نجدیوں پہ باقیام ہیں
خالی یہ کیوں میدان ہیں آمد فیضی کریم کی
طریقت میں بھی بانام ہیں کثیر انکے غلام ہیں
منبع روحانیت شخصیت فیضی کریم کی
محسن حسن حسین ہیں گل ان کے گلستان کے
دیکھے کوئی ارے ذرا تربیت فیضی کریم کی
محافظ علوم کے فیض الاسلام ان کا بھی
عطا جو مصطفےٰ ﷺ کی ہے تدریس فیضی کریم کی
شوکت نصیبا جاگ اٹھا تو ہے سگ ان کا ہوا
دشمن جلے گا یوں سدا شوکت فیضی کریم کی

منگتوں کی رکھتے ہیں لاج ہاں فیضی کریم ہیں

ازقلم مولانا ندیم عطاری

منگتوں کی رکھتے ہیں لاج ہاں فیضی کریم ہیں
سب کہتے ہیں یہ دل سے کہ فیضی کریم ہیں
بچھڑے ہو پیارے ہم سے کچھ اسی طرح سے
دل بھی ہیں بول اٹھے کہ فیضی کریم ہیں
تھے مست عشق آقا ﷺ میں سب نے یہی کہا
بھرتے ہیں جام عشق بھی فیضی کریم ہیں
جو مان تھے کہ سبھی کہ وہ زیر زمین چلے گئے
محروم کرکے ہیں چلے فیضی کریم ہیں
علم وعمل عروج پر اور قلم تیرا عظیم
ہوتا تھا ظاہر قول سے فیضی کریم ہیں
ہے عرش رویا فرش بھی تیری جدائی پر
غمگین ہے فضا چلے فیضی کریم ہیں
تھا نور روشن چہرے پر آنکھوں میں عشق بھی
مخمور تھے اور کرتے تھے فیضی کریم ہیں
ڈنکا بجا ہے تیرا عرب و عجم میں بھی
مقبول بارگاہ میں ہیں فیضی کریم ہیں

پلاتے تھے جام عشق بھی فیضی کریم ہیں
مشکل مسائل ہوتے سائلون کو جب کبھی
پل بھر میں حل کر دیتے تھے فیضی کریم ہیں
اول تھے وہ سلام میں بچے ہوں یا بڑے
اتنے سراپا عاجز تھے فیضی کریم ہیں
تھے چال میں متین اور بول میں حلیم
شیدا وہ سنتوں کے تھے فیضی کریم ہیں
اللہ اب تو بخش دے جو تھے جنازے میں
ہیں واسطہ میرا بھی تو فیضی کریم ہیں
کاسہ بھی اب تو بھردو بس اپنے ندیم کا
سب جارہے ہیں بھر کے کہ فیضی کریم ہیں
منگتوں کی رکھتے لاج ہاں فیضی کریم ہیں

”ہم غریبوں بیکسوں کا آسرا جاتا رہا“

ازقلم مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا اللہ بخش نیر صاحب دامت برکاتہم

ہم غریبوں بیکسوں کا آسرا جاتا رہا
بجھ گیا دل آہ سارا ولولہ جاتا رہا
پوچھتے ہو مجھ سے کیا تم آہ کیا جاتا رہا
راہ علم ومعرفت کا راہنما جاتا رہا
اس کے جانے سے ہماری ساری دولت لٹ گئی
حلقہ دین ھدیٰ کی ساری عظمت لٹ گئی
وہ امام وقت وہ شیخ زماں جاتا رہا
وہ اصول دین حق کا پاسباں جاتا رہا
وہ رموز معرفت کا راز داں جاتا رہا
کیا کہیں وہ حامل سوز نہاں جاتا رہا
اسوہ محبوب حق تھا جس کا مقصود حیات
عمر بھر کرتا رہا جو شرح اسرار ممات
میکدے سے آج وہ پیر مغاں جاتا رہا
چشتیوں کے باغ کا وہ باغباں جاتا رہا
علم وعرفاں کا وہ بحر بیکراں جاتا رہا
سوز وساز عشق کا وہ ترجماں جاتا رہا

گویا قانون قدرت جو گیا آتا نہیں
آہ لیکن غمزدوں کو کس طرح آئے یقیں
السلام اے چارہ ساز درد ہجراں السلام
اے میرے فیضی پیارے اہل سنت کے امام
السلام آسمان علم کے ماہ تمام
اک نظر سے دیکھ قبلہ رورہے ہیں سب غلام
وہ تیرے محسن،حسن اور ہیں حسین آنکھوں کے نور
تیرا چہرہ دیکھنے سے غم الم ہوتے تھے دور
کون شرق علم سے ابھرے گا مثل آفتاب
کون ذروں کو جلا بخشے گا مثل ماہتاب
تو سعیدی باغ کے پھولوں میں تھا مثل گلاب
جلوہ فرما کون سے پیکر میں ہوگا انقلاب
جانے والے اب کہاں سے تجھ کو لے آئیں گے ہم
اب کسے آواز دیں گے جب بھٹک جائیں گے ہم
پاک باطن حق پسند اہل رضا جاتارہا
عامل و پرہیز گار باصفا جاتارہا
ایک کامل مرد مومن پارسا جاتارہا
عامل حق پاک دل حق آشنا جاتا رہا
تھا میری ملت کا وہ مہتاب کامل بالیقین

تھا میرا فیضی یقیناً نازنین و مہ جبیں
آہ پیر طریقت عالم روشن ضمیر
زینت بزم تصوف عاشق رب قدیر
وہ چراغ علم و دانش اہل سنت کا امیر
وہ متاع قوم و ملت مہر وماہ بدرمنیر
وہ سراپا مہر وا لفت پر خلوص و غمگسار
پیکر صبر و تحمل راہنمائے ذی وقار
رات دن تبلیغ سے جس کو جہاں میں کام تھا
ہر گھڑی ذکر عبادت جس کا شغل عام تھا
ذاکر ذکر الٰہی ہر صبح ہر شام تھا
چین سے سوتا نہ تھا بیگانہ آرام تھا
وہ گیا خلد بریں میں آج سونے کیلئے
رہ گئے ہم اس جہاں میں آج رونے کیلئے
اصل میں مخدوم تھا وہ خادم خلق خدا
خلق کو اب چھوڑ کرخالق سے واصل ہوگیا
چھپ گیا وہ شاہ جمالی خلق کا وہ راہنما
ہر طرف سے آرہی ہے انا للہ کی صدا
دوست دشمن سب پہ اب شفقت کریگا آہ کون؟
دین حق کی بے ریا خدمت کریگا آہ کون؟

خضر رخصت ہوگیا اب راہ دکھلائے گا کون؟
منزل مقصود تک اب سب کو پہنچائیگا کون؟
سرپرستی مسلک حق کی فرمائے گا کون؟
مسند تبلیغ پر اب پھول برسائے گا کون؟
لٹ گئی ساری بہاریں منبر و محراب کی
دیکھ حالت آج اپنے گلشن شاداب کی
دہر فانی سے گئے وہ جانب دارالبقاء
یعنی عشق سرمدی مرکز سے اپنے ملے گیا
ہے وجود زندگی آلودہ خواب فنا
ذرے ذرے پر ہے رنگ مردنی چھایا ہوا
دے دلاسہ جگر کے گوشوں حسن حسین کو
آسنبھالو رونے والے محسن بے چین کو
دل سے کرتا ہے دعایہ نیر آشفتہ جاں
اے خدائے دوجہاں اے مالک کون و مکاں
کر خدا منظور کو آسودہ خلد و جناں
تیرا فضل بے کراں ان پر رہے سایہ کناں
جاوداں وہ سایہ دامان رحمت میں رہیں
تیرے جلوؤں سے مشرف باغ جنت میں رہیں

''میرا والد میرا پیارتھا''

ازقلم جانشین بیہقی دوراں
حضرت علامہ صاحبزادہ مفتی محمد محسن فیضی صاحب دامت برکاتہم

وہ میرے دل کا قرار تھا نہ رہا
وہ میرا والد میرا پیار تھا نہ رہا
شیخ الحدیث و القرآں تھا وہ علم کا تاجدار تھا نہ رہا
وہ مظہر علوم غزالی و رازی وہ مناظروں کا شہسوار تھا نہ رہا
فنافی الرسول اور عارف باللہ وہ تقوی سے سرشار تھا نہ رہا
وہ مصطفی کی سنتوں کاامین وہ جو صاحب دستار تھا نہ رہا
جدائی کاعالم کون بتلائے اک زمانہ اشکبار تھا نہ رہا
غزالی و شاہجمالی یا سین عالی اولیاء اللہ کا دلدار تھا نہ رہا
ہزاروں شاگرد و مرید ہیں جنکے وہ تو قابل دیدار تھا نہ رہا
میرا محافظ میرا والی میراوارث دعاؤں کا اک حصار تھا نہ رہا
میرے اکرام کو بہت یاد کیا آخر میں کرتا جو اس سے بہت پیار تھا نہ رہا
غواص بحر تو حید ومعرفت عارف رموز واسرار تھا نہ رہا
اولاد پر کیا شفیق و محبت والد کا جوتابعدار تھا نہ رہا
عشق نبی میں جنکی آنکھیں تر رہتی تھیں وہ عاشق زار تھا نہ رہا
خضر وحسین وشہنشاہ جیلاں جنازے میں جن کے احمد مختار تھا نہ رہا

مرض الوصال میں بھی یارو!مدینے کیلئے جو بیقرار تھا نہ رہا
مسلک رضا کا ایسا پاسباں دیتا جو حوالوں کے انبار تھا نہ رہا
جامعہ فیضیہ، مدینہ، برکاتیہ پڑھاتا جو لیل و نہار تھا نہ رہا
دو رمضان بوقت صبح صادق آیا جوسوموار تھا نہ رہا
جان دی مصطفیٰ کے قدموں میں منگل کی شام بدھ وار تھا نہ رہا
محبوب یسین منظور احمد تھا جو مقبول پروردگار تھا نہ رہا
کیا وصف کرے کوئی محسن اسکی حبیب سید الابرار تھا نہ رہا

زفیض یٰسین ومحمد بود محمد منظور احمد

''فیضی دے وچھوڑے نے سنیاں کوں روایا ہے''

ازقلم مناظر اسلام

حضرت علامہ مولانا اللہ بخش نیر صاحب دامت برکاتہم (لیہ)

فیضی دے وچھوڑے نے سنیاں کوں روایا ہے
ایں علم دے سورج نے اج مکھڑا لکایا ہے
مرشد ایندا کامل ہے استاد تاں اکمل ہے
قربان میں کاظمی توں جیں علم پڑھایا ہے
محسن تے حسن سونڑھیں تے حسین تاں یوسف ہے
منظور دامظہر ہن رب کرم کمایا ہے
نظراں توں پوشیدہ ہیں دلڑی توں جداکوئنی
میں ڈیکھ گھدی صورت جاسر کو جھکایا ہے
رہبر ہیں شریعت دا توں امام طریقت دا
مخلوق خدا کوں تیں راہ حق دا ڈکھایا ہے
نیر داتوں بھائی ہیں بھائیاں توں پیارا ہیں
وارث ہیں نبیاں دا مدنی نے ڈسایا ہے

''شوم مدحت سرا منظور احمد''

ازقلم

حضرت علامہ مولانا غلام فرید فریدی صاحب مدظلہ

سابق صدر مدرس مدرسہ غوثیہ سعیدیہ رحیم یار خان

شوم مدحت سرا منظور احمد
ترا کرده خدا منظور احمد
سراپا پیکر حسن جمالی
ازانکہ گشتہ منظور احمد
شدی و الہ وہ شیدا عشق احمد
چہ صاحب نعمتی منظور احمد
زجملہ منفرد داری مقام
زعلم و ہم زکا منظور احمد
پدر راگو ہر یک دانہ ہستی
شدہ نازاں زتو منظور احمد
زجملہ عالماں گشتی محقق
تراشان جدا منظور احمد
عجب دارد بیان تو مقام
مرا قسم خدا منظور احمد

ثنائے مصطفےٰ راخوب دانی
چہ داری ذوق اے منظور احمد
زتونا زند جملہ اہلسنت
شدی رحمت خدا منظور احمد
شدی واصف فریدی اولیاء را
ہمہ جذبات تومنظور احمد

درج ذیل عبارات سے آپ کا سن وصال نمایاں ہے

- ☆ فادخلی فی عبادی وادخلی جنة . سنہ2006ء
- ☆ والذین اوتو االعلم درجت بحبه (ﷺ) سنہ2006ء
- ☆ آالنفس المطمئنة آادخلی جنتی بمحمدی(ﷺ) سنہ2006ء
- ☆ ذهب شمس علم الی الله ونبیه (ﷺ) سنہ1428ھ

از نتیجہ فکر

جانشین بیہقی دوراں

حضرت علامہ صاحبزادہ مفتی محمد محسن فیضی صاحب دامت برکاتہم